SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 15, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

فمن یر دالله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام و من یرد ا ن یضله یجعل صدره ضیقاً حرجاً کانما یصعد فی السماء کذٰ لک یجعل الله الرجس علی الذین لا یومنون- و هٰذا صراط ربک مستقیماً قد فصلنا الاٰ یٰت لقوم یذکرون- لهم دارالسلٰم عند ربهم وهو ولیهم بما کانوا یعملون-

ترجمہ : تو جس شخص کو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت بخشے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتاہے اور جسے چاہتا ہے کہ گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے۔ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہاہے۔ اس طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب بھیجتا ہے اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ

ہے۔ جو لوگ غور کرنے والے ہیں' ان کے لئے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ ان کے لئے ان کے اعمال کے صلے میں پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور وہی ان کا دوستدار ہے۔

سورۃ الانعام آیات ۱۲۵ تا ۱۲۷

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلّی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: You may take up the questions now. Question No. 15. Dr. Muhammad Ismail Buledi, Yes Mr. Farhat Ullah Babar.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب والا! میرا explanation, question hour ہی سے متعلق ہے لیکن personal explanation ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں۔

جناب چیئرمین: مختصر رکھیئے۔ ڈاکٹر بلیدی صاحب ایک منٹ تشریف رکھیئے' بابر صاحب کو سن لیجیئے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بڑا مختصر ہے۔ یہ ایک سوال کیا گیا تھا اور وہ غالباً یہاں tableپر نہیں رکھا گیا کیونکہ یہ Unstarred question ہے۔ یہ رضا محمد رضا صاحب کا سوال تھا کہ یہ بتایا جائے کن کن لوگوں کو کسی خاص کوٹہ کے تحت اسلام آباد میں سرکاری plots ملے ہیں۔ اس میں ایک لسٹ جاری ہوئی ہے جو کہ لائبریری میں موجود ہے اور لسٹ میں نمبر 10 پر میرا نام بھی ہے۔ Farhat Ullah Babar, Press Assistant to Prime Minister اور پلاٹ کی جگہ I-8/3 بتائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مجھے پلاٹ offer ہوا تھا' میں نے پلاٹ لینے سے انکار کیا تھا' میں نے یہ پلاٹ نہیں لیا۔ جس طرح اس ایوان میں اس سے پہلے بھی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اب کی بار اس سوال کے جواب میں میرے بارے میں بھی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اور میری آپ سے گزارش ہے کہ اس معاملے کو Privileges Committee

کے سپرد کیا جائے۔ نہ میں نے یہ پلاٹ لیا ہے، نہ یہ میری ملکیت ہے، نہ میں نے اس کے پیسے جمع کرائے ہیں اور نہ میں نے اس کا قبضہ لیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ پلاٹ یقیناً مجھے offerہوا تھا لیکن ان تمام پلاٹ allottees کے لئے یہ شرط تھی کہ اگر کسی کا اسلام آباد میں کوئی پلاٹ یا گھر ہے تو وہ اس کوٹے کے تحت پلاٹ کا حقدار نہیں ہو گا۔ چونکہ میرے پاس اپنا پلاٹ تھا تو میں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! میں جانتا ہوں کہ ان دنوں اس پلاٹ کی قیمت سوا تین لاکھ روپے تھی، میں نے نہیں لیا۔ یہ پلاٹ آجکل ڈیڑھ دو کروڑ روپے کا ہوگا لیکن اس غلط بیانی کی بنا پر میں جناب چیئرمین! آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب،

anybody wants to comment on it from here.

سیدصفوان اللہ، (وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ وتعمیرات) اس کی تفتیش ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے definitely if you want to, also write about it

you are welcome. It is referredوہ تو ہوگیا۔

But I think we should take care whenever information is given on the floor of the House, it must be verified and we should not have such lapses. They are not good indicators. Question No. 15, Buledi Sahib,

15. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 23-09-2005 at 1.15 p.m.)**

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the number of persons working in Prime Minister's Secretariat with province-wise break up?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat:

(a) Number of persons working in Prime Minister's Sectt; (Public) **364**

(b) Province-wise break up = Appended below:

Merit	01
Punjab	265
Sind	17
NWFP	57
Balochistan	03
AJK	19
NA	02
Total:	**364**

1. There are 490 officers/officials on the pay roll of Prime Minister's Secretariat (Internal). Out of the present strength 40 Commissioned Officers/JCOs/ Other Ranks are appointed from Armed Forces on secondment basis. Province-wise break-up of the held strength of civilian officers/officials excluding the Armed Forces officers/officials is as under:—

(a)	Federal Area Ibd	60
(b)	Punjab	284
(c)	Sind	08
(d)	NWFP	57
(e)	Balochistan	01
(f)	AJK	36
(g)	FATA	04
	Total:	450
	Officers/Officials from Armed Forces	**40**
	Grand Total:	**490**

Mr. Chairman: Any supplementaries

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو میرا سوال تھا کہ بتایئں وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں صوبہ وار کتنے employees کام کرتے ہیں، تو انہوں نے first question میں among 364 only 3 belong to Balochistan اور second میں جو commissioned officers ہیں اور آرمی کے لوگ ہیں among 490 only one belongs to Balochistan. جناب چیئرمین ! یہ ہمارے منسٹر صاحبان ہر وقت کہتے ہیں کہ Balochistan is a part of Pakistan اور دوسرے صوبوں کی طرح بلوچستان بھی پاکستان کا حصہ ہے تو کیا یہ implementation میں یا on the ground, practically کب یہ باور کرائیں گے؛ پورے پاکستان کا' چاروں صوبوں کا PM Secretariat ایک ہے اس میں 490 ملازمین میں سے بلوچستان کا صرف ایک ہے' یہ ایک بڑا صوبہ ہے اس میں کوٹہ کیا ہے ' کس تناسب سے بھرتی کی گئی؛ کس حوالے سے' اس کا طریقہ کار کیا تھا؛ اگر پانچ سو میں سے بلوچستان کے پندرہ' دس یا پانچ نہیں ہیں تو ہم کیا نمائندگی کریں گے۔

جناب چیئرمین، تفصیلات جواب میں ہیں' جواب سن لیں' کیونکہ Question Hour مختصر ہوتا ہے تو جواب سن لیں۔ تشریف رکھیں' جواب سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، وزیر صاحب ہمیں بتائیں کہ اتنی کم تعداد میں جو show کیا گیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؛ ایک لفظ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ افسران اور افواج پاکستان سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد ہیں جنہیں secondment پر تعینات کیا گیا ہے' what is the meaning of secondment? یہ بھی مجھے بتایا جائے۔

جناب چیئرمین، What is the.....

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، Meaning of secondment

جناب چیئرمین، Secondment ہے کہ وہاں سے عارضی طور پر بہرحال منسٹر صاحب خود بتائیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور) یہ secretariat

کو تو کہیں mix نہیں کر رہے۔ Secretariat کے لفظ کو' :Sectt کو۔

جناب چیئرمین، نہیں secondment لکھا ہوا ہے or appointed from Armed Forces on secondment basis کہ عارضی طور پر ان کی services lend کی جاتی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب آپ ان کو جواب دینے دیں' اگر منسٹر کو یہ پتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں پتا ہے ' بالکل پتا ہے۔ ان کے جواب دینے میں کوئی پابندی تو نہیں ہے ناں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! ہر منسٹر کا جواب یہ دیتا ہے' اس کو پتا ہی نہیں ہوتا ہے۔ آپ خدارا! اس کو تو منع کریں کہ ----

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب یہ Parliamentary Affairs کے منسٹر ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، نہیں ان کو پتا ہی نہیں ہے تو refer کریں سوال کو ۔ اس کا فائدہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں پتا ہے۔ اچھا آپ تشریف رکھیئے جواب سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، اگر اس کو کچھ پتا نہیں ہے تو time کیوں ضائع کرتا ہے۔ چھ مہینے کے بعد سوال کا جواب آتا ہے۔ دو سال کے بعد جواب آتا ہے۔ تو پھر اس کا معنی یہ ہے کہ آپ اس کو سمجھائیں گے ۔

جناب چیئرمین، نہیں ' میں نے کہاں کہا کہ اس کو سمجھا رہا ہوں ۔ میں تو آپ کو ایک جواب دے رہا ہوں مجھ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ ان کو سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب آپ رولنگ دیں کہ منسٹر یا سٹیٹ منسٹر یہاں ہو ---

جناب چیئرمین، اچھا آپ ان کو سن لیں۔ سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، ایک منسٹر کو تو یہاں ہونا چاہیے۔ ابھی تو اسمبلی کا اجلاس بھی نہیں ہے۔ سب کو یہاں حاضر ہونا چاہیے۔ منسٹرز کی ایک فوج ہے۔

جناب چیئرمین، یہاں سب بیٹھے ہیں گنتی کرلیں۔ نو دس بیٹھے ہیں۔ اچھا تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اب سوال تو رہا ہی نہیں تو میں جواب کیا دوں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اس میں جواب کونسا دوں۔ جب انہیں پتا خود نہیں ہے۔ کہ اس میں کتنے ملازم ہیں۔ کس کیٹگری کے کتنے ہیں۔ 17 and above کتنے ہیں below کتنے ہیں اور پھر ان کی کیا terms and conditions ہیں۔ اور Rules of Business کے تحت ان کی کیسے appointment ہوتی ہیں۔ پہلے تو یہ وہ وضاحت کریں اور پھر سوال کریں۔ اس میں جو تمام total دیا ہوا ہے وہ ہیں 364۔ اب 364 میں total strength جو required ہے Prime Minister Secretariat میں Public wing کی اس کے لئے اس میں deficient ہیں۔ اور پھر categories یہ ہیں کہ 17 and above ان کے required officers in Prime Minister Secretariat ہیں 77 فی الحال working جو ہیں 71 ہیں۔ اور پھر اس کے Officials جو ہیں BPS-from 1 to 16 ان کی تعداد required جو ہے۔یہاں پر وہ قریباً اس سے بھی کچھ کم کام کر رہے ہیں۔اور 13 are less than the required 293 کام کر رہے ہیں اب سوال یہ ہے کہ یہ کونسی کیٹگری میں پوچھنا چاہتے ہیں آیا BPS-17 and above جو کام کر رہے ہیں اور below اس کا بھی criteria میں عرض کر دیتا ہوں اس کے حوالے سے پھر سوال کریں۔

جناب چیئرمین، نہیں، انہوں نے یہاں لکھا ہے Number of persons working and the Province wise break up, category کا کوئی سوال نہیں ہے۔

ڈاکٹرشیر افگن خان نیازی، وہ تو 364 لکھا ہوا ہے ۔ وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہرمعزز سینیٹر پڑھ سکتا ہے ۔یہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں اس حوالے سے بات کریں۔ جناب اس میں میں بات کروں گا کہ 17 and above are appointed by the Federal Public Service Commission of Pakistan. They are not recruited by the Prime Minister Secretariat (Public Wing) اب اس میں BPS-1 to 2 اس کے لئے تو وہاں پر local prescribed ہے کہ اس میں quota observe نہیں ہوگا جو یہاں اسلام آباد میں Prime Minister Secretariat ہے راولپنڈی سے BPS-1 to 2 scale میں بھرتی کیے جاتے ہیں۔ اب اس کے علاوہ BPS-16 سے they are promoted 100% اب یہاں surplus pool----

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نیازی صاحب ' ایک منٹ بیٹھیں ۔ جو سوال ہے اس کا جواب لکھا ہوا ہے آپ کو اور کوئی تفصیل آج چاہیے تو آپ نے یہ پوچھا ہے کہ کیا وجہ ہے۔ اس میں انہوں نے جیسے بتایا کہ recruitment اور need کے حساب سے ۔ آپ اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میں کہتا ہوں کہ یہ جو سترہ گریڈ کے افسر ہیں ان میں بھی بلوچستان کا کوئی ان کو نظر نہیں آیا ۔ ایک بھی نہیں ہے جو بھی ہیں وہ پنجاب سے لئے ہیں اور سندھ سے لئے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ سندھ کے بھی سترہ ہیں یہ کس اصول کے تحت انہوں نے بھرتی کئے ہیں کیا صرف اسلام آباد کے لئے قانون ہے تو ہمیں وہ دکھایا جائے ۔ انہوں نے دوسرے صوبوں کو بالکل nill کیا ہے یہ کونسا قانون ہے ؟

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں جو آپ نے سوال کیا ہے ۔ جواب دے دیا ہے ۔ بحث چاہتے ہیں تو اس کے لئے necessary procedure follow کرلیں ۔

ڈاکٹرشیر افگن خان نیازی، sir total 360 میں سے میں نے عرض کیا ہے کہ BPS-17 کے 71 officers which are sent to this secretariat by the Establishment Division, because they are recruited by the Federal Public Service Commission of Pakistan اور وہاں پر 100% quota کو observe کرتے ہیں۔

اب Establishment Division جب requirement کے تحت Prime Minister Secretariat(Public wing) کی requirement کو meet کرتا ہے تو there quota has been observed while they were being recruited. The Officers have been sent from the Establishment Division, appointed there, they are not recruited by the Prime Minister Secretariat ایک بات ۔ اب ان میں 360 میں سے 71 officers ایسے ہیں جو Establishment Division نے بھیجے ہیں۔ اس کے بعد ان کے under BPS-16 کے جو officials ہیں۔ اب ان میں 7360 جو ہیں ان میں 71 officers ایسے ہیں جو Establishment Division نے بھیجے ہیں۔ اس کے بعد ان کے اندر Basic Pay Scale 16 کے جو officers ہیں وہاں Prime Minister's Secretariat میں they are promoted اور 15 کے جتنے officials ہوتے ہیں وہ 16 میں promote کیے جاتے ہیں۔ پھر جو pool سے بھیجے جاتے ہیں وہ بھی already quota observe کر کے بھرتی کیے جاتے ہیں اور جس وقت ان کے پاس کوئی assignment نہیں ہوتی یا کسی Ministry یا Division جیسے offices میں ایک requirement ہوتی ہے تو pool سے وہ بھیج دیئے جاتے ہیں۔ کوٹہ تو وہاں observe ہوتا ہے جہاں Federal Public Service Commission بھی quota کے تحت انہیں recruit کرتا ہے above 17 grade کے officers اور 1-2 جو ہے وہ locally بھرتی ہو جاتے ہیں۔ سوال ہوتا ہے 3سے 15 تک، 16 گریڈ وہیں سے promote ہوتا ہے۔اس میں quota کا کوئی تعلق نہیں۔ اب تین سے پندرہ تک وہ quota کے تحت آتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، پہلے آپ سن تو لیں۔ وہ آپ کو پورا سسٹم بتا رہے ہیں کہ کس طرح ہوتے ہیں، تفصیلات بتا رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جہاں تک Armed Forces کی بات ہے، آپ بھی سمجھتے ہیں، میں بھی سمجھتا ہوں کہ Armed Forces are recruited according to the norms and the rules laid down by the Armed Forces themselves. ان کا اپنا

recruitment کا طریقہ ہوتا ہے، جو بھرتی ہوتی ہے، ان کے units بنتے ہیں تو اس حوالے سے یہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں نے بتا دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، مہیم خان کو سن لیں۔ جی مہیم خان صاحب۔ بلیدی صاحب تشریف رکھیں۔

Only three supplementaries, already, we have the names. So, don't raise anymore please. We will not move beyond three.

سینیٹر مہیم خان بلوچ، جناب چیئرمین! اس سلسلے میں میرے دو سوالات ہیں۔ ایک سوال یہ ہے۔ ایک سوال یہ ہے کہ وفاق چار اکائیوں کا مجموعہ ہے لیکن اس میں بلوچستان کی ملازمت کے حوالے سے ہمیشہ سے اور آج تک ہم محسوس کر رہے ہیں کہ وفاق میں ہماری نمائندگی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بلوچستان میں ایک سیاسی آواز ہے کہ اس وفاق میں ہمارے لیے کوئی تحفظ نہیں ہے۔ اس ratio کے حوالے سے میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ان کا جو سیاسی موقف ہے آیا درست ہے؟ نمبر ایک، نمبر ۲ یہ ہے کہ Prime Minister Sahib کی طرف سے ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں رند صاحب، زبیدہ جلال صاحبہ تھے۔ گو کہ میں ذاتی طور پر اس کمیٹی سے مطمئن نہیں لیکن اس کے باوجود اس کمیٹی نے جو فیصلہ کیا کہ پہلے ہمارا کوٹہ کم تھا اور کوٹے کو بڑھایا جائے۔ آیا اس پر کتنا عمل درآمد ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! بات یہ ہے کہ اب جہاں کہیں recruitments ہو رہی ہیں تو quota prescription کے مطابق ہو رہی ہیں اور laid down criteria ہے۔ کہیں بھی irregularities نہیں۔ جہاں انہیں یہ نظر آتا ہے 3% اس میں اور اس سارے میں 364 میں صرف تین، تو اب یہ نہیں سوچیں، اس کو غور سے مطالعہ کریں۔ کوئی disproportion نہیں۔ ایک چیز اور میں ان کو بتاؤں گا پھر یہ کہیں۔ یہ جو deputation پر اس میں شامل ہوئے ہیں اس میں بھی 65 posts ایسی ہیں جو deputation پر بندے لیے گئے،

اسی میں ملازم ہیں اور وہ مختلف صوبوں سے آئے ہیں۔ انہوں نے دوسری Ministries, Divisions سے لیے ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہ جو کہتے ہیں جو quota observation کا ایک طریقہ کار ہے۔ ایک تو 17 and above کا Federal Public Service Commission امتحان لیتا ہے اور 100% quota observe کرتا ہے۔ جہاں نیچے آتے ہیں جیسے میں نے عرض کی ہے کہ مقامی طور پر جہاں وفاق کا ملازم بھرتی ہوگا، اگر بلوچستان میں کسی Federal institution کا یا Ministry کا part ہو یا کسی قسم کا دفتر ہو مثلاً I.D.Card کا دفتر ہے Interior Ministry کا وہاں پر مقامی جو 1-2 سکیل ہوگا definitely وہ بلوچستان سے بھرتی ہوگا، دوسرے صوبے سے نہیں ہو سکے گا۔ اگر Grade-16 کا official ہوگا تو وہ یقیناً promotion سے آئے گا۔ اس کی direct recruitment نہیں ہوگی۔ اس میں تین سے پندرہ تک جو appoint ہوگا تو اس میں یقینی طور quota observe ہوتا ہے۔ اب اس proportion سے اگر ہم دیکھیں، Armed Forces کا اپنا طریقہ کار ہے۔ اس میں کوئی discrimination نہیں ہے۔ آرمی میں جو fit ہوتا ہے اس کو وہاں پر مقامی طور پر recruit کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی تشریف رکھیں۔ کلثوم پروین صاحبہ۔ اس کے بعد میں ایک انصاری صاحب کا لوں گا

and that will be the third and no more supplementaries after that.

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحب! ماشاء اللہ بہت اچھے طریقے سے brief کر رہے ہیں اور وہ ہمارے پارلیمانی امور کے وزیر بھی ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں educate کرنے کی ضرورت ہے مگر میں بڑی simple سی زبان میں کہوں گی، ظاہر ہے ہم بلوچستان کے لوگ ہیں، پٹھان، بلوچ لوگ اتنا زیادہ اچھے طریقے نہیں جانتے۔ جناب ایک چیز جس میں خود صدر صاحب نے، گوادر، پسنی میں جو ہمارے ساتھ میٹنگ ہوئی تھی، یہاں اسلام آباد میں میٹنگ ہوئی تھی، چوہدری شجاعت صاحب کی میٹنگ ہوئی تھی، انہوں نے یہی کہا تھا کہ بلوچستان کے لوگوں کا جو gap ہے اسے fill کیا جائے۔ جناب! Federal کے ادارے جو بلوچستان میں کام کر رہے ہیں، جیسے Communications, Railways, Health, WAPDA, یہاں بھی

جناب جو بلوچستان میں ہیں وہ کام کر رہے ہیں' وہاں پر بھی جو بچے 3rd division میں ہیں' میں نے تمام وزراء کو بھی letters لکھے کہ کچھ rules relax کریں ان بچوں کے لیے جبکہ صدر صاحب خود فرما رہے ہیں کہ اگر وہاں یہ بچے نہیں ہیں تو ان کے لیے کوئی relaxation دینی چاہیے۔ مگر ابھی تک بات وہیں ہے۔ یہ سوال میں نے پہلے بھی کیا تھا مگر ان کی طرف سے کوئی خاص جواب نہیں آیا۔

جناب! ایک چیز جبکہ ہمارے پاس نہیں ہے' اگر ہمارے پاس کوئی دوسرا بچہ ہے اور وہ 3rd division میں ہے تو میرے خیال میں اسے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بجائے اس کے کہ ہم پنجاب' سرحد یا کسی اور علاقے سے بچے منگائیں۔ جناب! تین سال ہوگئے ہیں ہم تمام ممبران' اس طرف سے ہیں یا اس طرف سے' بلوچستان کے معاملے میں ہم کہیں بھی compromise نہیں کریں گے' یہ سب ہمارا right ہے۔ ہمارا ابھی تک ایک ہی سوال ہے کہ وہ کوٹہ پورا ہونے میں کیا حرج ہے؟ جبکہ تینوں صوبوں کو مل رہا ہے تو بلوچستان کو کیوں نہیں مل رہا اور کیا ایسا بڑا problem ہو جائے گا اگر بلوچستان کے کچھ لوگ یہاں آ کر adjust ہوں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ جناب انصاری' this is the last supplementary on this.

سینیٹر عبداللطیف انصاری، میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا' انہوں نے جو یہاں بتایا کہ جو باتیں ان کو' حکومت کو suit کرتی ہیں' اس کے تحت وہ یہ list دیتے ہیں۔ جہاں پر population پر distribution کریں گے یا merit پر کریں گے' یہاں پر جو ان کو suit کرتا ہے وہ دیتے ہیں' یہاں پر جو list دی ہے اس میں سندھ کے صرف 17 لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ سندھ کے ساتھ صرف یہاں نہیں بلکہ ہر field میں نا انصافی اورظلم ہوتا رہا ہے۔ ہم خاموش رہے ہیں' اس لیے کہ اس اکائی کو' اس پاکستان کو برقرار رکھ سکیں۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہماری حق تلفی ہوتی رہے اور ہم خاموش رہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ وزیر صاحب ہمیں بتائیں کہ کیا ایسا کوئی proposal ہے جس میں سندھ کو اور دوسرے صوبوں کو حقوق دیے

جائیں گے۔ یہ جو ناانصافی ہے اور غیرمساوی سلوک ہے اس کو ختم کیا جائے تاکہ سندھ کو بھی برابری کا حق دیا جائے اور دوسرے صوبوں کو بھی دیا جائے۔ شکریہ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اس کا جواب میں ضرور دوں گا۔ This has been ruling this country. Zulfiqar Ali Bhutto, the Prime Minister of Pakistan جن کے ساتھ میں دو مرتبہ وزیر رہا ہوں was from Sindh. Mohtarma Benazir Bhutto, وہ بھی سندھ سے تھیں اور ان کے دور میں اگر یہ ناانصافی ہوتی رہی ہے تو حیف آپ کی سوچ پر۔

Mr. Chairman: I think let us move on. Now, question No.16, answer is still awaited. Question No.17, Dr. Ismail Buledi.

17. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 23-09-2005 at 1.15 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of persons appointed in PSO since 2002 with province wise break up?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: The relevant break-up of persons appointed in PSO since 2002 is given below:

Province/Region	Number
Punjab	39
Sindh	155
NWFP	8
Balochistan	1
AJ Kashmir	1
FATA/NA	—
Total:	204

Mr. Chairman: Any supplementary? Dr. Ismail Buledi sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! سوال نمبر 16 کے بارے میں ہے کہ ہم نے اس کو داخل کیا تھا دو مہینے پہلے' 23-9-2005 کو میں نے یہ سوال داخل کیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اگلی بار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کچھ میرے خیال میں ایسی باتیں ہیں جو یہ ہاؤس سے چھپانا چاہتے ہیں اور ایک pipeline کے بارے میں میں نے سوئی میں بتایا تھا کہ وہاں کتنا نقصان ہوا ہے اور کتنے واقعات ہوئے ہیں۔ تو کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے۔ اگر ان کی نالائقی سے وہاں یہ واقعات ہوتے ہیں' وہ ان کی روک تھام نہیں کر سکتے ہیں تو چھپاتے کیوں ہیں۔ اس کی تو ایک گھنٹے میں آپ کو figure مل سکتی ہیں۔ دو مہینوں کے بعد بھی اگر اس کا جواب نہیں آیا تو پھر تو شاید ایک سال کے بعد بھی اس کی باری نہیں آئے گی۔ جناب! اس کا آپ نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل لکھیں گے۔ میں نے already note کیا ہوا ہے۔ اس کی explanation لیں گے، تسلی رکھیں۔ شیر افگن صاحب آپ handle کر رہے ہیں پٹرولیم کے معاملات۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میں ہی handle کر رہا ہوں۔ اس سوال کے علاوہ بقیہ جواب پورے ہیں۔ میں اس میں درخواست کروں گا کہ انشاء اللہ next rota day پر یقیناً provide کردوں گا آپ کو۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ ابھی نہ آنے کا کوئی reason تو بتائیں۔

جناب چیئرمین: جب جواب آئے گا تو دیکھ لیں گے کہ کیا جواب ہے' پھر پوچھ لیں گے کہ کتنا وقت کیوں لگا۔ اب آپ 17 کے بارے میں پوچھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ 17 میں تو میں نے پوچھا تھا کہ PSO میں بھرتی ہونے والے افراد کی صوبہ وارتفصیل بتائیں۔ جیسا کہ چیئرمین صاحب آپ کو پتا ہے' ہمارے ساتھیوں نے بھی کہا' یہ ہمارا ہر وقت کا رونا ہے کہ ہم نے بہت سارے ایسے سوالات

کیے۔ ابھی آپ اس ظلم کا اندازہ کریں کہ Federal Secretaries میں، اسلام آباد میں among 45 Federal Secretaries ایک بھی بلوچ نہیں ہے۔ یہ میرا گزشتہ اجلاس میں سوال بھی تھا۔ Balochistan is NIL. میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک صوبہ ہونے کے با وجود 45 وفاقی سیکرٹریوں میں اگر بلوچستان کا ایک بھی نہ ہو تو یہ جناب! آپ بحیثیت چیئرمین اس کا نوٹس لیں اور ہمیں یہ باور کرائیں کہ کیا ہم پاکستان کے ہیں یا ہمیں یہ یوں ہی ردی کی ٹوکری میں ڈالتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو PSO کے حوالے سے میں نے بتایا۔ اس میں بھی آپ اندازہ کریں کہ 204 لوگ PSO والوں نے بھرتی کیے ہیں اور ان میں سے only one is from Balochistan. جبکہ گیس کتنے فیصد بلوچستان سے آتی ہے اور اگر بلوچستان سے 204 ملازموں میں ایک ہو تو آپ اگر کہیں کہ ہم لوگ وہاں کے لوگوں کو ان کا کوٹہ دیتے ہیں، ان کا حق دیتے ہیں تو یہ گول مول کرکے وزیر صاحبان ہمیں مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا اگر یہ پارلیمانی کمیٹی بنائی تھی اور یہ accept کیا تھا مشرف صاحب نے کہ یہ زیادتی ہوئی ہے۔ ہم اس کا ازالہ کریں گے۔ وہ کیوں نہ ہمیں بٹھا کر ان پر بحث کریں۔ حقیقت کو سامنے رکھ کر بتائیں کہ بلوچستان کا اتنا کوٹہ بنتا ہے، اتنا ہم نے نہیں دیا ہے اور ہم اس کو دیں گے، یہ کون سی مشکل بات ہے۔ اگر بلوچستان کو آگے پاکستان کے ساتھ چلانا ہے تو اس کا حل یہی ہے۔ ہم کب تک یہاں پر روتے رہیں گے۔ یہ ایوان بالا ہے جناب۔ اگر یہاں ہمارے رونے کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے تو پھر ہم کہاں جائیں۔ جب Federal Public Service Commission میں ہمارے لڑکے آتے ہیں، وہ قابل لڑکے ہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ جی آپ فیل ہیں، آپ merit پر نہیں آتے۔ اب ہم کہاں جائیں۔ لہذا آپ اس کا نوٹس لیں۔ وزیر صاحب مجھے بتائیں کہ 204 ملازمین میں سے بلوچستان کا صرف ایک لیا گیا، یہ کیا category تھی، کیا طریقہ کار تھا، یہ بتائیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب! پہلی بات تو بڑی interesting بھی ہے، 1976ء میں یہ PSO بنا اور اس Oil company کو convert کیا گیا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سن لیں۔ دوسرا وزیر جواب دے سکتا ہے۔ Rule allow کرتا ہے۔

بلیدی صاحب جواب تو سن لیں ناں۔ آپ تشریف رکھیے، جواب سن لیں، پھر point of order دیکھا جائے گا۔ اب ہر کوئی point of order کرتا رہے گا تو جواب کہاں سے آئے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! ایک procedural matter ہے۔ بات یہ ہے کہ دو وزیر ہیں پیٹرولیم کے۔ ایک Federal Minister ہے اور ایک State Minister ہے۔ میرا حکومت سے یہ سوال ہے آپ کے through کہ ان دونوں کی غیرموجودگی میں کیا یہ ضروری ہے کہ کوئی تیسرا وزیر جواب دے؟ انہوں نے کیا آپ کو inform کیا ہے؟

Have they informed you? Have they informed you about their absence from the House.

Mr. Chairman: No not.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: تو kindly آپ ان کو پابند کریں کہ وہ آئیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں نے پوچھا ہے کہ .who will answer

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: کیا آپ نے اس .Question Hour کا مذاق بنانا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اگر انہوں نے جواب سننا ہے تو سن لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اچھا جواب سن لیں، If it is not satisfactory, we will defer the question to the next day. عباسی صاحب!

if the mover is not satisfied, we will defer the question.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں، میں mover کی تو بات ہی نہیں کر رہا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ جواب تو سن لیں۔ بلیدی صاحب! تشریف رکھیے، جواب تو سنیے۔

نیازی صاحب! آپ جواب دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! 1976 ، میں تین oil companies کو merge کر کے پی ایس او بنا۔ اس کا ایک طریقہ کار ہے اور میں ابھی یہ بات بتا دیتا ہوں کہ no quota was followed for hiring rank even at that time. کبھی بھی کوٹہ observe نہیں ہوا۔ 76 سے لےکر آج تک اس میں کوٹہ observe نہیں کیا گیا۔ اس کی بنیادی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ اس کی ایک ریکروٹمنٹ پالیسی ہے۔ وہ پالیسی یہ ہے کہ employment کے لئے press advertisement کے ذریعے درخواستیں لی جاتی ہیں۔ Leading universities, professional institutions والوں سے as a part of recruitment unsolicited applications referred for employment are retained in data bank اور اس کے بعد considered for various vacancies چونکہ یہ specialities کی چیز ہے، ٹیکنیکل چیز ہے اسکے لئے خصوصی طور پر درخواستیں data bank میں جمع ہوتی ہیں اور جب کوئی vacancy خالی ہوتی ہے تو اس کے against اس سے consideration لی جاتی ہے۔ یہ ایک special job ہے اور اس کے حوالے سے اس میں recruitment کی جاتی ہے۔ جب سے ادارہ بنا ہے Act of Parliament اور Ordinance 84 کے تحت، کمپنی ایکٹ کے تحت ، آج تک اس کا طریقہ کار یہی رہا ہے اور یہی رہنا ہے اور اس میں دوسری صورت حال کوئی نہیں ہے۔ جتنے اس کے ملازمین ہیں کم و بیش وہی چلے آ رہے ہیں۔ اب نئی تبدیلی ہو گی، تھوڑا بہت ہو گا، چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی لیاقت بنگزئی صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی : جناب چیئرمین! بات رویوں کی ہے، بات اصولوں کی ہے، بات معاملات کی ہے، بات ان کی مراعات کی ہے کہ جو ہمارے چاروں صوبوں میں بیک وقت مختلف پیمانے رکھے جا رہے ہیں اور ان کو اسی حساب سے دیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ تاریخ

کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ یہ جو ہمارے ہاں ریکارڈ بن کر آ رہے ہیں یہ محض کاغذ کے چند پرزے نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارے مستقبل کی تاریخ لکھی جا رہی ہے۔ جس طرح آج المیہ مشرقی پاکستان پر آپ کو سینکڑوں کتابیں ملیں گی ان کی مظلومیوں کی اور چاروں صوبوں کا جو ہم نے ون یونٹ بنایا تھا، جس طرح ہم نے ان کے لئے کوئی راستہ نہیں چھوڑا تھا۔ میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اس وقت جو حکمران طبقہ ہے ان کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھی گئی ہے اور ان کے وزراء کرام جو بیٹھے ہوئے ہیں خصوصی طور پر جو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں جو ہر وزیر کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہم جب بھی کوئی سوال پوچھتے ہیں تو بار بار تان یہیں پر آ کر ٹوٹتی ہے کہ بلوچستان کی سیٹیں کم ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ دیکھیئے کہ ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں، مسلسل تین سال سے ہم چیخ رہے ہیں، چلا رہے ہیں کہ ہمارے حقوق کی اس انداز میں پامالی نہ کی جائے اب دیکھیں سوال 204۔ بلیدی صاحب نے بالکل to the point سوال کیا لیکن ہمارے شیر افگن صاحب نے گول مول جواب دینے کی کوشش کی اور یہ message پوری دنیا سن رہی ہے کہ کوئی بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔ کبھی وہ گریڈ ۱۷ کا کہہ رہے ہیں اور کبھی مقامی ملازمین کا کہہ رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس طرح وہ ہمیں مطمئن نہیں کر سکتے۔ نہ آپ کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ سرکاری اراکین جو ہمارے دوست ہیں وہ بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ کیا ہم تیسرے درجے کے شہری ہیں یا ہم میں وہ merit نہیں ہے؟

جناب چیئرمین، Point of Order کو مختصر رکھیں۔ کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں اس میں تقریر کی گنجائش نہیں ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! سوال بالکل مختصر ہے۔

جناب چیئرمین، مختصراً بتائیں سوال کیا ہے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، سوال یہ ہے کہ ۸۶۶ ملازمتوں میں سے ہمیں صرف ۴ ملازمتیں ملی ہیں۔ یہ ان کا جواب ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیوں ہے؟

جناب چیئرمین، شیر انگن صاحب! انہوں نے جو پہلے کہا ہے کہ یہ شروع سے جب hire ہوئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! ان کا اس سلسلے کا جو major question تھا وہ یہ تھا کہ میں بھی مطمئن نہیں ہوں اور کوئی دوسرا بھی مطمئن نہیں ہوا۔ اب میرا سوال ہے کہ ان کے پاس کونسا پیمانہ ہے کہ جس سے وہ دوسروں کی پیمائش کر سکیں۔ ممکن ہے کہ نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کو کیسے پتا چلا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، آپ مختصر جواب دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں نے عرض کیا ہے کہ ۱۹۷۶ء میں تین oil کمپنیوں کو ملا کر یہ بنایا گیا۔ اس کی special policy laid down ہے کہ جو technical لوگ ہیں اور اس پیشے سے تعلق رکھنے کے لئے پڑھائی کرتے ہیں، ایجوکیشن رکھتے ہیں اور qualified ہیں ان کی درخواستیں unsolicited, میں نے ایک solicited لفظ بولا ہے کہ وہ pool ان کے پاس ہوتی ہے۔ Data bank بنتا ہے۔ جب کبھی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ میرے پاس وہ data بھی ہے جس میں اگر میں year wise بتاؤں کہ replacement کی کتنی ضرورت پیش آئی۔ 2002 میں 54، 2003 میں 47، 2004 میں 31 اور 2005 میں 72 ہے۔ اب ان ملازمین کی replacement کا جب سوال آیا تو data bank کے پاس وہ applications موجود تھیں۔ اسی کے حوالے سے یہ process کرتے ہیں۔ ساتھ policy کے ایک اور چیز بھی ہے کہ installation یا جو چیز جہاں ہے۔ وہیں کے مقامی لوگوں میں اگر اہلیت نہ ہو اور وہاں پر technical requirement کو meet نہ کریں دوسرے حوالے سے non-technical employment ہو تو یقیناً وہیں سے، گرد و نواح سے یا اس صوبے سے ان کو لیتے ہیں۔ اس میں

کوئی شک والی بات نہیں ہے۔ اب یہاں یہ رہا کہ اس میں ملازم بہت قلیل ہیں۔ یہ ایک بڑا ادارہ ہے لیکن اس میں totally آپ اگر ملاحظہ فرمائیں annexure لگا ہوا ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! میں نے بھی اس میں

پوچھنا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جی فرمائیں' آپ بھی تقریر کریں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، ہمیں آپ سے سننا پسند ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، کاکڑ صاحب کو پہلے سن لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر اسفندیار ولی، جناب چیئرمین! یہ نا اہل کا لفظ please آپ ذرا مٹا دیں۔ باقی مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے نا اہل والا لفظ مٹا دیں۔ House کہتا ہے تو مٹا دیں۔ جناب کاکڑ صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب چیئرمین! یہ مناسب بات نہیں ہے کہ کوئی بھی وزیر اکائی کے ایک حصے کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ آپ اس کو expunge کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ the Minister should apologize. How can he say کہ ایک پورے صوبے کے لوگ نا اہل ہیں۔ تو ہم اس کے بارے میں کیا کریں؟ یہ سینیٹ ہے اور سینیٹ تمام اکائیوں کو represent کرتی ہے اور کسی بھی ایک صوبے کے بارے میں ہم یہ بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، کیسے کہا ہے انہوں نے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! ابھی۔ .It is on the record جناب! آپ ریکارڈ دیکھ لیں۔ جناب! آپ اپنا ریکارڈ دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے میں ریکارڈ دیکھ لوں گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب ! آپ ریکارڈ دیکھیں ۔ Sir, ask him to apologize.

This is no way.

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ بہانا بنا رہے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ بہانہ بنانے کی بات نہیں ہے ۔ I am sorry.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، بہانہ بنانا ہے تو بنائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، سب سے بڑی نااہل تو ان کی کابینہ ہے۔ کابینہ سے بڑی نااہل کوئی چیز ہے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین۔ رضا صاحب! آپ تشریف رکھیں ان کو سن لیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: How can he say that the people of Pakistan are incompetent. I am sorry.

Mr. Chairman: He couldn't have said it.

سینیٹر میاں رضا ربانی ، No. He said it. نا اہل ہیں ۔ How can he say that?.

جناب چیئرمین۔ آپ ان کو سن تو لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، نا اہل کابینہ ہے ۔ We will not tolerate this کہ عوام کو نااہل کہا جائے ۔ Sir, I am sorry. Ask the honourable Minister to withdraw his words.

Mr. Chairman: He is explaining to you. Hear him please.

Senator Mian Raza Rabbani: There is no explanation . People of Pakistan and I am not saying now only a province, I am saying the people of Pakistan cannot be called incompetent.

Mr. Chairman: Please hear him out.

Senator Mian Raza Rabbani: I am sorry. People of Pakistan are not incompetent. I am sorry. Either he should take back his words or we walk out.

Mr. Chairman: I don't think he has said so. Hear him out, he can narrate that what he has said.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir ask him to withdraw his words or we walk out.

Mr. Chairman: Hear him out....

Senator Mian Raza Rabbani: No, he can't say that the people of Pakistan are incompetent.

Mr. Chairman: Has he said it?

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, he has said it.

Mr. Chairman: Hear him out.

سینیٹر میاں رضا ربانی ، انہوں نے کہا ہے کہ نااہل ہیں، اگر یہ نااہل ہیں تو میں کیا کروں۔

Mr. Chairman: Let us hear from him what he has said.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabani: Kindly ask him to apologize.

Mr. Chairman: For what?

Senator Mian Raza Rabbani: For having called the people of Pakistan incompetent.

جناب چیئرمین۔ مہربانی کرکے ذرا ان کی بات سن لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب والا! پاکستان کے عوام کو نااہل نہیں کہا جا سکتا۔

(Interruption)

جناب چیئرمین ، رضا صاحب ! آپ سن لیں I think, in full decorum of the House کہ کہا ہے یا نہیں کہا' اگر کہا ہے تو we will take it up, ۔ اگر نہیں کہا تو بات ختم ہوگئی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میرے بھائی آپ بات ہوش سے کریں۔ xxxxx کیا بات کہی۔

Mr. Chairman: No. No. Please don't use such words. This word [xxxxx] should not be used. Let us use appropriate words.

ربانی صاحب تشریف رکھیں ۔ نیازی صاحب! آپ مختصر یہ کہہ دیں کہ آپ نےجو کہا ہے وہ کیا بات آپ نے کہی ہے؟

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: -----"Unless the Opposition restores decorum and dignity in the House and acts in a civilized and matured manner", this is what he is saying about the Opposition in the National Assembly. Yesterday, he said this to the Opposition. Today in the Senate, he said that the people of Pakistan are incompetent. I am sorry we are not ready to tolerate it, unless he apologises unconditionally....

(Interruption)

(At this stage the Opposition walked out).

---

xxx[The words expunged by the order of Mr. Chairman]

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، میں نے وہاں کہا ہے کہ آپ ہاؤس میں question of breach of privilege لے آئیں، میں face کرنے کو تیار ہوں اور پھر بھی میں کہوں گا۔

(اس مرحلے پر ہاؤس میں اذان کی آواز آنے لگی)۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے we will adjourn for *Maghrib prayer* and reconvene at 5.40

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! جو مسئلہ انہوں نے اٹھایا ہے -----

جناب چیئرمین۔ جب reconvene کریں گے تب دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! جو مسئلہ انہوں نے اٹھایا تھا وہ یہاں کا نہیں ہے قومی اسمبلی میں اس پر کوئی walk out نہیں ہوا ۔ I did reply to the things demanded by Qazi Hussain Ahmed . Again I will say with force کہ جب یہ مسئلہ اٹھے گا تو اس میں وہی جواب دوں گا جو میں نے وہاں دیا ہے ۔ وہ لے آئیں، اس کے بدلے میں دے دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ تشریف رکھیں! I think we will reconvene at 5:40.

(The House was then adjourned for Maghrib prayers and reconvene at 5:40. p.m.)

(The House was then adjourned for Maghrib Prayers)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین، جناب محمد میاں سومرو شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں کچھ عرض

جناب چیئرمین، پہلے کاکڑ صاحب کو موقع دیں گے۔ میں نے انہیں بات کرنے کے لئے کہا ہوا ہے۔پھر آپ کی طرف آتا ہوں۔ کاکڑ صاحب نہیں ہیں؛ اگر وہ نہیں ہیں تو پھر آپ بات کرلیں۔ اس کے بعد بھی نہ آئے تو پھر ہدایت اللہ صاحب کو موقع دے دیں گے۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ : اسی list میں نمبر 17 سوال ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کا کوئی supplementary question ہے۔ وہ آپ پوچھ لیں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ : جناب والا! وہ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، ہدایت اللہ شاہ صاحب اور کاکڑ صاحب آپ دونوں آپس میں فیصلہ کر لیں۔ جی مہیم خان صاحب آپ فرمائیں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف صاحب کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ Pakistan Shell Oil میں اسی سال شاید اپریل یا مئی کا مہینہ تھا کہ کچھ آسامیوں پر exam ہوئے۔ میرے علاقے ڈوشکی سے عبدالحمید ولد عبدالمجید نے بھی participate کیا، ان کا کراچی میں exam ہوا تو میں نے ان سے پوچھا کہ کتنے candidates تھے تو اس نے بتایا کہ تقریباً پانچ سو یا ساڑھے پانچ سو کے قریب تھے۔ مہینہ گزرنے کے بعد یہ میرے پاس آئے کہ ابھی تک ہمیں result نہیں ملا کیونکہ ان کو کہا گیا تھا کہ آپ کا result آپ کے گھر پہنچ جائے گا۔ پھر میں نے خود ہی رابطہ کیا اور وہاں Karachi Head Quarter سے مجھے یہ جواب ملا کہ ابھی تک result complete نہیں ہے۔ ایک ماہ کے بعد یہ بندہ دوبارہ آیا تو میں نے ان سے دوبارہ معلوم کیا تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ابھی تک result complete نہیں ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو exam ہوئے تھے آیا اس میں بھرتیاں ہوئی ہیں یا نہیں ہوئی ہیں؛ اگر ہوئی ہیں تو candidates کو result کیوں نہیں بھیجا گیا؛

جناب چیئرمین، یہ تو نئی چیز ہے۔ یہ اس کے ساتھ directly linked نہیں ہے۔ آپ fresh question پوچھ لیں آپ کو تفصیلات دے دیں گے۔ جی ہدایت اللہ شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، چیئرمین صاحب میرا سوال یہ ہے کہ جس طریقے سے ملازمین کے بارے میں ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے۔ سوال نمبر 17 میں وزیر صاحب نے جو figure دیئے ہیں اس میں جو انہوں نے سب سے زیادہ ملازمین رکھے ہیں اس میں پہلے نمبر پر سندھ ہے، دوسرے نمبر پر پنجاب ہے، سرحد میں 8 ہیں اور بلوچستان میں ایک اور آزاد کشمیر میں ایک اور فاٹا بالکل صفر ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ برائے مہربانی بتائیں کہ اس کا مسئلہ کیا ہے؟ کیا میرٹ یا کوئی تعداد ہے؟ آیا یہ ملازمین انصاف و عدل کے تحت بھرتی کئے جاتے ہیں؟ اس کی ذرا وضاحت کریں تاکہ کوئی علاقہ محروم نہ رہے اور اس میں احساس کمتری نہ رہے۔ اب فاٹا پاکستان کا بہت بڑا علاقہ ہے، اس میں بالکل صفر ہے۔ آزاد کشمیر ہمارا پورا صوبہ نہیں ہے لیکن مستقل صرف ایک آدمی ہے اور سرحد میں 8 ہیں۔ اس کی ذرا وزیر صاحب وضاحت کریں کہ merit یا قانون و دستور کیا ہے؟ یہاں ہمیشہ جو جھگڑا رہتا ہے اس کو مستقل طور پر حل کیا جائے اور عدل و انصاف کو سامنے رکھا جائے۔

جناب چیئرمین، جی وزیر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور یہی عرض کیا تھا کہ اس کی ایک permanent policy بنی ہوئی ہے جس کو کہ recruitment policy کہتے ہیں۔ اس کے حوالے سے میں نے گزارش کی تھی کہ application press سے بھی لی جاتی ہیں، advertisement کے ذریعے leading universities سے بھی لئے جاتے ہیں، جو vacancies ہوتی ہیں اس کے against professional institutions سے بھی applications invite ہوتی ہیں اور جب یہ آ جاتی ہیں تو اس کو data bank کے حوالے کر دیا جاتا اور ان میں سے applicants کی جو ضرورت ہوتی ہے اور جو وہاں recruit کر لیے جاتے ہیں اور پھر rest are kept intact as such in data bank تو اس طریقہ کار سے جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ وہ طریقہ ہے جس طریقہ سے vacancies fill ہوتی ہیں۔

Mr. Chairman: Now we go to question No. 18. Mr. Sanaullah Baloch. Answer taken is read.

18. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 23-09-2005 at 1.16 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the estimated capital value of the Pakistan Petroleum Ltd;

(b) the investment presently made by PPL in provinces and its profit with province wise break up; and

(c) the details of the share holders in PPL indicating also the value and percentage of their shares?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) Total share capital value of Pakistan Petroleum Limited (PPL) as on 30-6-2005 is Rs. 6,858.377 million, which includes ordinary share capital of Rs. 6,858.218 million and convertible preference share capital of Rs. 0.159 million.

(b) PPL has made an investment of Rs. 20,926 million as cost in fixe assets as at June 30, 2005 in the provinces as per Annex-I.

(ii) PPL's share of profit after tax for the year ended June 30, 2005 was Rs. 8,623 million Province-wise profit break up is indicated in Annex-II.

(c) the details of share holders alongwith fixed value and percentage of their shares are shown at Annex-III.

Annex-I

Province	Investment at cost in fixed assets as at 30.6.2005 (PPL's share only)
	Rs. Million
Balochistan	11,609
Sindh	7,337
Punjab	1089
N.W.F.P.	891
Total	**20,926**
Less: Exploration expenditure charged to revenue	
Net Total:	**20,926**

Annex-II

Province	Profit After Tax for the year ended 30.6.2005 (PPL's share only)
	Rs. Million
Balochistan	4,157
Sindh	4,820
Punjab	688
N.W.F.P.	270
Total	**9,935**
Less: Exploration expenditure charged to revenue	(1,312)
Net Total:	**8,623**

Annex-III

Category of Shareholders	No. of share holders	No. of shares held	Face value Rs. Million	Percentage
Ordinary Shares				
Government of Pakistan	1	537,672,985	5,376.730	78.40
International Finance Corporation	1	41,758,167	417.582	6.09
Private Pakistani shareholders	33,404	106,390,641	1,063.906	15.51
	33,406	**685,821,793**	**6,858.218**	**100.00**
Convertible Preference Shares				
Private Pakistani shareholders	108	15,850	0.158	-
Total shareholding	**33,514**	**685,837,643**	**6,858.376**	**100.00**

*negligible

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes Sanaullah Baloch.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! آپ صبح سے اندازہ لگا رہے ہیں کہ Pakistan State Oil یا Gas سے متعلق ۔ میرا بھی یہ سوال Pakistan Petroleum Limited سے متعلق تھا کہ اس کی سب سے زیادہ investment اس کا کاروبار یا اس کا منافع صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ سے آتا ہے اور Pakistan Petroleum Limited کو بلوچستان میں تو مجھے معلوم ہے اور سندھ والوں کا پتا نہیں' اس کو East India Company کے طرز کی ایک کمپنی سمجھا جاتا ہے جو انگریزوں نے برصغیر کے وسائل لوٹنے کے لئے استعمال کی۔ اب آپ دیکھیں کہ PPL کے جو total shares ہیں اس میں 100% shares میں سے 78.4% shares گورنمنٹ آف پاکستان کے پاس ہیں اور گورنمنٹ آف پاکستان کو PPL میں represent کرتا ہے اور PPL نے سندھ اور بلوچستان میں اربوں روپے کی lease کی ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ اس کی face value in millions وہ 6858.3 million سے بھی زیادہ ہے اور PPL نے اتنے بڑے منافع کے باوجود سندھ اور بلوچستان کے ان دیہاتوں میں جہاں سے یہ تیل اور گیس یا اس طرح کے دیگر قدرتی وسائل کی لوٹ مار کر رہا ہے' وہاں پر ایک خیمہ سکول تک نہیں بنایا۔ جناب! میں کسی بڑے سکول کی بات نہیں کرتا جو اینٹوں سے بنا ہو خوبصورت ہو۔ میرا مطلب ہے محروم سندھی' محروم بلوچوں کے وسائل گزشتہ 45 سالوں سے PPL اس طرح سے suck کر رہا ہے' لوٹ رہا ہے' exploit کر رہا ہے اور President of Pakistan اس کا سب سے بڑا share holder ہے Government of Pakistan 78.4% shares کے ہیں ۔ اس کے باوجود جناب! جو صبح کا رونا دھونا تھا' اب ہدایت اللہ شاہ صاحب نے بھی یہ سوال کیا۔ جناب! میرے سامنے Constitution پڑا ہے ۔ 1973 Constitution کا Article 24 ہے Equality of citizens, Article 25 کا Sub Clause (2) ہے "There shall be no discrimination on the basis of sex alone" اس کے بعد جناب والا! جو Services کے حوالے سے گارنٹی دی گئی ہے' اس کے لئے PSO, PPL یا گیس کمپنیوں کے اہلکاروں کو ہماری اور آپ کی سفارش کی ضرورت نہیں۔ اس ملک میں تخریب کاری تو ہو رہی ہے' اس کو تو ہم

تخریب کاری کہتے ہیں، ایک بم دھماکہ ہوتا ہے دو آدمی مرتے ہیں لیکن جو Constitutional terrorism ہوتا ہے، جس میں Constitution کے articles کو violate کیا جاتا ہے اس سے لاکھوں لوگ مرتے ہیں۔ جناب! میں آپ کو بتاؤں Constitution کو کس طرح terrorism کے ذریعے violate کیا گیا ہے۔ 1973 Constitution کا Article 27 Clause

(1), No "Citizen otherwise qualified for appointment in the service of Pakistan shall be discriminated against in respect of any such appointment on the grounds only of race, religon, case, sex, residence or place of birth"

لیکن Constitution کے Article 27 کو violate کرتے ہوئے پاکستان کے اندر ملازمتیں نسلی امتیاز کی بنیاد پر دی جاتی ہیں، صوبائی امتیاز کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔ میرے سامنے Establishment Division کا statistics پڑا ہوا ہے جو انہوں نے خود 2002 میں چھاپا ہے جس میں autonomous and semi autonomous ملازمتوں میں، جناب والا! اس وقت کوئی 413882 ملازمتیں تھیں، اب پندرہ بیس ہزار ملازمتیں گھٹ گئی ہیں، اب 398000 کے قریب ہیں، ان میں بلوچستان کی 16000 ملازمتوں کا short fall ہے، سندھ کی 22000 ملازمتوں کا short fall ہے اور پنجاب نے 67000 ملازمتیں زیادہ وصول کی ہیں۔ جب ہمارے بہت سے دوست کہتے ہیں کہ آپ کیوں صوبوں کے بارے میں------ جناب والا! یہ calculated facts ہیں، اب جب سوالوں کی صورت میں سینیٹ میں آتے ہیں، ہم یہاں معزز اراکین کو کہتے ہیں خدا کے لئے ہمارے بچوں، بھائیوں کو appoint نہ کریں، یہ Constitution ہے، اس کے اندر Articles دیئے گئے ہیں، آپ لوگ جب کیبنٹ میں بیٹھتے ہیں، کم از کم President of Pakistan اداروں کو ایک directive بھیج دے یا یہ پارلیمنٹ بھیج دے کہ go through these Constitutional Articles, Constitutional Provisions, Constitutional Guarantees. جناب والا! پاکستان اس آئین کے تحت بنا ہے، خدا کی قسم ہمارے درمیان اور کوئی بھی bond نہیں ہے، مذہب کا تھا، مذہب کی بنیاد پر ہوتا تو افغانستان بھی پاکستان کا حصہ ہوتا۔ ہمارے درمیان جو bond ہے وہ صرف اور صرف یہی Constitution ہے اور

پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو کس bond کے تحت آپ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے Constitution شہری ہیں؟ آپ اپنے بنائے ہوئے Constitution کے اندر تخریب کاری کرتے ہیں، اپنے باپ، دادا، ماما، چاچا کو ترجیح دیتے ہیں، سندھی اور بلوچ بیچارے روتے پیٹتے رہتے ہیں تو میرا سوال یہ ہے کیا وزیر موصوف صاحب بتائیں گے کہ PPL کی thousands of millions کی جو اسکی worth ہے، assets ہیں، اسکی سندھ اور بلوچستان میں investment ہے۔ PPL نے اتنے بڑے سرمائے کے باوجود socio- economic development یا infrastructure کے لئے سندھ اور بلوچستان میں کیا کام کیا ہے؟

جناب چیئرمین، نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ تو بڑا سوال ہے کسی وقت extra time میں اس کا موقع بھی ہو گا he has quoted the Constitution, he has interpreted the Constitution and he has also ordered. Ordered for the application of the Constitution and the law of Pakistan. اب یہاں تک ہے تو آپ بھی سمجھتے ہیں میں بھی اور سب کو پتا ہے کہ development is going on, out of District Governments, Provincial Government, Federal Government is concerned تو کہاں پر ناانصافی ہو رہی ہے، کس طریقے سے، جب تک کہ وہ مستند basis سامنے نہ آجائیں کہ یہاں پر یہ constitutional application ضرورت تھی نہیں ہوئی، یہاں پر Law of Pakistan says like this it has been done against it or any norm has been violated and then we can say that nothing is going on has been violated then we can check, nothing is going on.

پاکستان کے ہر حصہ میں، ہر ضلعی، صوبائی اور وفاقی حکومت جو بھی کرسکتی ہے to lift up the people کر رہی ہے۔ ضلعی حکومت کر رہی ہے، صوبائی حکومت کر رہی ہے، وفاقی حکومت کر رہی ہے - Specifically اگر وہ quote فرمائیں وہ side کہ جہاں پر کچھ نہیں کیا گیا تو پھر تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں ہونا چاہیے یا وہاں زیادہ مدد کی ضرورت ہے - یہ میری گزارش ہے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی ثناء بلوچ۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب! دیکھیں محترم وزیر صاحب نے صحیح فرمایا کہ بڑی اہم debate ہے۔ ہم ہمیشہ یہی چاہتے تھے کہ ان چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے کوئی سنجیدہ debate کریں۔ اگر نہیں کی ہے تو شیر افگن صاحب! آپ تسلیم کریں کہ اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔ پی پی ایل کا سارا asset ' پی پی ایل کی ساری investment ' پی پی ایل کا سارا منافع پچھلے چالیس پچاس سالوں میں سندھ اور بلوچستان سے لیا گیا ہے۔ ان سب کو ادھر لے آئیں اور debate کریں۔ جناب! پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ کی کارکردگی اتنے عرصے کی جو رہی ہے سندھ اور بلوچستان میں لوٹ مار کی اور دوسرے صوبوں کو فائدہ دینے کی' اس پر آپ debate لے آئیں آپ کے پاس اختیار ہے۔ Rules of Procedure آپ کو اس کی اجازت دیتے ہیں۔ منسٹر صاحب کے پاس facts and figures میں جواب نہیں ہے۔ میں نے اپنا سوال facts and figures کے ساتھ کیا۔زبانی جمع خرچ نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: نہیں ' سوال کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے لیکن جو ضمنی سوال ہے اگر اس میں آپ کو بے شک کوئی مزید تفصیلات چاہییں تو وہ کر لیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: نہیں ' آپ کی مرضی۔ میں منتیں نہیں کروں گا۔ جو زیادتی تھی میں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مجھے اس کا proper جواب نہیں آسکتا۔ It's Ok Sir.

جناب چیئرمین: جی رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ ثناء صاحب نے اپنے سوال کی جزو "ب" میں یہ پوچھا ہے کہ پی پی ایل نے صوبوں میں کتنی investment کی ہے؟ اور یہ بتایا گیا ہے کہ تقریباً ۲۰ ارب روپے کی investment ہوئی ہے۔ جناب! صوبہ پشتونخواہ میں گیس اور تیل کے بہت بڑے ذخائر حالیہ برسوں میں کوہاٹ ' گرگری اور کرک میں دریافت ہوئے ہیں اور اس میں صرف investment 891 million کی ہوئی ہے۔ جناب ۲۰ ارب روپے کی investment اتنے بڑے ذخائر میں ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر صحیح معنوں میں پی پی ایل

investment کرے آئل اورگیس کے اس علاقے میں، شکردرہ ، کوہاٹ اورگرگری کے علاقوں میں کرے تو جتنی بھی پشتونخواہ صوبہ کی ضرورت ہے یہ ان سے پوری ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ ایک امتیازی سلوک ہے بجلی کے حوالے سے بھی ، جب سے واپڈا بنا اس وقت سے پشتونخواہ صوبے میں investment بند ہے ۔ اور اب جب آئل اورگیس کے ذخائر سندھ اور بلوچستان کے بعد بڑے پیمانے پر یہاں ملنے کے امکانات ہیں تو یہاں کوئی investment نہیں ہو رہی ۔ تو منسٹر صاحب سے یہ پوچھا جائے کہ اس اہمیت کے پیش نظر کہ گیس اور آئل کے بڑے ذخائر ہیں، کیا وہ صوبہ پشتونخواہ میں investment میں اضافہ کریں گے ؟

جناب چیئرمین، جی منسٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین ! پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۱ کے تحت صوبہ پشتونخواہ ہے ہی نہیں ، territory نہیں ہے ۔ تو کونسے صوبے کے بارے میں جواب دوں ۔ Not available in the Constitution of Pakistan. میں جواب سے معذرت خواہ ہوں ۔

(مداخلت)

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب چیئرمین ! عجیب بات یہ ہے کہ اگر پیار سے ہم اپنی مٹی کو احترام دیتے ہیں تو بھی ان کو غصہ آتا ہے ۔ اب اگر اسے ڈاکٹر کہتے ہیں تو یہ جب ماں سے پیدا ہوا تو یہ ڈاکٹر نہیں تھا۔ ماں باپ نے اس کو ڈاکٹر شیر افگن کا نام نہیں دیا ، اس کو شیر افگن کا نام دیا ہے ۔ بڑا خوش ہوتا ہے جب کوئی اسے ڈاکٹر صاحب کہتا ہے ۔ میری سرزمین کا تاریخی نام پختونخواہ ہے ۔ میں اسے پختونخواہ کہوں گا۔ کوئی خوش ہوتا ہے خوش ہو ، کوئی خوش نہیں ہوتا تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے ۔ وہ میرا تاریخی نام ہے، وہ میری قوم کا نام ہے، میں لیتا رہوں گا۔

جناب چیئرمین، ایک جو record پر نام ہے اس کا ذکر کیا ہے ۔ سواتی صاحب ۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Sir, I think there should be an established system in the Government, based on equity and

justice that is missing in our federation. My question to the honourable Minister is when the people of this nation will see that they are going to establish a system based upon equity and justice where disparity gap between different regions and the provinces can be lessened.

Mr. Chairman: We will go on to Question 19, Mr. Sanaullah Baloch and this will be a last question.

19. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 23-09-2005 at 1.16 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of gas consumers in the country with province wise break up; and

(b) the production and consumption of Natural Gas with province wise break up?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) Province-wise numbe rof gas consumers as on 31-08-2005 is as under:—

Sindh	Balochistan	NWFP	Punjab	Total
1,651,698	148,206	301,751	2,235,854	4,327,509

(b) Province wise current average daily gas production and consumption of Natural gas is as under:—

*(MMCFD)

Province	Production	Consumption
Sindh	2584.10	1315.9
Balochistan	913.01	226.6
Punjab	177.50	1589.3
NWFP	29.69	90.9
Total:	**3704.30**	**3222.7**

*Million cubic feet per day.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب۔ جناب والا! میں نے سوال پوچھا تھا کہ ملک کے گیس کے صارفین کی صوبہ وار تعداد اور گیس کی جو پیداوار ہے اس کی consumption کی detail تفصیل سے ساتھ دی جائے۔ میرے سوال کا جو جواب آیا اس میں آپ دیکھ رہے ہیں سندھ، بلوچستان، سرحد پنجاب صرف چند figures میں دیا ہے۔ کوئی تفصیل نہیں ہے جبکہ میرے پاس تفصیلات ہیں۔ انہوں نے جواب تفصیل سے نہیں دیا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ گیس صارفین کی جو custumer base تعداد ہے وہ 2003 and 2004 تک کی میں آپ کو دے دوں۔ پنجاب میں انڈسٹریل 2383 ہے، انڈسٹریل جو سب سے important ہوتا ہے گیس consumption میں اس سے پیسے کمائے جاتے ہیں۔ بلوچستان میں صرف 47 ہیں۔ پنجاب میں جناب والا! customer base ہے commercial consumers 30792 ہیں جبکہ بلوچستان میں صرف 466 ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کس کے figures دے رہے ہیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جناب یہ Energy Book ہے۔ یہ yearly publish ہوتی ہے، اس کو Cabinet کے لوگ پڑھتے ہوں گے نہ ان کے Minister پڑھتے ہوں گے۔ Energy Year Book ہوتی ہے، ہر سال publish ہوتی ہے۔ Library میں پڑی ہوئی ہے Energy Year Book 2004. آپ اس کو check کر لیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ production اور consumption میں آئیں۔ میں نے تفصیل پوچھی تھی کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ جناب والا! سندھ سب سے زیادہ گیس produce کرتا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اپنی آبادی کے حساب سے وہ گیس consume نہیں کر رہا۔ بلوچستان 40% گیس produce کرتا ہے لیکن بلوچستان کے لوگ صرف 2% گیس consume کرتے ہیں۔

میں پوچھنا یہ چاہوں گا کہ Constitution کے اندر Article-158 ہے۔ شیر افگن صاحب یہ Constitution آپ کے سامنے پڑا ہے۔ آپ بھی کھول لیں Article-158 کہ جس

صوبے میں گیس کا سر چشمہ واقع ہو سب سے پہلے اس صوبے کے عوام کو ترجیحی بنیادوں پر اس سرچشمے سے گیس فراہم کی جائے گی' اس سے استفادہ کرنے کے لیے۔ ان کو یہ ترجیح حاصل ہوگی کیونکہ ان کے صوبے سے نکل رہی ہے۔ بلوچستان میں آج جتنی بھی آپ تلخی محسوس کر رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم اور کچھ پیدا نہیں کر رہے۔ گندم پنجاب پیدا کرتا ہے بوقت ضرورت وہ اپنے بارڈر سیل کرتا ہے' ہماری طرف قحط سالی آجاتی ہے۔ اس کو یہ اختیار ہے۔ ہم نہیں کر سکتے۔ ہم تھوڑا سا کسی پائپ لائن کو آگ لگاتے ہیں'تخریب کار' دہشت گرد ہمارے گھروں پر راکٹ برساتے ہیں اور ہمارے بچے agencies والے اغوا کر کے لے جاتے ہیں' ہم تخریب کار ہیں۔ باقی constitutional تخریب کاری ہوئی کوئی نہیں پوچھتا ہے۔ سب دندناتے پھر رہے ہیں' بلٹ پروف مرسیڈیز میں پھرتے ہیں آپ۔ آپ تخریب کار نہیں ہیں۔ میں اپنے وسائل کے لیے آواز اٹھاتا ہوں' میں تخریب کار ہوں۔ آپ یہ بتائیں گے کہ Constitution کے Article-158 پر عمل درآمد کرتے ہوئے کیا بلوچستان اور سندھ کے لوگوں کو گیس ترجیحی بنیادوں پر فراہم کی جائے گی کیونکہ یہ ان کے صوبے کی پیداوار ہے۔ جب ان کے صوبے کی ضرورت سے اضافی ہو جائے گی تو اس کے بعد آپ دوسرے صوبوں کو دے دیں۔ کیا آپ Constitution کے اس Article پر عمل در آمد کو یقینی بنائیں گے؟

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, it is mandatory to act upon the provision of the Constitution which is crystal clear

اور انشاء اللہ یقیناً اس پر عمل شروع ہو چکا ہے' کر رہے ہیں اور کریں گے۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ، جس طرح مجھ سے انہوں نے پوچھا تھا۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے Question, Answer ہو گیا۔ جی انصاری صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، یہ Question Hour جو ہوتا ہے اس میں لمبی تقاریر نہیں ہوتیں اور سوالات پوچھے جاتے ہیں' جوابات آجاتے ہیں۔ اس میں بحث نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین، بات صحیح ہے کہ .let us be brief

سینیٹر عبداللطیف انصاری، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گیس اور

پٹرول جو سندھ پیدا کرتا ہے اس پر کتنی subsidy سندھ کو دی جاتی ہے؟ اگر نہیں دی جاتی ہے تو کیوں نہیں دی جاتی ہے؟

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے یہ نیا سوال ہے۔ یہ آپ اگر پوچھ لیں تو because it is a different question. سانگزئی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی: جناب! مہربانی' یہ اچھی بات ہو گئی کہ نیازی صاحب نے کم از کم آج ہاؤس میں کہا ہے کہ میں تیاری کر کے آؤں گا' اس سے اچھا یہ ہے کہ جس وزیر کے سوالات آتے ہیں ان کو جواب دینا چاہیے۔ نیازی صاحب کی خدمت میں ایک چھوٹا سا شعر عرض ہے کہ

نیازی صاحب ہمارے نازی ہیں
ہر سوال کے یہ قاضی ہیں
کوئی بات مانے نہ مانے
یہ مفت کے غازی ہیں

میں بطور احتجاج ضمنی سوال اس لیے نہیں کرتا ہوں کہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں' ہوں ہاں کے ہم قائل نہیں ہیں اور اوچ پاور ڈیرہ مراد جمالی میں لگا' جب سوئی گیس برآمد ہوئی تو کہا گیا کہ پانچ کلو میٹر میں یہ دیں گے لیکن یقین کریں 26 سال ہو گئے ہیں اور انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ ہم رونا روتے ہیں کہتے ہیں جی کہ آپ پتا نہیں کیا کرتے ہیں' ہم کہتے ہیں بلوچستان میں کنویں کتنے کھودے ہیں۔ کہتے ہیں وہاں گولیاں لگتی ہیں۔ اب اس لیے ہو سکتا ہے کہ نیازی صاحب یہ کہہ دیں کہ گولیاں لگی ہیں۔ لہذا وہ ہمارے بھائی ہیں' میرے بڑے ہیں' میں ان کا احترام کرتا ہوں اور احتجاجاً کوئی supplementary نہیں کروں گا۔

سینیٹر وسیم سجاد: جناب والا! ایک شعر ہے سانگزئی صاحب کی شان میں اور وہ یہ تھا کہ

سانگزئی نے شعر کہا نہ قافیہ نہ ردیف ہے
ہم نے یہ سن لیا کہ آدمی شریف ہے

جناب چیئرمین، کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، شکریہ ۔ جناب چیئرمین! نیازی صاحب سے ایک گزارش ہے کہ جس Article کا حوالہ ثناء اللہ بلوچ نے دیا ہے اس پر انہوں نے فرمایا کہ اس پر عملدرآمد ہو گا کب یہ وہ بتا دیں؟

جناب چیئرمین، انہوں نے کہا کہ پوری Constitution پر وہ ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہ ہو گا۔ انشاء اللہ ہو گا and we cannot say anything. اب اس پر عمل ہو رہا ہے اور جہاں سے یہ سوئی گیس نکل رہی ہے وہاں priority پر مہیا کی جا رہی ہے باوجود اس کے کہ بلوچستان میں consumer cost ایک لاکھ ہے، سندھ میں بیس ہزار ہے اور پنجاب میں بھی بیس ہزار ہے اور Frontier میں 40 ہزار ہے even then کیوں کہ وہاں سے نکلتی ہے اور دستور بھی یہ کہتا ہے اور اسلام بھی یہ کہتا ہے کہ ان لوگوں کا جہاں سے یہ گیس نکل رہی ہے well-head وہاں پر ان کو دی جائے اور دی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین، بس جواب دے دیا ہے۔ رضا صاحب آپ کچھ کہہ رہے تھے اور that was the last question.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! If the Question Hour is over, I have to make a point.

Mr. Chairman: The remaining printed questions and their printed replies placed on the table of the house are taken as read.

20. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 23-09-2005 at 1:16 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the Megawat of electricity being supplied to Balochistan from Iran;

(b) the date on which agreement for the said supply was made with Iran; and

(c) the cost of per unit electricity purchased from Iran by Kesco (Wapda)?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) 32 Megawat of electricity is being purchased by WAPDA from Iran.

(b) 6th November 2002.

(c) US $ 0.03 per KWh/(Unit)

21. ***Mrs. Mumtaz Bibi:** (Notice received on 24-09-2005 at 9.30 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of transformers installed at village Muslimabad, Khan Pur, NWFP, indicating also the date of installation of each transformers; and

(b) the number of transformers which are out of order indicating also the dates from which the same are out of order and the time by which those will be repaired/replaced?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) Detail of transformers installed at village Muslimabad, Khan Pur, NWFP with date of installation:—

Location	Capacity	Date of installation
Mohallah Nalla	50 KVA	1978
Main Village Bharray	100 KVA	25-8-2004
Mohallah Nalla	50 KVA	25-8-2004

(b) One 50 KVA transformer installed at Mohallah Nalla was partially damaged and running on two legs since 18-6-2005 which has been replaced by healthy new transformer on 17-9-2005.

22. ***Dr. Azizullah Satakzai:** (Notice received on 24-09-2005 at 9.35 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to village Sur-Khatkay, Union Council Sheikhu, Zarinabad, Fazul Haq Mian Khalary, Sher Ali Khan and Zakirabad, district Charsada, NWFP, if so, when?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: There is no proposal under consideration to supply gas to villages of Union Council Sheikhu namely Sur-Khatkay, Zarinabad, Fazul Haq Mian Kallay, Sher Ali Khan and Zakirabad, District Charsada, NWFP as these localities do not meet the prescribed per consumer cost criteria of Rs. 40,000/- fixed for the province.

23. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 24-09-2005 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that despite erection of electricity poles in village Nika Awan Kutub Shahi Union Council Nalla Musalmanan, Tehsil Kalar Sydan District Rawalpindi in 1992 electricity has not been provided, if so, its reasons?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: The said LT structures were crected against the WAPDA standard Design Instructions. Moreover, the said scheme was not included in village electrification programme hence not included in any list of partially electrified villages in 2003.

However, in order to complete the work, 3 mid span structures are required to be installed for which an estimated cost of Rs. 50,282/- is required.

As per policy, the work will be taken in hand if the above estimated cost is deposited by the applicants themselves or these funds are provided by MNA/MPA District Nazim.

24. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 24-09-2005 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the locations of salt reservoirs in the country indicating also their capacity?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: Huge inexhaustible rock salt reservoirs (deposits) occur in the Salt Range (Punjab and Kohat Salt Ranges in NWFP).

Currently rock salt is mined by Pakistan Mineral Development Corporation (PMDC), Punjab Mineral Development Corporation and various private enterpreneurs from Khewra, Warcha, Kalabagh, Makrach, Jutana, Pir Khara (Punjab) and Jatta, Bahadurkhel, Naripanoos and Karak NWFP.

Capacity:

A total of approximately 1.616 million tones of rock salt was produced both by public and private sector during the year 2004-2005 to meet the domestic as well as export demand. The detail is furnished below:

1.	PMDC	0.853 million tons
2.	Others (Punjab Mineral Development Corporation and Private sector)	0.781 million tons
	Total:	**1.616 million tons**

Efforts are being made to explore the market of the salt abroad. In case of additional demand production can be enhanced for the export of salt.

25. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 24-09-2005 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to the Senate un-starred question No. 52 answered on 15-09-05 and state:

(a) the terms of reference of inquiry ordered into the dumping of petroleum products of Northern Areas and Kashmir;

(b) the date on which the said inquiry was ordered;

(c) whether any time frame has been specified for completion of that inquiry, if so, when?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) Specific terms of reference were not framed as such. However, the enquiry involved the issue of dumping of petroleum products.

(b) 28th February 2005.

(c) The report has been received and is under consideration of the Ministry of Petroleum and Natural Resources.

26. ***Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 24-09-2005 at 1.00 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to refer to the Senate un-starred question No. 52 answered on 15-09-05 and state:

(a) the Pricing Mechanism adopted by the Oil Companies Advisory Committee for managing the Inland Freight Margin to the oil marketing companies during the period January to December 2004; and

(b) the Inland Freight Margin Allowed to each oil Marketing company (OMC) during January to June and July to December 2004?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: Reply of the question will be given on the next Rota Day.

27. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 24-09-2005 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred question No. 88 replied on 1st December 2004 and state whether it is a fact that the work to replace wooden poles with steel poles in Dhok Kot Awan, Tehsil Gujar Khan District Rawalpindi has not been completed so far, if so, its reasons and the time by which it will be completed?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: The work to replace wooden poles with LT PC poles was allocated to the contractor who shifted 7 LT PC poles to the site but delayed the remaining work.

Now the work has been taken in hand departmentally and is likely to be completed by 30-11-2005.

28. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 30-09-2005 at 10.30 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pelased to state:

(a) whether it is a fact that two 50KV transformers installed at village Rambari, Tehsil Shakargarh, District Narowal does not meet the requirement of the consumers of the said village; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to replace the same by high powr transformers, if so, when?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) It is a fact that two 50 KVA transformers have been installed in village Rambari Tehsil Shakargarh District Narowal. The loading position of 50 KVA transformer installed in South is normal, whereas 50 KVA transformer installed in North became over loaded during the last Summer Peak Season.

(b) Proposal for augmentation of 50 KVA transformer to 100 KVA transformer is under process. The work is likely to be completed by 31 December 2005.

29. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 21-10-2005 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) the amount in Zakat Fund as on 30th June, 2005; and

(b) the mechanism of its disbursement?

Mr. Mohammad Ijaz-ul-Haq: (a) Rs. 13,867.61 Million was available in Zakat Fund as on 30th June 2005.

(b) The Central Zakat Council, being apex body approves Zakat budget for distribution among all Provinces on population basis. Provincial Zakat Councils further distribute allocated amount among District Zakat Committees on population basis. The District Zakat Committees distribute Zakat fund to Local Zakat Committees on need basis. Local Zakat Committees determine Istehqaq of Musthaqeen and provide Zakat to needy persons keeping in view the availability of funds.

30. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 21-10-2005 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to reduce electricity tariff, if so, when?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Tariff determination falls under the purview of NEPRA. All the Distribution Companies have already filed tariff petitions with NEPRA seeking revision of tariff for various categories. NEPRA has completed public hearings of these petitions to ascertain the viewpoint of all the stakeholders. However, determination of NEPRA on these petitions is still awaited.

31. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 21-10-2005 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that 25 proposed thermal projects have recently been shelved, if so, the reasons thereof?

Reply not received.

32. ***Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 24-10-2005 at 11.40 a.m.)
Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the present position of housing scarcity in the country;

(b) the number of houses in the country at present; and

(c) the number of houses constructed in the country from 1999 to 2004 with year-wise break up?

Syed Safwanullah: (a) Based on 1998 census, the housing backlog is projected to 6.00 million units by 2005.

(b) Based on 1998 census, the total number of housing units throughout the country is projected to be 21 million by 2005.

(c) Since no housing survey has been carried out since 1998, it is difficult to indicate year-wise break up of number of houses constructed during the years 1999-2004. However, it is estimated that approximately 300,000 houses have been constructed, per year, during the period.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Tuesday, the 15th November, 2005

3. **Mr. Farhat Ullah Babar:** *(Notice received on 24-09-05 at 1.00 p.m.)*

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to refer to the Senate unstarred question No. 31 answered on 15-09-05 and state:

(a) the basis on which the amount paid to the NAB out of recoveries is calculated and the rationale for the difference in amounts paid to the NAB in 2000 and 2004; and

(b) the names and particulars of persons from whom direct recoveries were made by the NAB since 2000 with year-wise break-up indicating also the amount of direct recovery made in each case?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) Reply is as under:—

(i) The NAB share out of recoveries is calculated on the under mentioned basis, approved by the then Chief Executive of Pakistan *vide* Finance Division letter No. 2(2) DFA (Cab)/2000 dated 06-07-2000 (copy enclosed):—

(a) Recovery of Bank Default	03%
(b) Recovery of write offs	20%
(c) Recovery from known CBR dues	10%
(d) Discovery and recovery of CBR dues	30%
(e) Recovery of corruption money	25%

(ii) Difference in amounts paid to the NAB on account of NAB share in 2000 and 2004 is due to the reason that the procedure for depositing corruption money into Government Treasury was approved in 7/2000 and no NAB share was received in that year. Moreover the difference in the NAB share received during the years is due to the reason that in

cases/scams where the recovered money belongs to general public the NAB share has not been taken. Total amount of this unclaimed share come to Rupees 1580 Millions.

(b) After the promulgation of NA Ordinance 1999, Wilful loan default was made a cognizable offence. As a sequel, NAB took concrete steps in helping the banks/financial institutions in their drive for the recovey of defaulted loans. Based on the relentless efforts of NAB and active participation of banks/financial institutions the data received from State Bank of Pakistan shows cash recovery of Rs. 110.614 Billion during the period 12 October 1999 till December 2003 against the defaulted loans. **The names and addresses of the defaulters were, however, not provided by the State Bank of Pakistan to NAB.**

Since the year 2004, State Bank of Pakistan has changed the reporting pattern whereby banks are required to report recoveries against Non-Performing Loans (NPLs) and not against defaulted loans. It was mutually decided by NAB and SBP that from the year 2004 onwards, NAB will only report those recoveries which would be made against cases referred to it by SBP. As a sequel, *Rs. 1.879 Billion* has been further recovered during 2004 and 2005 against the cases of wilful default referred by State Bank to NAB.

4. **Mr. Raza Muhammad Raza:** *(Notice received on 24-09-05 at 1.20 p.m.)*

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that plots have been allotted in the Housing Schemes of Federal Government Employees Housing Foundation (FGEHF) under special allocations, if so, the names and other particulars of those who were allotted plots under special allocation so far indicating also the date of allotment and price of plot in each case; and

(b) the criteria for allotment of plots under the said scheme?

Syed Safwanullah: (a) Yes. Plots provided by the CDA were allotted through Federal Government Employees Housing Foundation on the recommendations of the then Prime Minister and President's Secretariats during July—September 1996. The list of allottees and the cost of plots are given at Annex I and II respectively.

(b) It was not a regular scheme of the FGE Housing Foundation. Therefore, allotments were made on the recommendations of Prime Minister and President's Secretariats.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

5. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** *(Notice received on 24-09-05 at 3.20 p.m.)*

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the number of officers working in NAB with grade-wise and province-wise break-up?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: Reply is as under:—

Details are attached.

Annexure

Grade	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	NA/FATA	AJK	Total
BS-21	7	-	-	-	-	-	7
BS-20	14	-	1	1	-	-	16
BS-19	35	7	2	1	2	2	49
BS-18	36	7	15	1	1	-	60
BS-17	44	19	11	5	1	-	80
BS-16	32	11	8	6	-	-	57
Lumpsum Contractees	90	20	41	11	1	-	163
Attachees	46	29	17	14	3	-	109
G Total	304	93	95	39	8	2	541

6. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 01-10-05 at 3.20 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of G.Ms, Deputy G.Ms, Directors and Deputy Directors working in Sui Southern Gas, Karachi and Sui Northern Gas, Lahore with province-wise break-up; and

(b) the salary, allowances and other fringe benefits admissible to the said officers?

Mr. Amanullah Khan Jadoon:(a) (i) There are 21 GMs and 44 Deputy GMs working in SSGCL, Karachi. The Province-wise break-up is as under:—

Domicile	GMs	Dy. GMs
Punjab	4	4
Sindh	15	38
NWFP	1	1
Balochistan	1	1
Total:	21	44

No positions of Director/Deputy Director exist in SSGCL, Karachi.

(ii) There are GMs and 32 Chiefs working in SNGPL, Lahore. The province-wise break-up of GMs/Chiefs is as under:—

Domicile	GMs	Chiefs
Punjab	15	28
NWFP	03	02
Balochistan	—	02
Total:	18	32

There is no position/Designation of Deputy GM in SNGPL, Chiefs (Grade VII executives) are next in rank after GMs. Also, no positions of Directors and Deputy Directors exist in SNGPL.

(b) (i) Pay Scale, allowances and fringe benefits admissible to GMs and Deputy GMs in SSGCL ar at Annex-I.

(ii) Pay Scale, allowance and other fringe benefits admissible to GMs/ Chiefs in SNGPL are at Annex-II and III.

Annex-I

Pay scale Allowances and Fringe Benefits Admissible to GMs/DGMs

	Pay scale (Rs)	
	Min	Max
GM	58000	124000
DGM	43500	93000

Allowances

House Rent	45% of Basic Pay
Utilities	10% of Basic Pay

Fringe Benefits:

Car:	Petrol:	Medical
(i) G-VIII (GM)		
1300 cc	Amount equivalent to 273 liters if of petrol + Rs. 5,000/-p.m Driver Wages)	Self, spouse, sons upto 21 yrs. & un-married daughters
(ii) G-VII (DGM)		
1000 cc	Amount equivalent to 182 liters of petrol + Rs. 5,000/- p.m. Driver Wages)	Self, Spouse, sons upto 21 yrs. & un-married daughters

ANNEXURE-II

SUI NORTHERN GAS PIPELINES LIMITED
SALARY ALLOWANCES APPLICABLE TO GMs

Pay Structure	-	58000 - 136400
House Rent Allowance	-	45% of basic pay per month.
Conveyance Allowance	-	Full time car subject to a limit of maximum petrol allowed 60 gallons/270 litres with driver or Rs.5000/- per month as driver's wages
Utilities Allowance	-	10% of basic pay per month.
Halting Allowance	-	Actual board and lodging in 4 star hotel or Rs.770/- per day if own arrangements are made. In case of stay in Company's rest house/mess, Rs.350/- per day.
Mode of Travel	-	ACC by Rail/Economy Class by Air(local) First Class(foreign).
Professional Institute Fee	-	Reimbursement on actual for two professional institutes duly approved by the Managing Director.
Club Subscription		Entrance fee and monthly subscription for one club. The club to be approved by the Managing Director.

SUI NORTHERN GAS PIPELINES LIMITED
SALARY ALLOWANCES APPLICABLE TO CHIEFS

Pay Structure	-	43500 – 102300.
House Rent Allowance	-	45% of basic pay per month.
Conveyance Allowance	-	Full time car subject to a limit of maximum petrol allowed 40 gallons/180 litres with driver or Rs.5000/- per month as driver's wages.
Utilities Allowance	-	10% of basic pay per month.
Halting Allowance	-	Actual board and lodging in 4 star hotel or Rs.770/- per day if own arrangements are made. In case of stay in Company's rest house/mess, Rs.350/- per day.
Mode of Travel	-	ACC by Rail/Economy Class by Air.
Professional Institute Fee	-	Reimbursement on actual for two professional institutes duly approved by the Managing Director.

7. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** *(Notice received on 1-10-05 at 3.20 p.m.)*

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of retired army officers appointed on contract basis in PSO, Sui Southern, Sui Northern, OGDCL and PPL during the last five years with province-wise break-up; and

(b) the number of civilians appointed in the said departmetns during the said period with province-wise break-up?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: The details of retired army officers appointed on Contract basis in PSO, Sui Southern, Sui Northern, OGDCL and PPL during the last Five years as under:—

(a) (i) No. of retired Army Officers appointed on Contract basis during the last five years

1.	PSO	1
2.	SSGCL	14
3.	SNGPL	1
4.	OGDCL	11
5.	PPL	—
	Total:	27

(ii) **Province-wise break-up**

	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	Total
PSO	—	1	—	—	1
SSGCL	7	3	1	3	14
SNGPL	1	—	—	—	1

OGDCL	9	1	1	—	11
PPL	—	—	—	—	—
Total:	17	5	2	3	27

(b) (i) No. of Civilians appointed during the last five years

1.	PSO	229
2.	SSGCL	30
3.	SNGPL	497
4.	OGDCL	62
5.	PPL	1021
	Total:	1839

(ii) **Province-wise break-up**

	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	AJK	FATA	Total
PSO	88	121	17	3	—	—	229
SSGCL	4	24	1	1	—	—	30
SNGPL	449	7	39	—	1	1	497
OGDCL	36	13	6	02	1	4	62
PPL	137	226	28	630	—	—	1021
Total:	714	391	91	636	2	5	1839

8. **Mr. Farhat Ullah Babar:** *(Notice received on 18-10-05 at 12.20 p.m.)*

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to provide the information in the following format in respect of the oil refineries for each year from June 1999 to June 2005?

Refinery	Cost of import (POL) per barrel	Cost of refining per barrel	Freight Pool	IFEM	Total
PARCO					
NRAL					
PRL					
ARL					
Bosicar					

Mr. Amanullah Khan Jadoon: It may be clarified that Refineries are importing crude oil for further processing, and are not importing POL products. The details of crude oil imported/Refining Cost are given at Annexure-I.

ANNEXURE-I

Name of Refinery	Cost of import of crude per barrel	Cost of refining per barrel	Freight cost	IFEM	Total
Pak-Arab Refinery Company (PARCO)					
1999-2000	Nil	Nil	Nil	-	-
2000-2001	1,543.32	196.14	146.34	-	1,885.80
2001-2002	1,357.86	155.35	149.57	-	1,659.55
2002-2003	1,555.92	173.13	149.81	-	1,878.86
2003-2004	1,739.20	138.19	152.12	-	2,029.51
2004-2005	2,429.35	136.67	163.03	-	2,729.05
Pakistan Refinery Limited (PRL)					
1999-2000	1281.01	80.00	24.99	-	1,386.00
2000-2001	1617.98	63.98	50.47	-	1,732.43
2001-2002	1427.99	75.86	52.07	-	1,555.92
2002-2003	1636.77	85.27	54.03	-	1,776.07
2003-2004	1815.65	91.84	57.66	-	1,965.15
2004-2005	2579.0	126.19	65.18	-	2,770.37

National Refinery Limited (NRL)					
1999-2000	1,307.38	119.49	25.50	-	1,452.37
2000-2001	1,553.65	131.59	45.26	-	1,730.50
2001-2002	1,381.80	159.08	49.70	-	1,590.58
2002-2003	1,582.15	157.56	50.70	-	1,790.41
2003-2004	1,733.50	199.68	51.31	-	1,984.49
2004-2005	2,433.35	254.33	63.41	-	2,751.09
Attock Refinery Limited (ARL)					
1999-2000	1,258.50	139.74	-	-	1,398.24
2000-2001	1,1652.54	135.66	-	-	1,788.20
2001-2002	1,417.23	159.29	111.20	94.89	1,592.83
2002-2003	1,623.00	121.95	121.38	115.40	1,750.93
2003-2004	1,812.36	147.64	131.95	112.24	1,979.71
2004-2005	2,627.42	196.44	153.39	119.40	2,857.85
Bosicor refinery ltd.					
2004-2005	2,482.14	241.59	68.12	-	2,791.85

9. **Mr. Farhat Ullah Babar:** *(Notice received on 18-10-05 at 12.20 p.m.)*

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to provide the information in the following format in respect of the oil marketing companies for each year from June 1999 to June 2005?

OMC	OMC distribution margin per barrel	Freight Pool per barrel	IFEM per barrel	Total pert barrel
PSO				
Shell Pakistan				
Caltex				
Total Fina				
PARCO				

Mr. Amanullah Khan Jadoon: Reply of the question will be given on the next *Rota Day.*

Mr. Chairman: Now I will take the Leave Applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، محترمہ رزینہ عالم خان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 14 تا 18 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، محترمہ ممتاز بی بی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج مورخہ 15 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، صاحبزادہ خالد جان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 14 اور 15 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، محمد نصیر مینگل نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کراچی میں ہیں، اس لیے آج مورخہ 15 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے personal explanation پر اور وہ یہ ہے کہ جیو پر ایک خبر آ رہی ہے کہ میں نے معزز پارلیمنٹ کو غیر مہذب کہا ہے، یقین جانیے آپ نے بھی ٹیپ سنی ہے اور اگر یہ معزز ایوان سننا چاہتا ہے تو آپ چلا کر انہیں بھی سنا دیں لیکن میں جیو والوں سے request کروں گا کہ اس قسم کی کوئی بات یہاں نہیں ہوئی ہے اور نہ اس کا ذکر ہوا ہے تو اس طریقے سے breaking news دے دینا یہ نامناسب ہے اور سارے ملک میں لوگ کیا کہیں گے، میں نے کیا کہا، کب کہا۔ اگر یہ مناسب سمجھتے ہیں record کو check کرنے کے لیے، آپ نے بھی سنی ہے، اور ان کو بھی سنا دیجیئے۔ اس میں تو کوئی ایسی بات نہ میں نے کہی ہے اور نہ record پر ہے، نہ کہیں ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں آپ سے بھی اور جیو والوں سے، معزز ایوان سے بھی کہ جب اس قسم کی کوئی بات ہی نہیں ہوئی تو اس کو ایک breaking news دے دینا اس طریقہ سے ہیجانی

قسم کی کوئی بات ہی نہیں ہوئی تو اس کو ایک breaking news دے دینا اس طریقہ سے ہیجانی کیفیت پیدا کرنا نامناسب ہے۔ میری یہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین، اچھا آپس میں coordination کر لیجیے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب چیئرمین صاحب ! جہاں تک ان کا personal explanation تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو خبر چلی ہے وہ جو تراشا اخبار کل National Assembly کے حوالے سے پڑھا تھا' یہ خبر وہاں سے غالباً نکلی ہو گی لہذا

it was discussed on the floor of the House but anyway that is between him and the National Assembly.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب! سینیٹ کے حوالے سے وہ خبر چل رہی ہے۔ یہ سب نے دیکھا ہے' ابھی میں نے خود دیکھا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین ! میں آپ کی توسط سے ایک بار پھر ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ کی طرف ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج صبح غالباً آٹھ بج کر چالیس منٹ پر کراچی شہر کے اندر جو غالباً سب سے زیادہ high security area شہر کا ہے یعنی PIDC House آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں' اس کے walking distance یا stone's throw distance پر Sheraton Hotel ہے اور Pearl Continental ہے اور اس کے ساتھ Chief Minister House ہے اور Governor House بھی وہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ خود حکومت نے اس کو high security area declare کیا ہے وہاں پر ایک گاڑی کے اندر جیسا کہ خبریں آئی ہیں' ایک بم blast ہوا جس کی وجہ سے--- جو ہمارے پاس اطلاعات ہیں' تین لوگ شہید ہوئے اور 15 کے قریب زخمی ہیں اور ان میں سے کچھ شدید زخمی ہیں۔ ہم متحدہ اپوزیشن کی طرف سے اس bomb blast کے واقعہ کی سختی سے condemnation کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دہشت گردی کا ایک واقعہ ہے جس کو ہم سختی کے ساتھ condemn کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین صاحب ! بہت سے سوالات بھی ابھرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہو گا کہ اگر اس صورتحال کو اس پیرائے میں بھی دیکھا جائے کہ حکومت

مکمل طور پر اپنی آئینی ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام ہو چکی ہے یعنی عام شہری کی جان و مال کا تحفظ حکومت اب نہیں کر پا رہی چاہے صوبائی حکومت ہو، چاہے وفاقی حکومت ہو۔

There is no writ of the Government that is to be seen anywhere in the country. There is the law of the jungle. Every and any citizen of Pakistan is at the mercy of little war lords who have been encouraged and who have been nurtured and who have been brought up by either direct patronage of some of the Government functionaries or through the policies that this Government is pursuing. Sir, we see that it was only yesterday General Musharraf very proudly said that there has been no incident of terrorism in the country for the last one year and a half, that we have defeated the terrorists. Today I have a copy of one of the leading newspapers in which the Governor of that very province who lives hardly a couple of blocks away from where the bomb blast has taken place had very proudly said that Karachi's image is now positive and then he goes on to say that Karachi around the world has emerged with the improvement of the law and order in the city over the last few years. Now I don't know on what basis this assertion of his is made because it was only two years ago when a bomb blast in this very area in between the Pearl Continental and the Sheraton took place and we are being told that the intensity of that blast and the blast that has taken place today is almost the same and that there is a great similarity between the two. Although the earlier one was done by a suicide bomber whereas this one has not been by a suicide bomber. The intensity can be judged from the fact Mr. Chairman that we are given to understand by the media that there

is, because the Government has still not come out clean, that is the most unfortunate part that the Government has still not come out with a clear cut statement on the incident. I don't ask that the Government should name the suspects because it is not possible at this early stage to point a finger on anyone until an investigation has been completed, but it is incumbent on the Government to come out with the facts and figures but the Government has failed to come out with the facts and figures and we are learning through the media that the intensity of the blast is so great, that there is a 6 feet deep crater at the place where the car was parked. Thebalcony of the PIDC House, and you have seen the PIDC House, Mr. Chairman, the balcony of that PIDC House has been affected to the extent that the fire brigade broke that balcony down themself because they said that if it remains like this it can fall and subsequently cause more demage and take more human lives but the basic point is that it is time for this Government (a); to review its foreign policy because the foreign policy position that this Government is taking is creating more enemies for Pakistan and the net result is that what are we getting when Pakistan has put its entire national security at stake in the War on Terror what have we got when the earthquake came, as the consequence of our policies when the earthquake came there should have been massive aid, but even the United Nations is saying that the international assistance that has come is not sufficient. So, that clearly shows that Pakistan in the foreign policy sphere has been totally isolated and, therefore, it is time that we review our internal policies and it is a time that we review our external policies.

Internally the Government is busy in carring out a witch hunt against its political opponents. The Government is busy this very Government, in the city of Karachi. Yesterday an FM TV. station was raided because it was transmitting the broadcasts of the BBC urdu service. Its premises were raided, their machinery was taken away and it was taken away under the powers of the PEMRA and that is why the Senate did not approve the PEMRA Bill. That is why it is still lying with the Mediation Committee and you have formed the Mediation Committee for the both Houses to go through that. So, while that Bill has not been passed by Parliament, its powers under an Ordinance are being used by this Government. It should stop the witch hunt and it should focus itself on maintaining law and order which is its essential duty and in conclusion I would say that we condemn once again in the strongest possible terms, this act of terrorism and at the same time we also bring it to the fore that the Government has completely failed in fulfilling its constitutional obligations.

جناب چیئرمین، مسز تنویر خالد - ایک منٹ پہلے سب کے سن لیں کیونکہ ان کا پوائنٹ بھی اسی کے اوپر تھا۔

سینیٹر تنویر خالد . میں بھی یہی پوائنٹ آف آرڈر لانا چاہتی تھی کہ کل کراچی میں۔ آج صبح کراچی کے بہت اہم placeکے اوپر یہ واقعہ ہوا۔ جو گورنمنٹ کے لحاظ سے بھی ایک اہم جگہ ہے اور عوامی جگہ بھی ہے کیونکہ وہاں پر ایک پان شاپ بھی ہے اور وہاں پر بہت زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا وہاں پر تین افراد کی اموات ہوئی ہیں اور دس پندرہ کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ میں صرف اس لئے کہنا چاہتی تھی کہ ہم مذمت کرتے ہیں شر پسندوں کی جو اس ملک کا امن و امان خراب کرتے ہیں اور جیسے ہی یہ کہا گیا کہ امن و امان ملک میں ہے

اس کے بہت ہی immediately after یہ واردات ہوئی ہے۔ ہم اس کو condemn کرتے ہیں اور لواحقین سے ہمدردی کرتے ہیں، مرحومین کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور مجھے کچھ نہیں کہنا۔

جناب چیئرمین، جی پروفیسر عبدالغفور۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، جناب چیئرمین! بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق ۶ آدمی جاں بحق ہو گئے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ انتہائی نگہداشت کا علاقہ ہے۔ ایک ایک گاڑی کی سخت چھان بین کی جاتی ہے۔ مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ ایک گاڑی جس میں بم نصب تھا وہ پارکنگ میں جا کر کس طریقے سے وہاں پر پارک کر دی گئی؛ اس میں blast ہوا ہے اور اس سے اموات ہوئی ہیں۔ بہت سے لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ حکومت نے خود بھی کہا ہے کہ کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

جناب چیئرمین! کراچی کے لوگ اس وقت امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ پورے کراچی شہر نے امدادی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ اس وقت بھی وہاں پر امدادی رقومات اور سامان جمع کیا جا رہا ہے اور آفت زدہ علاقوں میں سامان بھیجا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملک میں جو یہ ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اخوت اور محبت پائی جاتی ہے۔ جو یکجہتی پائی جاتی ہے اور جو امدادی سرگرمیاں ہیں یہ انہیں sabotage کرنے کی سازش ہے۔ محض مذمت کرنا کافی نہیں ہے۔ صوبہ سندھ میں ایک مضبوط حکومت قائم ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ شرپسندوں کو پکڑا جائے اور انہیں عبرت ناک سزا دی جائے۔ حکومت کا صرف یہ کہہ دینا کہ جو لوگ جاں بحق ہو گئے ہیں ان کے لواحقین کو ہم امداد دیں گے اور زخمیوں کو بھی امداد دیں گے۔ یہ بات ہرگز کافی نہیں ہے۔ یہ وطن کے دشمن لوگ ہیں، ملک کے دشمن لوگ ہیں اور قوم کے دشمن لوگ ہیں۔ انہیں پکڑا جائے اور انہیں سزا دی جائے۔ حکومت اس کا انتظام کرے۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ حکومت مخالفین کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ لوگ اغواء ہوتے ہیں۔ ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔ ان پر جھوٹے مقدمات بنائے جاتے ہیں۔ انہیں پریشان اور ہراساں کیا جاتا ہے لیکن شرپسندوں کو پکڑنے میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔

جناب چیئرمین، شہزاد وسیم صاحب۔ Then we will continue the normal

business.

سینیٹر شہزاد وسیم (وزیرمملکت برائے داخلہ)، جناب چیئرمین! آج صبح تقریباً 8:45 پر کراچی میں PIDC چوک کے پاس MCB جو بینک ہے اس کے سامنے ایک دھماکا ہوا جوکہ بم ایک سوزوکی کار میں نصب کیا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں موقع پر MCB کے دو سیکورٹی گارڈز کی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور ۱۸ افراد زخمی ہوئے۔ بعد میں ایک شخص زخموں کی تاب نہ لا سکا اور اس کی بھی قیمتی جان ضائع ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد تحقیقات کا سلسلہ شروع ہے۔ سینیئر پولیس افسران کی قیادت میں دو ٹیمیں already constitute کی جا چکی ہیں جوکہ اس واقعے کے محرکات اور ان کے پیچھے چھپے ہوئے عناصر کی گرفتاری کے لئے کوشاں ہیں۔ جناب چیئرمین! میں اس موقع پر اس واقعے کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھے خوشی ہوئی کہ اس House کی جانب سے بھی انہی جذبات کا اظہار کیا گیا۔ یہ بڑا اہم ہے کہ دہشت گرد جوکہ ان بزدلانہ کارروائیوں کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قومی یکجہتی میں شاید تفریق ڈال سکیں۔ قوم کے جذبے میں کسی قسم کی کمی لا سکیں اور حکومت کا جو عہد ہے کہ وہ ان دہشت گردوں کو جب تک جڑ سے اکھاڑ نہیں پھینکے گی وہ چین سے نہیں بیٹھیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑا loud message ہے ان کے لئے جوکہ ضرور ان تک پہنچا ہو گا۔

اس کے علاوہ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب بھی حکومت نے ان کے نیٹ ورک کو توڑنے کے لئے، ان کے base camp کو تہہ و بالا کرنے کے لئے، ان تک پہنچنے کے لئے کارروائیاں کیں تو میں اپنے اپوزیشن کے ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہاں پر بھی ان کو support کرنا چاہیے۔ وہاں پر بھی یہ سوچتے ہوئے کہ یہ تمام اقدامات اس لئے لیے جاتے ہیں کہ کسی دہشت گرد کو، کسی بزدل کو یہ جرات نہ ہو کہ وہ ہمارے ملک کے کسی حصے میں کسی بھی بے گناہ کے ساتھ، اس کی جان کے ساتھ اور اُس کے خون کے ساتھ کھیل سکے۔ جناب والا! President صاحب کا بیان بالکل درست ہے۔ آپ نے دیکھا کہ حکومت کی جو کارروائیاں تھیں، جو کوشش تھی، اس کے نتیجے میں اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ دہشت گردی کی کارروائیوں میں ایک واضح کمی ہوئی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ آج یہ واقعہ ہوا لیکن جس طرح اس سے پہلے بھی ان

بھی جلد ان تک پہنچا جائے گا اور ان کو نشانہ عبرت بنایا جائے گا۔ آخر میں، میں ایک مرتبہ پھر اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتا ہوں کہ جس میں اتنی قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا اور حکومت کا یہ عہد دہرانا چاہوں گا کہ ان افراد تک پہنچا جائے گا اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ شکریہ

Mr. Chairman: We will take up item No.3. now.

سینیٹر احمد علی، ان کے لیے دعا کی جائے۔

FATEHA

جناب چیئرمین، ہاں کرلیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ قاضی صاحب آپ فاتحہ کریں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

Mr. Chairman: We take up item No.3. Dr. Abdul Hafeez Shaikh may move item No.3.

Senator Dr. Abdul Hafeez Shaikh (Minister for Privatization): Sir, I beg to move that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Special Committee on W.T.O. constituted by the House on 22nd September, 2003, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under sub Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the delay in the presentation of report of the Special Committee on W.T.O. constituted by the House on 22nd September, 2003, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Item. No.4.

Senator Dr. Abdul Hafeez Shaikh: Sir, I have the honour to present the report of the Special Committee on W.T.O.

Mr. Chairman: The report stands presented.

Senator Dr. Abdul Hafeez Shaikh: With your permission sir, I would like to take this opportunity to thank thedistinguished Senators of the committee, the 18 Members of the Senate. I would like particularly to thank Mr. Bhinder, who was the mover of this resolution as well as the driving spirit behind the committee. Of the all 18 members in it bipartisan spirit contributed to the report. I would like to single out the members of the drafting committee which included Prof. Khurshid Ahmed, Muhammad Ishaq Dar, Sayed Mushahid Hussain and Mr. Akbar Khawaja. I think, this entire exercise was really a great learning experience for all of us and I must appreciate the cooperation and commitment of all the members. I would also like to thank our technical team specially Dr. A.R. Kamal and Dr. Ejaz Ghani and also Mr. Iftikhar Ullah Babar, who was the Secretary of the Committee. Sir, we had the opportunity to have 18 formal meetings and 24 meetings in total. We involved 36 organizations who made presentations to the Committee and this Committee is I think, very proud to present this report before the House. At the moment the challenge of globalization is important one and it is important also that we understand the nature of this challenge and prepare ourselves for it in order to compete internationally. The report

tries to highlight the nature of relationship between W.T.O. and the Government of Pakistan. The need for domestic reforms and international collective action and above all, the need for awareness, inclusion of different stakeholders such as the private sector, the Government and civil society and above all the need for a coordinated follow up. We also made recommendations about tariff rationalisation, about strengthening the competitiveness, about maximising production, about enhancing the capacity to meet technical requirements and institutional developments. Once again, I feel honoured that I was a part of this exercise and would like to thank all my colleagues for their support. Thank you.

Mr. Chairman: You want to comment on it.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I would like to congratulate the honourable Chairman and all the distinguished members, Prof. Khurshid Ahmad. Mushahid Hussain and all of them for producing a very useful and comprehensive report. I have just had the opportunity to briefly go through this and I think, it is a report which not only identifies the problems that the country is likely to face but also the opportunities that it presents and the objectives which the country should now have indealing with this matter. And it also gives very useful information about the entire W.T.O. regime. My request to you would be sir, that keeping in view the usefulness of this report, I think that arrangement should be made to have it properly printed and bound, so that the document then can be utilised by the members and also by the others and

perhaps, if it can be arranged also translated into Urdu, so that the honourable members who have difficulty in use of the English language, they could benefit from this report. So, I would leave it to you sir, that how this can be done but I think, it is one of those reports which should be properly bound and properly printed.

Mr. Chairman: That is the desire of the House and it will be done. Prof. Khurshid Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں اپوزیشن اور اپوزیشن سے وابستہ ان تمام افراد کی طرف سے جنہوں نے اس کمیٹی میں کام کیا ہے، یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ گو اس رپورٹ کے پیش کرنے میں تاخیر ہوئی لیکن جیسے کہ محاورہ ہے کہ "ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی ہوگا"۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کمیٹی نے گہرائی میں جا کر اور مجھے اجازت دیں کہ میں آپ سے کہوں کہ world class scholarship کے معیار کو سامنے رکھ کر اس مسئلے کا تجزیہ کیا۔ ملک میں جتنے بھی stake holders ہیں، یہ حکومت کے اداروں سے وابستہ ہیں، private sector سے تعلق رکھتے ہیں یا Think Tank سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو موقع دیا کہ وہ اپنے خیالات اور مسائل کو پیش کریں ۔ اس طرح ہم نے بے لاگ انداز میں تجزیہ کرکے ایک ایسا document produce کیا ہے جو غالباً پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں اس نوعیت کی پہلی کوشش ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آخری کوشش نہیں ہوگی لیکن بہرحال یہ پہلی کوشش ہے۔ میں حفیظ شیخ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے dynamic leadership اور وسعت قلب سے یہ سارا کام کیا لیکن ایک چوک ان سے ہوگئی ہے اور وہ یہ کہ اس کمیٹی کا idea ہمارے معزز اور محترم رکن انور بھنڈر صاحب نے پیش کیا تھا۔ وہ drafting committee کے ممبر بھی تھے اور اس پورے system میں ان کا بڑا contribution ہے ۔ اس لئے ان کا ذکر بھی یہاں ضرور ہونا چاہیئے۔ میں قائد ایوان کی تجویز کی تائید کرتا ہوں کہ اس کو کتابی شکل میں لایا جائے، اس کا ترجمہ بھی کیا جائے لیکن میں اس سے بڑھ کر ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس issue پر سینیٹ

میں debate کا اہتمام کیا جائے۔ یہ محض ایک کتاب بن کر نہ رہ جائے۔ اس لئے کہ یہ ایک سانحہ ہے کہ W.T.O. جس کے تحت دنیا کا تجارتی نظام بالکل ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے لیکن Third World Countries نے مجرمانہ غفلت برتی ہے کہ document پر دستخط کر دیئے لیکن اس کو پڑھنے کی زحمت نہیں کی اور اب کبھی سنگاپور اور کبھی دوحہ جا کر چلا رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح اس کو بدلا جائے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ پورا پس منظر پیش کرکے جو اس کے مثبت پہلو ہیں، وہ بھی سامنے لائیں لیکن جو منفی پہلو ہیں، وہ بھی سامنے لائیں۔

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ محسوس کیا کہ خود حکومت پاکستان نے بھی اور میں کسی ایک حکومت کے بارے میں نہیں کہہ رہا ہوں، اس میں سب حکومتیں شریک ہیں، کوئی ایک coordinated policy اختیار نہیں کی ہے اور بہت سارے key issues جن کو Ministry of Finance کو اٹھانا چاہیئے تھا، Ministry of Science and Technology کو اٹھانا چاہیئے تھا، نہیں اٹھایا۔ باقیوں کو اعتماد میں لئے بغیر Ministry of Commerce اسے handle کرتی رہی ہے۔ تو یہ ساری باتیں سامنے آئی ہیں۔ ہم نے ان کا تجزیہ کیا ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ آئندہ کے لئے ایک strategy بھی بیان کریں اور میں تجویز پیش کروں گا کہ اس پر ہاؤس میں discussion ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین، جناب احمد علی صاحب۔

سینیٹر قاری محمد عبداللہ : جناب والا! میری آپ کی وساطت سے درخواست ہے کہ وزیر صاحب نے کچھ کلمات ارشاد فرمائے ہیں اور ہم کافی عرصے سے یعنی 1947 سے ایک اصطلاح استعمال کررہے ہیں کہ دہشت گردی ہو رہی ہے لیکن آج تک لیاقت علی خان مرحوم سے لے کر مفتی نظام الدین شامزئی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ دہشت گرد کون ہیں اور اس کے اسباب کیا ہیں اور یہ کیوں ہو رہا ہے۔ قطب البلاد اور برصغیر کا سب سے اہم شہر، پاکستان کے دل و جگر کراچی میں دہشت گردی کے اندرونی اسباب کیا ہیں۔ مریض صبح سے شور کر رہے ہیں کہ ہمیں

بیماری لگی ہے لیکن مرض کے اسباب کیا ہیں' یہ بیماری کہاں سے لگی ہے اور اس بیماری کو ختم کرنے کے لئے کن تجاویز کی ضرورت ہے۔ یوسف زئی سے لے کر مینگل، بگٹی، بزنجو، پنجابی، بلوچستانی سب کچھ ہوتے رہے لیکن آج تک ہم قوم کیوں نہ بن سکے' اس کے اسباب کیا ہیں۔ جناب چیئرمین! ان اسباب پر غور فرما کر بحث کی جائے تاکہ ایک دوسرے پر تنقید اور تنقیص اور اپنے آپ کو اونچا کرنے کے لئے اعلیٰ قسم کی تجاویز پیش کی جائیں اس کے کہ دہشت گردی' اس کے لئے میرے پاس ایک دلیل ہے۔ رب کائنات کی کتاب نے یہ اعلان کیا یا ایھا الذین امنوا لا تقولو راعنا و قولوا انظرنا' یہ اہلِ کتاب جو آپ سے یہ کہتے ہیں کہ راعنا حالانکہ راعنا انظر کا معنی" قریب" ہے لیکن رب نے غیر کے الفاظ پر پابندی لگا دی ہے' فرمایا انظرنا کہو۔ ہم مسلمان ہیں' پاکستانی ہیں' ایک قوم ہیں لیکن اس کے اسباب کیا ہیں کہ دہشت گردی کس کی اصطلاح ہے' یہ کرنے والا کون ہے؟ لیاقت علی خان اور یوسف لدھیانوی جیسے آدمی کا قاتل آج تک معلوم نہ ہو سکا۔ میرے محترم جناب چیئرمین صاحب ابھی رمضان میں آپ کی تقریر شائع ہوئی ہے' لاہور میں" محدث " ماہنامہ میں آپ نے جو خطاب فرمایا ہے' وہ سب سے بہترین تقریر ہے' آپ کا وہ جملہ مجھے یاد ہے کہ مسلمان نہ دہشت گرد تھے اور نہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور نہ یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ اس رسالے نے رمضان کے شمارے میں آپ کی پوری تقریر تحریر فرمائی ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ بار بار دہشت گردی کہتے ہیں۔ اس پر سوچنا چاہیے کہ اسباب کیا ہیں اور کیوں ہو رہا ہے' اس کی نشاندہی کرنا ضروری ہے۔ یہ چند مختصر سے باتیں تھیں' بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، ہاؤس جب چاہے اس پر بات کرے۔ جی شہزاد وسیم صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! اس میں ایک ضروری بات کرنے والی یہ ہے کہ مولانا نے ابھی یہ بات کہی کہ ہم ایک قوم کیوں نہ بن سکے۔ جناب ہمیں اس سے اختلاف ہے' ہم ایک قوم تھے اور ایک قوم ہیں۔ حالیہ زلزلے نے بھی یہ ثابت کیا کہ اس قوم کو کوئی underestimate نہ کرے' ان کے خیالات مختلف ہیں مگر قوم میں کبھی کوئی مسئلہ نہیں رہا اور

نہ کوئی اس میں تفریق کرنے کی کوشش کرے۔ دوسری بات مسلمان اور دہشت گردی، کس نے کہا مسلمان دہشت گرد ہیں۔ President سے لے کر ایک عام شہری تک، ایک عام مسلمان تک ہم نے ہمیشہ یہ بات کی ہے کہ دہشت گرد کا کوئی مذہب نہیں ہے، مسلمان تو دور کی بات ہے ہم تو ان کو انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں سمجھتے۔ اس کو مسلمان یا کسی faith کے ساتھ منسلک کرنا، ہم اس کی قطعی نفی کرتے ہیں۔ ہم اس act کی مذمت کر رہے ہیں، ہم صرف یہ بات کرتے ہیں کہ کسی بیگناہ کے خون کے ساتھ کھیلنا، اس کی جان لینا، دہشت گردی ہے اور جو بھی اس کا مرتکب ہو گا وہ دہشت گرد ہو گا، وہ کسی بھی منصب پر فائز رہنے کے قابل نہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے، اس پر debate نہیں ہو رہی۔ احمد علی صاحب آپ W.T.O. پر بات کریں۔

Senator Ahmed Ali: Thank you Mr. Chairman. We were talking the W.T.O report, report laid by Dr. Hafeez Shaikh. Well, its beautiful report, I have gone through this and I was looking it again and again that we have people like this who can compile, make a report like this. I must give my congratulation to the people, to the Senators who all have participated in this report and as the Chairman of the Committee, I wonder if I can write a report like this. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. He had raised yesterday the issue of the PMDC. The Health Minister is here and he can update the House on that. Mr. Naseer Ahmed Khan.

Mr. Muhammad Naseer Khan (Federal Minister for Health): Mr. Chairman! I was not here yesterday but this thing about PMDC which is brought to the House. On the 28th of April, the Senate

issued unanimous resolution saying that this House resolved that Dr. Muhammad Sohail Karim Hashmi, Secretary PMDC, may be suspended immediately. It was a unanimous decision by the Senate and we immediately issued a letter saying that the Senate of Pakistan has today passed a unanimous resolution asking this ministry to take immediate steps for the removal of DM Sohail Hashmi presently working as Secretary PMDC and copy enclosed. The compliance to this regard may kindly be furnished to the ministry for onward submission. Mr. Chairman! to this the President of the PMDC Professor Jan Jafar is saying that in compliance of the ministry's letter this, this, this and the resolution passed in the Senate on the 27th April 2005, Dr. Hashmi, Secretary PMDC is hereby sent on leave for a period of six months with immediate effect. This was brought to the kind notice of the Senate Standing Committee and we also wrote a letter to him saying that the Senate has said removal, suspension not send him on leàve. Now primarily, since yesterday this thing was brought up that Mr. Hashmi is back as Secretary and he has taken the job and unfortunately the Senate's instruction has not been really complied and we have been saying this to the Senate because this was taken up by the Standing Committee on Health in the Senate and they were deliberating all the things and I think it was basically in accordance and I think they should have just waited till the whole report has been given by the Senate. We did not intervene because the Senate Committee is the supreme body and they were taking the decision themselves. So many times the orders of the Senate has been flout for the last six months.

They have been saying that we don't care about the Senate. This has been in the press, they have been humiliating the honourable Senators on both sides and this particular gentleman saying that well I do not take any instructions from the Senate and we will do whatever we please. Unfortunately day before yesterday an honourable member of the National Assembly call me up and said that this gentleman Secretary, Mr. Hashmi has ranged her up and said well I am back in the seat and here I am, flouting and saying that well the orders of the Senate is there but I am here whatever you want to do you can carry on. So I believe that we have found out that the Secretary has come back without the knowledge of the Ministry of Health and this is the report and this is the final facts that have been presented. Now I would like to present it to the Senate and to the Chairman.

Mr. Chairman: Is this organization part of the Ministry of Health?

Mr. Muhammad Naseer Khan: It is an autonomous body of the Ministry of Health and that is why the whole thing was being deliberated by the Senate Committee to form and take action and Senator Riar is there, he has been heading the Senate Committee and if he wants to say something. They came in the Senate also and they also showed a lot of arrogance in the Senate Committee and the Chairman was sitting there sir.

Mr. Chairman: Dr. Riar do you have anything to say on this.

Senator Dr. Abdullah Riar: Thank you Mr. Chairman, indeed the Health Minister Sahib has outlined the whole history. Sub Committee was formed in May to look into the problems faced by the private Medical Colleges, their accredition and registration and reforms viza viz PMDC. We have done an extended exercise we are in the last week or 10 days of coming up with the final report. Next week we have a couple of meetings, full Committee would delibrate on the final findings of the report but as far as Mr. Hashmi's suspension and the resolution passed by the Senate is concerned that has not been the mandate of our sub Committee or it has not been specifically as an issue because that resolution was passed by the whole House and it was forwarded to the Ministry of Health and subsequently the gentleman was sent on leave. We are working and we will be submitting an extended report on the reforms, recommendations, the professional problems that institution and the medical profession is facing and what are the possible remedies for that. That is the ambit of our report as far as seconding the view of honourable Minister, I feel that there has been a great degree of belligerence on the part of PMDC Board, Executive Committee and as well as the Secretariat and you honourable Chairman you have yourself presided a few meetings in which their attitude has been very non accomodative rather combative. Unfortunately the issue has gone in different unpleasant tangent and people have made it as a matter of ego even in the PMDC which it should not have been having said that PMDC

is still a body which is under the Ministry of Health in many ways has enormous influance as far as the Ordinance of 1962 and the powers of the Centeral Government , stipulated in that Ordinance . Honourable Minister has all the authority and power in my lay man assessment of the Ordinance that a remedial action should be taken and should have been taken by the Ministry of Health by now, and I feel that this House should look into , why Mr . Hashmi is rubbing the salt on the wound of this professional issue and his belligerent is uncalled for , it should not be the case and the serious issue should be looked in that context leaving aside the egoes.Thank you.

Mr . Chairman: Thank you . . Any other comments . Than , I think you want to say also. Agha Sahib.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں بالکل متفق ہوں جناب عبداللہ ریاڑ صاحب کی اس بات پر کہ یہ اگر آپ اس کی ساری ہئیت کو دیکھیں تو Regulatory Authority جو ہے وہ Ministry ہے آج تک ہم نے جو issue raise کیا تھا اس کے مقاصد صرف Medical Students جو بیچارے aggrieved تھے اس ادارے سے اور سیکرٹری کے رویہ سے وہ ہم نے مسئلہ یہاں پر اٹھایا اور ہماری خواہش تھی کہ یہ بچے جو ہیں ان کا مسئلہ کسی طریقے سے حل ہو جائے لیکن افسوس اس بات کا رہا ہے کہ ایک تو یہ سارا معاملہ جو کمیٹی کے سپرد ہوا آج تک ہماری کمیٹی نے باوجود اس کے ، ٹھیک ہے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کو سنا نہیں گیا PMDC کو بطور ادارہ سنا گیا ۔ سیکرٹری کو سنا گیا اور بے انتہا کوشش کے باوجود آج تک اس کی رپورٹ مکمل نہیں ہوسکی ۔ چلیں یہ ایک طرف ہے ۔ مجھے کمیٹی کی طرف سے یہ بتایا گیا تھا کہ ابھی اگلے ہفتے میں انشاء اللہ وہ رپورٹ مکمل ہو جائے گی ۔ اچھی بات ہے minutely detailed اس کو سنا بھی گیا ہے اور سارے problems کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن میں یہ سمجھتا

ہوں کہ جناب ! آپ کی طرف سے چونکہ ایک resolution pass ہو چکا ہے اس میں کوئی بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔ اب اس کی implementation کون کرے گا یہ تو میرے خیال میں آپ کو وزیر صاحب سے پوچھنا چاہیے اور وزیر صاحب کو اتنی بے بسی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ویسے بھی منسٹری کا بندہ ہے اس کو وہاں سے وزیر صاحب withdraw کریں گے ۔ کوئی تو صورت نکلے گی ناں۔ حکومت اگر اس کو assert نہیں کرے گی اس بات پر اور یہ فیصلے اگر نہیں منوائے جائیں گے تو یہ پھر اس ہاؤس کا تقدس اسی طرح سے پامال ہوگا کہ ایک سیکرٹری جو ہے وہ واپس آ کر ٹیلیفون کر رہا ہے پارلیمنٹ کے ممبر کو کہ میں آ گیا ہوں ۔یہ جو طرز عمل ہے میں سمجھتا ہوں یہ ہماری جو وزارت ہے اس کی اپنی power assert نہ کرنے کی وجہ سے یہ سارا مسئلہ یہاں تک پہنچا ہے ۔ منسٹر صاحب کو آپ ہدایت کریں کہ یہ آپ کو ایک دو دن کے اندر اس کے اوپر عمل در آمد کروا کر ایوان کے اندر رپورٹ پیش کریں ۔

جناب چیئرمین، I think ہدایت بہت واضح ہے House نے unanimously کہا تھا I think the Ministry should pay proper adherence to the resolution passed in the House, with a wish of this House unanimously, I don't think they should be any lapse and I think and I come back آغا صاحب دو دن from both side of the House to have got another endorsement within two days for the implementation of the desire of this House and it should be done and confirmed to the House and there should be no lapse in that.

سینیٹر کامل علی آغا، یہ unanimous resolution ہوا ہے۔ اس کے اوپر تو بحث کی ضرورت ہے ہی نہیں ۔

Mr Chairman: So, I think the message is very clear and unambiguous.

جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین! میں دو لفظوں میں بات

کروں گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو بچے جن کو cheet کیا گیا ہے، جن کے ہاتھوں میں جعلی ڈگریاں تھمائی گئی ہیں ان کو اگر اس ہاؤس نے accommodate کرنا ہے تو سو فیصد ان کو accommodate کیا جائے۔ یہ جو professional colleges ہیں دو نمبر طریقے سے ملک میں کام کر رہے ہیں اگر ان کو بند نہیں کیا جا سکتا تو لوگوں کے پانچ پانچ، سات سات سال ضائع ہو چکے ہیں، ضرور ان کو accommodate کیا جائے، انسانی جانوں سے ان کو کھیلنے نہ دیا جائے۔ جن لوگوں کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں ان کو ہم disturb نہیں کرتے لیکن جس autonomous body پر الزامات لگ رہے ہیں ان کو ضرور سنا جائے پھر on merit جو بھی فیصلہ ہو اس کو مد نظر رکھا جائے۔ ایک دفعہ autonomous bodies کو چھیڑنے کا سلسلہ شروع ہوا تو پھر دخل درمعقولات کا ایسا سلسلہ چل پڑے گا کہ فلاں شخص کی، معذرت کے ساتھ، بیوی اس ہاؤس کو پسند نہیں ہے، طلاق دلائی جائے اور حکومت کی writ کو قائم کیا جائے۔ یہ زیادتی ہے۔ ایک ایماندار شخص کو اس کی سزا نہیں ملنی چاہیے کہ وہ ایماندار ہے۔ اگر وہ involved ہے، corrupt ہے اس کو الٹا لٹکا دیا جائے۔ میری یہی گزارش ہے۔

Mr.Chairman: I think

ایسی کوئی بات نہیں کہ سنا نہیں جائے۔ یہ تو کمیٹی ہاؤس کی ہے، اسی لیے وہ سن رہی ہے۔ یہ ایک فیصلہ تھا کہ جب تک وہ final نہیں کرتی تو جو پہلے فیصلہ ہوا تھا وہ برقرار رہنا چاہیے اور اس میں ڈاکٹر ریاض صاحب بھی autonomous ادارے سے ملے ہیں۔ Autonomy ہے اور rules کے حساب سے ہے۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ I think ضرور سنا ہے اور سننا چاہیے۔بس یہ آخری ہے۔ ڈاکٹر ساجد صاحب کو بولنے دیں۔

Senator Dr. Muhammad Said: Chairman Sahib, I will not go into the details of personalities and I will talk only of the principles.

ایک قانون ساز ادارہ ہے اور اس کا کام جو ہے وہ legislation ہے۔ ملک کے اندر جتنے بھی سرکاری محکمے ہیں اور سرکاری ملازم ہیں ان کی appointment کے بھی rules ہیں، ان کے transfer کے بھی rules and regulations ہیں، ان کے suspension اور dismissals

کے بھی rules and regulations ہیں۔ ان کا اپنا طریقہ کار ہے۔ اگر کسی کو شکایت ہے تو اس کے ازالے کے لیے departments اور اداروں کے اندر اپنا ایک mechanism موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ کو سرکاری ملازمین کی ملازمت میں بالکل مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ If we are doing this, Senate is not an institution to appoint people or to dismiss people or to suspend people. ہمیں بالکل مداخلت نہیں کرنی چاہیے اور اگر ہم نے یہ سلسلہ شروع کیا Sir, then we are going to open a Pandora Box. ہم میں سے جو بھی سرکاری افسر سے ناراض ہے details will be bought to this House. This Senate will be used as a pressure House and we will be resolved to take an action against them. میری جناب درخواست ہے کہ اگر کہیں پر کوئی خرابی ہے تو اس کے لیے اس ایوان میں قانون سازی کی جائے rather than appointment, dismissal, suspension.... Thank you.

جناب چیئرمین، جی ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب سینیٹ کا احترام اور سینیٹ کے فیصلوں کا احترام لازم ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ فیصلے چاہے سینیٹ کے ہوں یا کسی اور ادارے کے ان کی قانون کے تحت ہی تنفیذ ہونی چاہیے۔ یہاں پر محترم وزیر صاحب نے بھی کہا اور میرے فاضل دوست عبداللہ ریاڑ صاحب نے بھی۔ دو باتیں ہیں۔ وزیر صاحب نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ یہ ایک autonomous body ہے اور ڈاکٹر صاجب نے 1962 کے Ordinance کا ذکر کیا۔ Autonomous body ایک قانون کے تحت وجود میں آئی ہے اور اسی قانون کے تحت اس کو regulate ہونا چاہیے۔ سیکرٹری PMDC ملازم ہے۔ PMDC کے اندر medical colleges کے elected representatives موجود ہیں' وہاں کے principles ہیں اور اختیار ان لوگوں کو ہے، فیصلے وہ کرتے ہیں۔ سیکرٹری پی ایم ڈی سی ان فیصلوں کی تنفیذ کرتا ہے۔ سیکرٹری پی ایم ڈی سی کو سنا گیا ہے۔ میرے فاضل دوست کامل علی آغا صاحب نے فرمایا ان کو جس ادارے نے سنا ہے اس ادارے کے اندر ہی اگر اس سے کوئی جرم

ثابت ہوا ہے وہاں اسے سزا بھی دی جائے اور وہ اگر مناسب نہیں سمجھتے تو ہمارا یہ کام نہیں ہے اور وزیر صاحب سے مجھے مکمل اتفاق ہے ان کے روئیے سے بھی' ان کے کام سے بھی autonomus body ہے اور اس کا ایک قانون ہے۔ اس قانون کے تحت Health Committee موجود ہے۔ Health Committee میں اسے بلایا گیا' اسے سنا بھی گیا ہے' اس پر سوالات بھی ہوئے ہیں اس پر formal charge sheet بھی عائد کی گئی ہو گی تو اس لیے سارا معاملہ وہاں کا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر ہم قانون سے بالاتر اور قانون سے ماورا کسی پر ہاتھ ڈالیں گے تو اس سے انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے اور اس کا نقصان ہو گا تو اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ قانون کے مطابق ہی یہ ساری کارروائی چلے۔

جناب چیئرمین، قانون کے تحت ہی ہو گا' باقاعدہ کمیٹی کر رہی ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ ساری چیز قانون کے تحت ہی ہو رہی ہے صرف یہ تھا کہ جو اس کا رویہ تھا' میرے خیال میں یہ ساری بات ------

جناب چیئرمین ، نہیں یہ کمیٹی میں بات چلی گئی ہے let the Committee handle it جو جو بھی چیزیں ہیں آپ کمیٹی کو دیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ذاتیات میں نہ الجھائیں اس بات کو' ابھی معاملہ میں جس طریقے سے فیصلہ ہوا تھا ہاؤس کا اس کے مطابق اس کو چلانا چاہیے اور کمیٹی minutely ساری چیزیں دیکھ رہی ہے۔ ہر کسی کو سن رہی ہے' کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہم کرنے کے لیے نہیں کہہ رہے ہیں۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ان بچوں کا کچھ ہو جائے جن کے متعلق ایک معزز رکن نے ابھی یہ کہا ہے کہ جعلی ڈگریاں ہیں' اگر ان کا بچہ اس course میں سے گزرا ہو تو یہ کبھی اس کو جعلی نہیں کہیں گے۔ وہ باقاعدہ جو regulations کے مطابق ان کے امتحانات ہوئے ہیں' انہوں نے 67% سے above marks حاصل کیے ہوئے ہیں۔ خود سیکرٹری PMDC نے تسلیم کیا ہوا ہے کہ ان بچوں نے سارا پاس کیا ہوا ہے ان کو ہم register کرتے ہیں۔ اس کے باوجود عبداللہ ریاض صاحب جو بتا رہے ہیں' انہوں نے اپنی عزت' بے عزتی کا مسئلہ اس بات پر بنا لیا ہے اور اس ادارے کے ساتھ مقابلہ

شروع کر دیا ہے جو اس ملک کا سب سے بالا ترین ادارہ ہے اس کے ساتھ وہ شخص مقابلہ کر رہا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی ہو اگر صرف یہ لوگ اس کی statements پڑھ لیں جو اخبارات میں اس نے بیانات دئیے ہیں، وہ پڑھ کر تقریریں شروع کریں تو ان کو علم ہو جائے گا کہ ان کا تقدس کتنا پامال ہو رہا ہے جو کچھ اس نے ممبران سینیٹ کے متعلق کہا ہے وہ بیانات بھی پڑھ لیں۔ ہم نے اس کے جواب میں قطعی طور پر کیوں کہ معاملہ کمیٹی کے سپرد ہے اس لیے ہم نے اپنی زبان نہیں کھولی لیکن اس کے باوجود میں یہ کہتا ہوں اپنے معزز دوستوں کو کہ وہ ساری کارروائی اور سارے بیانات پڑھ کر پھر اس ہاؤس میں اور کمیٹی میں جا کر بات کریں کہ کیا اس کے خلاف کارروائی بنتی ہے یا نہیں بنتی۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کو ایسے نہ کریں صرف علم کی کمی کی وجہ سے یہ معاملے کو الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں، ایسا معاملہ نہیں ہے۔ قطعی طور پر یہ وہ بچے ہیں جو اس سڑک پر اس ہاؤس کے سامنے، اس ہاؤس کی طرف، اس پارلیمنٹ کی طرف اس توقع کے ساتھ آ کر بیٹھتے تھے banners لگا کر کہ یہ عوامی نمائندے ہیں، یہ ہماری طرف دیکھیں گے، ہمارے مسئلے کا حل نکالیں گے۔ نوجوان بچیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور بے شمار بچیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور کئی دن بیٹھی رہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لوگ --- یہ بات نہیں ہے، اس بات کو بالکل اس طرح نہ لیا جائے، یہ اس ہاؤس کے اندر بیٹھے ہوئے لوگ پارلیمنٹ کے نمائندگان وہ لوگ ہیں جو عوامی نمائندے ہیں، عوامی مسائل کا حل بھی ان کے ذمے ہے---

جناب چیئرمین: ایسا ہے کہ اس کی زیادہ تفصیل میں بھی نہ جائیں۔ یہ معاملہ کمیٹی کے پاس ہے۔ کمیٹی کو دیکھنے دیں۔ یہ میرے علم میں ہے کہ کمیٹی سب کو سن رہی ہے اور سن کر-----

سینیٹر کامل علی آغا: اس وقت تک جناب! اس چیز کو بحال رکھا جائے، جو فیصلہ اس ہاؤس نے کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جب تک فیصلہ ہوتا ہے اس وقت تک جو فیصلہ ہے وہ رہنا چاہیے۔ کمیٹی اس معاملے کو حل کرے گی۔ اکرم صاحب۔

سینیٹر محمد اکرم ولی، ایک چیز اور میں اس میں add کرنا چاہوں گا۔ جیسا کہ انہوں نے کہا اور ایک بات یہاں سے آئی کہ ہمیں یعنی سینیٹ کو ان اداروں کی workings میں interfere نہیں کرنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سینیٹ قانون سازی کا ادارہ ضرور ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ جو عوامی grievances آتی ہیں' جو public importance کی چیزیں آتی ہیں' اگر وہ یہاں نہیں آئیں گی تو کہاں جائیں گی؟ ملک کا نظام کس طرح چلے گا؟ سینیٹ legislative ادارے کے علاوہ ایک watch dog کا بھی کردار ادا کرتا ہے اور جیسا انہوں نے بتایا کہ بچوں کے ساتھ جو ناانصافی ہوئی تھی اگر اس پر ایک شکایت آئی ہے تو وہ باقاعدہ ایک procedure کے تحت' ایک resolution کے تحت' discussion کے تحت' examine کرنے کے بعد اس پر recommendations دی گئیں۔ Recommendations دینے کے بعد یہاں یہ حالات ہو گئے ہیں کہ محکمہ میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر کہہ دیتا ہے کہ میں نہیں مانتا' جو کرنا ہے کر لو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں وزارت کو ایک سخت قسم کا قدم اٹھانا چاہیے اور سینیٹ کی پوری support اور backing کے ساتھ وہ اس پر اقدامات لیں۔ ہم نے نہیں کہا کہ اس کو dismiss کریں یا suspend کریں۔ ہم نے صرف اپنی رائے دی ہے۔ ہم نے conduct نہیں کیا ان کی وزارت کے behalf پر۔ منسٹری کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں تمام recommendations کو لے کر پورے اقدامات کر کے اس august House کو -------

جناب چیئرمین، وزیر صاحب نے assurance دی ہے۔ Let us think with that now. جی اسفندیار صاحب۔ اس کو مختصر رکھیں۔

Senator Asfandyar Wali: Sir, I will be very short.

پہلے تو بڑے ادب سے اپنے ساتھیوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم یہاں صرف legislation کے لیے آئے ہیں۔ Why do they bring in Call Attention Notices? Why do they bring in Adjournment Motions?

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، بلیدی صاحب ! آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کے ساتھی بول رہے ہیں
ان کو سنیں۔ یہ monitoring کی functioning ہے' یہ بھی اکرم صاحب نے کہا ہے۔

سینیٹر اسفندیار ولی ، دوسری بات جناب ! you are being very gracious.
ایک resolution آیا۔ آج اس پر بات ہوئی ' today also after you had given your
view on it matter should have been closed up there. اس میں تھوڑی سی جناب !
جو آپ کی فراخدلی ہے that is also playing a bad role. Once the ruling from the
Chair comes, once comments, final comments come from the Chair, once
we are told the Minister کہ جا کر action لے کر دو دن میں واپس آجاؤ'
there the matter stands closed but just to put the record straight, I do not consider the Senate just as a legislative body because if I did I would not move any call attention, any adjournment motion, I would not move any privilege motion in this House. We have to discuss public issues here.

Mr. Chairman: Thank you for pointing all what I have said before that we need to follow the rules. If I can't read a member's mind when he raises hand what he is going to say. It is only after one has spoken that one realises. So, I think we should have self-discipline because that way then I will say O.K. first you send to me in writing what are you going to talk about then I let you speak. So, I think that should settle the matter. We should have self-discipline and we should know the rules and procedure. Once the matter is settled, I cannot read a person's mind and please don't raise your hands when you know the rules have been followed. So, I think let us close this chapter and we may start further discussion on the motion that we were discussing on the situation arising

out of the earthquake on 8th October, 2005. Next speaker is Dr. Nighat Agha, she is not here then we will go on to Mouhim Khan Baloch.

FURTHER DISCUSSION ON THE MOTION REGARDING THE SITUATION ARISING OUT OF THE EARTHQUAKE ON 8TH OCT, 2005

سینیٹر مہیم خان بلوچ، مہربانی چیئرمین صاحب! میں آج 8 اکتوبر کے دن سے شروع کرتا ہوں جس دن ہمارے ملک کے حصے صوبہ سرحد، آزاد کشمیر کے ساتھ ساتھ اسلام آباد بھی لرز اٹھا۔ اسی دن ہزاروں ہمارے بزرگ، ہماری مائیں، ہمارے بچے اور بچیاں ہم سے جدا ہوئے۔ میں سب کو کہتا ہوں کہ ہم سے جدا ہوئے اس لئے کہ یہ ضائع ہوئے، کوئی چار دن کے بعد، کوئی آٹھ دن کے بعد لیکن سب کے سب جن کو ہم نہ نکال سکے وہ ضائع ہوئے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ آج تک بہت سی جگہوں پر ملبوں کے نیچے ہمارے بزرگ، مائیں، بہنیں، بوڑھے اور بچے ضائع ہو چکے ہیں اور ہم اس قابل نہیں ہوئے کہ ان کو نکال سکیں۔ آج بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جن کو معلوم ہے کہ میرا بچہ اس کے نیچے ہے، میری ماں جو کہ مر چکی ہے اس کے نیچے ہے، میرا باپ مر چکا ہے لیکن وہ اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ جا کر وہاں پر کھڑا ہو۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ اس کی نفسیاتی وجوہات ہیں، اس کی میڈیکل وجوہات ہیں۔ میں صرف اس پر افسوس کروں گا کہ آج تک بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور ہم انہیں نکال نہیں سکے۔ اسی آٹھ اکتوبر کو بہت سے لوگ زخمی ہوئے ہیں اور آج تک ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ تمام زخمی جن کی ہمیں خدمت کرنی چاہیئے، جن کی جان بچانی چاہئیے، اس کی ہڈی بچانی چاہیئے، اس کی زندگی بچانی چاہیے، وہ بھی ہم نے پورا نہیں کیا۔

اسی دن سے لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ہیں آج تک ہم نے ان کو ٹینٹ بھی نہیں دیا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ جب اس قسم کا قحط آتا ہے، آفت آتی ہے تو اس کے first phase میں بنیادی بات ٹینٹ کی ہوتی ہے، خوراک کی ہوتی ہے، دوائیوں کی ہوتی ہے۔ یہ تینوں چیزیں ہم نے آج تک ان کو مکمل طور پر مہیا نہیں کیں۔ تاریخ میں دنیا میں اس قسم کے قحط،

چاہے قحط سالی کے حوالے سے، دو اقوام کی جنگ کے حوالے سے، دہشت گردی کے حوالے سے، سیلاب کے حوالے سے ہوں یا دنیا میں زلزلے کے حوالے سے واقعات یقینی طور پر ہوئے ہیں لیکن تاریخ گواہ ہے کہ واقعات تو ہوتے ہیں، جانیں ضائع ہوتی ہیں، گھر ضائع ہوتے ہیں، بے بس ہوتے ہیں لیکن سرزمین اپنی جگہ پر باقی رہ جاتی ہے۔ اس سرزمین میں زندہ لوگ بھی بچ جاتے ہیں۔ پھر وہ زندہ لوگ ---- جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ پیچھے ذرا کچھ محسوس ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایوان کے لئے اچھی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : Let us hear honourable Senator please. جی بالکل صحیح بات ہے آپ کی۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ : میرے کہنے کا مطلب ہے کہ زمین اپنی جگہ پر موجود رہتی ہے اور سرزمین میں باقی عوام بھی موجود رہتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے، آپ پچاس سال کو لے لیں، سو سال کو لے لیں، دو سو سال کو لے لیں، اس قسم کے واقعات دنیا میں رونما ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے بعد اس ملک کی عوام نے اپنے مختلف رشتوں کے حوالے سے، جغرافیائی رشتوں کے حوالے سے، مذہبی رشتوں کے حوالے سے، معاشی رشتوں کے حوالے سے، سیاسی رشتوں کے حوالے سے اور بنی نوع انسان کے احترام کے حوالے سے لوگ اٹھتے ہیں۔ آپ جنگ عظیم کو دیکھئے، اگر پینتالیس، پچاس یا ساٹھ سال گزرے ہیں تو آپ محسوس نہیں کرتے کہ دنیا میں جنگ ہوئی ہے اور بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے۔ آپ پرانی باتوں کو چھوڑئیے، میں fresh بات کرتا ہوں ایران کے شہر بام کی۔ ایران ایک ملک ہے، وہاں پر پورا شہر ملبہ بن گیا۔ چالیس پینتالیس ہزار جانیں ضائع ہوئیں، لاکھوں زخمی ہوئے۔ بے گھر ہوئے لیکن اس ملک کے باقی عوام نے اس شہر کو دوبارہ تعمیر کیا۔ جو بے گھر تھے انہیں گھر بنا کر دے دیا، جو بے بس تھے ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ تو میں کہتا ہوں کہ تاریخ میں یہ سب کچھ آتا ہے۔ آج ہمارے اوپر یہ واقع ہوا ہے۔ ہم بھی اپنے اندر ایک چیز پیدا کریں۔ اب بات آتی ہے کہ اس زلزلے سے آج تک جو جانیں ضائع ہوئیں، جو لوگ زخمی ہوئے اور جو بے گھر ہوئے۔ ہم نے ان کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ میں اس سلسلے میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے اندر سب سے پہلے Government آتی ہے۔ میں اس

پر تبصرہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری Government کی طرف سے کیا کیا گیا ہے؟ جو اس کا فرض بنتا ہے حکومت نے اس کے لئے کیا کیا ہے؟ سیاسی پارٹیاں-------، ہم آج یہاں ایوان میں بیٹھے ہیں یقینی طور پر پوری عوام کی ہم نمائندگی بھی کر رہے ہیں۔ ہم پر فرض ہے۔ میں یہ بھی پوچھ رہا ہوں کہ مختلف پارٹیوں نے کس طرح اپنے فرائض کو ادا کیا؟ سماجی تنظیموں نے کتنی مدد کی ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ یہاں مختلف، ایک نہیں، دو نہیں ہر شہر میں جائیں، ہر صوبے میں جائیں ہزاروں NGOs موجود ہیں۔ تقریباً ۲۵ ہزار NOGs پنجاب میں ہیں۔ اسی طرح سندھ میں، اسی طرح صوبہ سرحد میں even بلوچستان جو پسماندہ صوبہ ہے وہاں بھی بے تحاشا NGOs ہیں۔ ہمیں NGOs کے کردار کو بھی دیکھنا چاہیے کہ انہوں نے کیا خدمت کی ہے؟ اس کے ساتھ ہم پھر یہ دیکھیں کہ ہمارے بین الاقوامی رشتوں کے حوالے سے دنیا نے اس چیز کو کتنا محسوس کیا اور انہوں نے کیا کیا ہے؟ سب سے پہلے میں حکومت کو لیتا ہوں۔ کل ہماری یہاں Standing Committee for Establishment کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں موسمیات کے ڈائریکٹر نے ایک بریفنگ دی۔ جس کی چیئر پرسن ہماری محترمہ تنویر خالد صاحبہ ہیں۔ انہوں نے ہماری میٹنگ میں کھل کر کہا کہ ۲۰ منٹ کے اندر اندر میں نے Prime Minister Secretariat، وزارت داخلہ اور متعلقہ اداروں پولیس وغیرہ کے علاوہ GHQ کو بھی اطلاع دے دی ہے۔ ماہرین کی رائے کے مطابق جو اسلام آباد میں محسوس کیا۔ مظفر آباد اور اس کے ارد گرد اور صوبہ سرحد کا جو علاقہ ہے اس کی مرکزیت وہاں رہی ہے۔ یقینی طور پر یہاں جو ہم نے محسوس کیا وہاں تباہی زیادہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے NGOs کو بھی کہا اور کھل کر کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق، ہماری observation کے مطابق مرکزیت وہاں رہی ہے۔ یقینی طور پر وہاں بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس سلسلے میں اپنے فرائض کے مطابق Government کو ۲۰ منٹ کے اندر آگاہ کیا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب Government نے یہ محسوس کیا۔ Government کو جب یہ پتا چلا کہ واقعہ ہوا ہے لیکن یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ہماری Government دو دن کے بعد پوری طور پر حرکت میں آ گئی۔ موسمیات والے کہتے ہیں کہ ہم نے ۲۰ منٹ کے اندر اطلاع دی ہے اور حکومت کو آگاہ کیا ہے کہ مرکزیت یہاں ہے اور یہاں نقصانات ہوئے ہیں۔ لیکن practice میں ہماری پوری Government مختلف حوالوں سے، جس

میں اہم کردار جو ہمارا سب سے بڑا ادارہ ہے' ایسے مواقع پر۔۔۔۔۔ فوج جو کام کر سکتی ہے دوسرے نہیں کر سکتے۔ اسے حرکت میں لایا گیا۔ اس میں یہ نہیں سوچا گیا کہ یہاں لاکھوں جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد اتنے مکانات منہدم ہوں گے۔ اتنے لوگ زخمی ہوں گے۔ اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے کوئی ہنگامی میٹنگ نہیں ہوئی کہ فوراً ہمیں کون کونسے کام کرنے چاہییں جو ہم کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں کہوں گا کہ food کا مسئلہ تھا۔ Government کو خود سب سے پہلے یہ notice لینا چاہیے تھا کہ میں بروقت کیا پہنچا سکتا ہوں۔ Government کو سب سے پہلے یہ notice لینا چاہیے تھا کہ یقینی طور پر جو لاکھوں انسان بے گھر ہوں گے ان کے مستقبل کے لئے موسمی حوالے سے۔۔۔۔' یہ وہ علاقہ ہے جہاں ایک مہینے کے بعد موسم اتنا سرد ہوگا کہ وہاں مسائل پیدا ہوں گے۔ اس چیز کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے تھا۔ اگر وہ یہ بات مدنظر رکھتے تو وہ اپنی مشینری کو حرکت میں لاکر کم از کم اپنے ملک کے اندر' جتنے بھی چاروں صوبوں کے اندر جہاں جہاں ٹینٹ کی production ہو رہی ہے یا marketing ہو رہی ہے' حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ تمام کے تمام ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر خریدتی۔ Government نے نہیں خریدا۔ یہاں سے رپورٹ گئی۔ لوکل اور انٹرنیشنل میڈیا نے اطلاع دے دی ظاہر بات ہے ہمارے جو ذخیرہ اندوزی اور کساد بازاری کے ماہر ہیں انہوں نے مارکیٹ کے ٹینٹ جو ہیں وہ اپنے ہاتھ میں کر لیے اور کچھ دن پہلے اور آج ٹینٹ جو سو روپے میں تھا وہ پانچ سو روپے میں ہوگیا ہے اگر ہزار میں تھا تو پانچ ہزار اس کی قیمت ہوگئی اگر گورنمنٹ اس طرح خریدتی تو ہماری یہ پریشانی نہ ہوتی بلکہ آج تک ہم جو اس قابل نہیں ہوئے ہیں کہ تمام عوام کو ٹینٹ نہیں دے چکے ' میں سمجھتا ہوں اگر حکومت والے بر وقت اس پر بیٹھتے اور پلاننگ کرتے کہ کیا کیا بنیادی ضرورت ہے۔ میں اپنے وسائل سے کیا کیا بروقت دے سکتا ہوں وہ کرتے تو آج یہ جو مصیبت ہے یہ نہ ہوتی۔ اس کے بعد پارٹیوں کی بات آتی ہے کہ پارٹیوں نے کیا کیا ہم سب جو ہیں پارٹی کے حوالے سے فخریہ طور پر کہہ سکتے ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے اختلاف رائے اپنی جگہ پر ہے۔ سیاسی اختلاف اپنی جگہ پر ہے۔ ایوان میں دوسرے مکتب کے مسائل پر اختلاف رائے اپنی جگہ پر ہے لیکن زلزلے کے حوالے سے ہم سب ایک ہیں لیکن افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ ایک جگہ پر ہم جڑ کر کیوں نہیں بیٹھے ہم تمام پارلیمنٹ میں ہیں لیکن ہم مشترکہ نہیں بیٹھے

ہوئے اور پارلیمنٹ میں جو ان کی جو political قیادت ہے وہ مشترکہ نہیں بیٹھی اور آج ظاہر بات ہے کہ ہماری حزب اختلاف کی دو پارٹیاں اختلاف رائے کے حوالے سے گورنمنٹ پر تنقید کرتی ہیں۔ ان کا حق ہے لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس وقت جو ہماری حزب اختلاف کے بنچ پر میں politically کہتا ہوں وہاں بہترین political قیادت بھی موجود ہے ۔ پارلیمنٹ میں قیادت بھی موجود ہے اور اچھے ٹیکنوکریٹ بھی موجود ہیں ۔ اچھے بندے موجود ہیں اور وہاں ظاہر بات ہے کہ وہاں سیاست کی وجہ سے دو پلیٹ فارم بھی موجود ہیں۔ARD بھی موجود ہے ' مجلس عمل بھی موجود ہے لیکن زلزلہ کے متعلق جو ہے نہ ARD کے حوالے سے کوئی مشترکہ meeting ہوئی نہ مجلس عمل کے حوالے سے کوئی ہوئی ہے ۔جب کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جب قومی یکجہتی کی بات کرتے ہیں اس مسئلے پر ہمارا کوئی اختلاف رائے نہیں ہے ۔تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ARD نے مشترکہ کوئی لائحہ عمل کیوں نہیں کیا اگر وہ مشترکہ لائحہ عمل لاتی تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت سارے کام ہو جاتے ۔اگر مجلس عمل مشترکہ کوئی لائحہ عمل کرتی تو بہت سارے کام ہوتے لیکن نہیں ' اس کا مطلب ہے کہ ظاہر بات ہے ہم بات تو کرتے ہیں لیکن عمل کرنے میں ہم دور ہیں۔میں یہ کہتا ہوں کہ بات اس کو کرنی چاہیے جو واقعی عمل کرتے ہیں ۔میں حزب اختلاف کے دوستوں سے اس معاملے میں اختلاف رائے رکھتا ہوں کیونکہ سارے کہتے ہیں لیکن اس زلزلے کے سلسلے میں بحیثیت ARD ' اور بحیثیت مجلس عمل مشترکہ طور وہ کردار جو ان کو ادا کرنا چاہیے تھا وہاں پر جہاں مدد کے لیے خوارک کی شکل میں medicines کی شکل میں یا کسی اور شکل میں بحیثیت ARD اور مجلس عمل نے نہیں کیا۔تو وہ جو نہیں کیا۔ جو

production دینی چاہیے تھی وہ نہ دے سکی جو یقینی طور پر انفرادی طور پر سب کچھ کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بس تقریر ختم ہو جائے ۔ speech ختم ہو جانے دیں ۔ پھر آپ کر لیجئے۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ ہمارے دوست نے اپنی پارٹی کے حوالے سے کچھ نہیں کیا ہے ۔میں نے بات نہیں کی ہے ۔میں نے کہا ہے کہ ظاہری بات ہے کہ ARD کے اندر بہت اچھے پولیٹکل ادارے میں ہیں ۔ ان کی بہت اچھی Alliance for Democracy ہے ۔ مجلس عمل ہے ۔ مذہبی کے حوالے سے ان کا اتحاد بہت اچھا ہے ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے متعلق جب ہم میں اختلاف رائے نہیں ہے ۔ ہم سب کو مشترکہ طور پر پارلیمنٹ میں ایک کاروان کے حوالے سے اس میں کام کرنا چاہیے ۔میں نے یہ بات کی ہے ۔ ان پر تنقید نہیں کی ہے ۔ ہر پارٹی نے یقینی طور پر اپنے حوالے سے ضرور کیا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر ہم مشترکہ طور پر سب پارٹیاں کرتیں ۔ ہم مشترکہ طور پر اعلان کرتے ، ہم مشترکہ طور پر اپوزیشن کے دوستوں کو کہتے ۔اپوزیشن میں دو بڑی جو پارٹیاں ہیں وہ اپنے طور پر کرتے ہیں ۔ ورنہ یقینی طور پر ہم اس سے بہت اچھے کام کر سکتے تھے جو ہمیں کرنا چاہیے تھا ۔ جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں یہ کہوں کہ آفات تو آتی ہی ہیں ۔ ایک ملک اپنے حوالے سے جو اپنے وسائل کے حوالے سے اس کو پورا نہیں کر سکتا۔ اس میں دو اہم ادارے ہوتے ہیں ' ایک NGOs کی شکل میں ہوتے ہیں' ان کا اپنا ایک کردار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی امداد ہوتی ہے۔ ہم جو NGOs کی تعداد سنتے ہیں تو وہ بہت زیادہ ہے لیکن اس کے مطابق انہیں جو کرنا چاہیئے تھا' انہوں نے وہ نہیں کیا۔ ہم ان کی تعداد ہزاروں کے حساب سے سنتے ہیں لیکن کام کے حساب سے ہمیں وہ چیز نظر نہیں آئی۔ میں متاثرہ علاقوں میں گیا ہوں اور میں یہ بھی بیان کروں گا کہ میں کہاں گیا ہوں اور میں نے وہاں کیا دیکھا' کیا سنا اور کیا محسوس کیا۔ آپ ہر گلی میں جائیں تو وہاں boards لگے ہوئے ہیں لیکن ہم نے practically زلزلے کے متاثرین کی امداد کرتے انہیں نہ تو وہاں دیکھا ہے ' نہ سنا ہے اور نہ ان کی رپورٹ اخبارات میں دیکھی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بین الاقوامی حوالے سے جو امداد ہونی چاہیئے تھی ' وہ بھی اب تک نظر نہیں آئی ہے۔ مجموعی طور پر آج تک جو امداد ملی ہے ' اس کی تعداد اور مقدار معلوم نہیں ہے لیکن کم از کم یہ کہا جاتا ہے اور unofficially سننے میں یہ آیا ہے کہ مجموعی طور پر جو امداد

باہر سے آئی ہے، اس میں 70% یا 75% مسلم ممالک نے دی ہے اور باقی 20% دوسرے ممالک نے دی ہے جس میں یورپ بھی شامل ہے اور امریکہ بھی شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ جو امداد باہر سے اس واقعے کے حوالے سے آنا چاہئیے تھی، وہ بہت ہی کم آئی ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے بہت سارے ملکوں کا دورہ کیا ہے اور یہاں کا بھی کیا ہے ۔ انہوں نے کھل کر کہا ہے کہ بحالی کے کاموں کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہے، وہ کم از کم ساڑھے پانچ ارب ڈالر ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے کچھ دوستوں نے بھی کھل کر کہا ہے کہ جو cash اس وقت آیا ہے، وہ تو بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ملک نے اپنی خارجہ پالیسی اور انسانیت کے حوالے سے دوسرے ممالک سے اتنے گہرے تعلقات قائم نہیں کئے ہیں کہ جس کی بنیاد پر ہمارے ہاں جتنے ناخوشگوار واقعات ہوتے ہیں ، زلزلے آتے ہیں، سیلاب آتے ہیں، ایسے مواقع پر جتنی امداد کی ان سے توقع کرتے ہیں، وہ اس پر پورا اتریں۔ ان توقعات کے حوالے سے میں کھل کر کہتا ہوں کہ اگر ہماری گورنمنٹ کی خارجہ پالیسی اچھی ہوتی ، اچھے دوست پیدا کئے ہوئے ہوتے ، رشتے مضبوط ہوتے تو یقینی طور پر وہ ہمارے درد کو محسوس کرتے اور ہمارے درد کے مطابق ہماری امداد کرتے لیکن ہم جو کہتے ہیں ، وہ اور ہے ---اور جو وہاں پر امداد دینے والی بات ہے جو ہماری حکومت کے حوالے سے کہی جاتی ہے، اس کے مطابق ہمیں امداد نہیں ملی ہے۔ اس لئے اقوام متحدہ کھل کر کہہ رہا ہے کہ یہ جو قلیل رقم ہمیں ملی ہے، اس سے ہم بمشکل ایک مہینے تک خدمت کر سکیں گے اور ایک مہینے سے زیادہ عرصہ تک وہاں نہیں بیٹھ سکتے ہیں اور مزید خدمت نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! کچھ باتیں ہیں جو سوالیہ ہیں۔ میں ان کی طرف آتا ہوں۔ واقعہ تو رونما ہو ہی گیا ہے لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو میں آپ کو ایوان کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں اور یہ سوالیہ ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ 22 اکتوبر کو دس افراد پر مشتمل کشمیر کمیٹی نے اپنے چیئرمین جناب حامد ناصر چٹھہ صاحب کی سربراہی میں، جس میں میرے علاوہ سینیٹ سے مشاہد حسین بھی تھے، مظفر آباد ، گڑھی دوپٹہ اور باغ کا دورہ کیا۔ ہم سب سے پہلے مظفر آباد گئے۔ Helipad پر اترے تو وہاں ایک چھوٹی سی بس کھڑی تھی جس میں بیس بائیس اشخاص کے بیٹھنے کی گنجائش تھی، اس میں بیٹھ گئے اور ایک شخص guide کے طور پر

ہمارے ساتھ بیٹھ گیا ۔ ہم نے ڈیڑھ گھنٹے تک مظفر آباد شہر کی دونوں sides دیکھیں۔ میں کہتا ہوں کہ میری آنکھوں نے جو وہاں دیکھا اور محسوس کیا' اس کے مطابق آدھے سے زیادہ مظفر آباد شہر منہدم ہو چکا تھا۔ اس ڈیڑھ گھنٹے کے دوران صرف ایک جگہ پر دو camp پورے شہر میں نظر آئے۔ وہاں بے تحاشا ملبہ تھا۔ وہاں کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا' صرف ایک جگہ پر دو camp نظر آئے تو میں نے محسوس کیا کہ اتنے دن گزرنے کے باوجود ' مظفر آباد میں جہاں سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے' وہاں ہمیں صرف دو camp نظر آئے تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو ہمیں کرنا چاہیئے تھا ' وہ وہاں نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کے بعد ہم Prime Minister House گئے۔وہاں کے Prime Minister نے سب کے سامنے یہ کہا کہ آج میں بحیثیت Prime Minister یہاں بیٹھا ہوں' جتنے دن گزرے ہیں اور کام ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں' آج تک مجھ سے کسی نے رابطہ نہیں کیا' نہ مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی رابطہ ہوا ہے' نہ کسی NGO's کی طرف سے رابطہ ہوا ہے' نہ کسی اور کی طرف سے رابطہ ہوا ہے' جو ہو رہا ہے وہ مجھے by pass کر کے ہو رہا ہے۔ بلکہ میں یہ یہاں تک کہوں کہ ہمیں نہیں چھپانا چاہیے' میں کہتا ہوں کہ اگر آپ سیاست میں بات چھپاتے ہیں تو آپ سیاست نہیں کرتے' یہ بہت بڑا المیہ ہے' ہمارا مستقبل ہے اور مستقبل میں بھی خدانخواستہ جو واقعات ہوں گے تو ہم میں جو کمزوریاں ہیں' جو کمی بیشی ہے اس کے متعلق کھل کر بات کرنی چاہیے تاکہ آنے والوں دنوں میں حکومت میں' پارٹیوں میں ' سماجی تنظیموں میں' NGOs میں یا بین الاقوامی حوالے سے ہمارے جو رشتے کمزور ہیں یا دنیا میں کوئی واقعہ ہوتا ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کو tackle کرنے کے لئے جو ضرورت ہے وہ سامنے آئے۔ اگر آج ہم نے اس چیز کو محسوس نہیں کیا تو آنے والے دنوں میں اس کو محسوس کریں اور اس کے لئے تیاری کی جائے۔ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ وہاں کے وزیر اعظم نے کہا کہ آج میں محسوس کر رہا ہوں کہ میں آزاد کشمیر کا نہیں قبرستان کا وزیر اعظم ہوں' میں جس دھرتی کا وزیر اعظم ہوں وہ تو ایک قبرستان بن چکا ہے۔

مظفر آباد کشمیر کا دارالحکومت ہے اور کشمیر کے متعلق ہماری 56 سالوں سے جو خارجہ پالیسی رہی ہے اور اس خارجہ پالیسی کے حوالے سے ہم نے تین جنگیں لڑی ہیں اور اس مقصد کے لئے ہم نے بہت بڑی دفاعی position بنائی ہے اور دفاعی position بنانے کے لئے ہم

نے اپنے بچوں کے منہ سے نوالہ چھینا ہے' اس سلسلے میں آج تک ہم بے تحاشا بجٹ دے رہے ہیں۔ کشمیر کا مظفرآباد اس ملک کی خارجہ پالیسی میں ایک اہم issue ہے۔ یہ نہیں کہ ایک عام شہر ہے' ہمیں اس کو اور حوالے سے بھی محسوس کرنا چاہیے۔ یہ سب کچھ ہم نے مظفرآباد میں محسوس کیا ہے۔

اس کے بعد ہم گڑھی دوپٹہ گئے' وہاں تقریباً 30 ' 40 کے قریب زخمی open پڑے ہوئے تھے' سٹریچر تھا' کمبل تھے لیکن وہ open تھے۔ پھر ہمارے کمیٹی کے دوستوں نے انفرادی طور پر ہر ایک سے حال احوال پوچھا' انہوں نے بتایا کہ چار دن کا سفر کر کے وہ اپنے مریضوں کو لے کر چکوٹھی پہنچے۔ جب ہم 22 تاریخ کو گئے تو انہوں نے کہا کہ ہم 21 تاریخ کی شام 4 بجے یہاں آئے اور آج تک ہم ادھر پڑے ہیں' اب تک کسی قسم کا کوئی ہیلی کاپٹر یہاں نہیں آیا ہے کہ ہمیں اٹھا کر لے جائیں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ کھل کر کہا کہ اتنے دن گزرنے کے باوجود ہمارے علاقے میں ایک کلو آٹا یا چینی نہیں ملی اور نہ کوئی بندہ ہمارے پاس آیا۔ مشاہد حسین صاحب آ رہے ہیں اور جو میں بیان کر رہا ہوں وہ بالکل کھل کر سنیں۔ انہوں نے کہا کہ 8 تاریخ سے لے کر 22 تاریخ تک ایک کلو آٹا اور ایک کلو چینی تک ہمیں نہیں ملی' جب شام ہوئی تو وہاں گڑھی دوپٹہ کے دوستوں نے جس میں آرمی پیش پیش تھی انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس آپ کے لئے رات گزارنے کی کوئی جگہ نہیں ہے اگر چاہیں تو آس پاس جو آبادی ہے ان سے رات گزارنے کے لئے کہیں۔ ہم اپنے بیماروں کو لے کر آس پاس کی آبادی میں گئے اور ان کے گھروں کو کھٹکھٹایا تو انہوں نے انسانیت کے حوالے سے رات ہماری خدمت کی اور صبح دوبارہ ہم واپس آئے اور قدرتی طور پر ہیلی کاپٹر آیا اور دس منٹ میں وہ ان کو وہاں سے لے گئے۔

اس کے بعد ہم باغ گئے' وہاں بھی بہت سے مریض تھے اور انہوں نے بتایا کہ ہم پانچ دن کا سفر کر کے خود ہی یہاں اپنے مریضوں کو لائے ہیں اور منتظر ہیں کہ یہاں سے آگے جائیں۔ انہوں نے کھل کر کہا کہ ابھی تک ہمارے گاؤں میں نہ حکومت کی طرف سے اور نہ ہی نجی اداروں کی طرف سے کوئی آیا ہے اور ہمیں ایک کلو آٹا تک نہیں ملا ہے۔ گڑھی دوپٹہ میں بھی اور باغ میں جن لوگوں کی تھوڑی بہت صحت اچھی تھی انہوں نے بتایا کہ ہمیں یہاں ہیلی پیڈ پر بسکٹ

ملا ہے اور ہمیں کچھ نہیں ملا۔ پھر وہاں پر ہمیں بریفنگ دی گئی، میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جب ایک team work نہیں ہوتا تو مسئلے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں باغ میں ایک کرنل نے بریفنگ دی اور کھل کر کہا کہ جس طرح ہمیں organised طور پر کام کرنا چاہیئے اس طرح ہمارا team work نہیں ہے۔ Political Parties, کے جو نمائندے ہیں اب تک ان سے ہمارا رابطہ نہیں ہو رہا، وہاں کی انتظامیہ سے ہمارا رابطہ نہیں ہو رہا۔ ہم اپنے طور اس پورے علاقے میں کام نہیں کر سکتے اسی لیے انہوں نے کہا کہ ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ راستے میں بھری ہوئی گاڑیوں کو اغواء کر کے لے جایا جا رہا ہے۔ یہ بات سن لیں، یہ باغ میں ایک کرنل کی بریفنگ ہے۔ انہوں نے کہا اس علاقے کے یا باہر کے لوگ راستے سے بھری ہوئی گاڑیوں کو اغواء کر کے لے جا رہے ہیں۔ پھر اس نے بتایا کہ ہمارے قریب ہی ایک گھر سے پولیس کی مدد سے ہم نے دو گاڑیوں کا سامان نکالا۔ اس کے بعد شام کو روانگی سے قبل جنرل قاسم صاحب جو اس علاقے کے سربراہ ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم نے آج تک اپنے ہاتھوں سے کوئی چیز تقسیم نہیں کی ہے، اس لیے کہ ہم نہیں جانتے کہ اصل بندے کون سے ہیں۔ اگر جانتے ہیں تو یہاں مقامی اور سیاسی لوگ جانتے ہیں جو رہبری کر سکتے ہیں۔ یہاں کی انتظامیہ کے ساتھ اب تک ہماری نشست نہیں ہوئی جس کی وجہ سے ہم اس position میں نہیں ہیں کہ جو تھوڑا بہت سامان آیا ہے اسے ہم تقسیم کر سکیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنی ٹیم کے ساتھ تین جگہوں پر یہ دیکھا، محسوس کیا اور سنا کہ جب تک ہمارے آرمی کے نوجوان----- یقینی طور پر ان کے پاس انجینئر، ڈاکٹر اور دوسرے تیسرے ہیں اس rescue mission میں انہوں نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور اپنی بساط کے مطابق کر رہے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے وہاں محسوس کیا جب تک وہاں کی انتظامیہ ساتھ نہیں ہو گی اور ہر چیز مشترکہ نہیں ہو گی، صرف آرمی کے نوجوان اس کام کو آگے نہیں لے جاسکتے، یہ بات انہوں نے کھل کر کہی۔ آخر میں انہوں نے یہ کہا کہ باغ کے آس پاس کا چالیس فیصد جو علاقہ ہے ہم اب تک وہاں نہیں گئے، نہیں پہنچ سکے۔ کیوں اب تک ہمارا آرمی کے ساتھ political relation نہیں ہے؛ اب تک ہماری Army rescue mission team کے ساتھ انتظامیہ نہیں ہے یہ ایک سوال ہے۔ ہونا چاہیئے، نہیں ہے یہ ایک سوال ہے۔

نمبر دو۔ میں کہتا ہوں کہ جب ہم برملا اور فخریہ طور پر کہتے ہیں rescue mission میں

آرمی کا ایک بہت بڑا اور اہم کردار رہا ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نیٹو کی فوج کو کس خوشی میں بلایا گیا ہے؟ وہ بھی فوجی ہیں، جو کام نیٹو والے کر رہے ہیں ان سے بڑھ کر ہمارے اپنے فوجی کر رہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر نیٹو والوں کو کیوں بلایا گیا؟ نیٹو کو بلانا ایک سوال ہے اس کی ضرورت نہیں تھی، ہمارے پاس اپنی فورس ہے اس لیے نیٹو کو بلانا ایک سوال ہے۔ ایک خبر جو نوائے وقت میں وہاں کے نمائندے عبدالناصر نے دی ہے کہ امدادی کارروائیوں کے دوران مجاہدین اور نیٹو دستوں کی قیادت کے درمیان براہ راست رابطے قائم، یہ تین کالم کی خبر ہے۔ میں نیٹو کے آنے، مجاہدین کے ساتھ براہ راست رابطے کو ایک سوال سمجھتا ہوں اور اپنی سیاسی بساط کے مطابق کہتا ہوں کہ مستقبل کے لحاظ سے یہ ہمارے حق میں نہیں ہے۔ اس کا result ایک سال بعد، پانچ سال بعد، دس سال یا بیس سال بعد نکلے، میں اس کو سوال بنا کر اس ایوان کے سامنے رکھتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمارے حق میں نہیں ہے ۔ ایک اور سوال ہے اور اس پر ہم سب کو اتفاق ہے ۔ زلزلے کے سلسلے میں ہم جتنی بھی خدمت کریں ۔ حکومت نے پوری مشینری کو لگایا ہوا ہے۔ لوگ بھی لگے ہوئے ہیں لیکن دوسری جانب ایک سوالیہ بات آتی ہے ۔ اسی نوائے وقت میں جو ۱۲ نومبر کو چھپا ہے ۔ فرنٹ پر چار کالمی سرخی ہے ۔ مظفرآباد میں جلال آباد کے مقام پر تھوڑی سی بارش ہونے سے ان کے خیموں میں پانی ٹپکا ۔ لوگ باہر نکلے ، احتجاج کیا کہ آپ نے ہمیں کیا خیمے دیئے ہیں۔ اس پر بحث ہوئی جس کے بعد لاٹھی چارج کیا گیا ۔ ایک طرف ہم سب کہتے ہیں کہ ہم تمام ان بھائیوں کی خدمت کریں اور کرنی چاہیے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان پر لاٹھی چارج کیوں کیا گیا ؟ لاٹھی چارج کیوں کیا گیا ؟ نوائے وقت کے نمائندہ نے رپورٹ کیا اور BBC.Com میں بھی یہ چھپا ہے ۔دونوں کا حوالہ دیا گیا ہے ۔

اس کو بھی میں سوالیہ سمجھتا ہوں ۔ ہم تو برملا کہتے ہیں کہ ہم تو خدمتگار ہیں لیکن ساتھ ساتھ ان کو مارپیٹ بھی رہے ہیں۔ ایک سوال یہ ہے کہ آج تک ہماری حکومت کی جانب سے ملکی سطح پر اور بیرون ملک سے جو ہمارے بنکوں میں جمع ہو چکا ہے اس کی کوئی رپورٹ نہیں ہے۔ جن جن ملکوں نے مدد کی ہے اس کی بھی کوئی رپورٹ نہیں ہے ۔ حکومت کی جانب سے ہمیں بریفنگ کی صورت میں آج تک کوئی موقع نہیں دیا گیا ہے کہ آج تک ہمیں کتنے فنڈز ملے ہیں ؟

حکومت کی اپنی contribution کتنی ہے اس کا بھی کوئی علم نہیں ہے - یہ بھی ایک سوال ہے کہ کیوں نہیں ہے ؟ یہ ایوان عوام کا بہت بڑا نمائندہ ہے - ہمیں معلوم ہونا چاہیے تاکہ ہم باہر عوام کو بتا سکیں اور ان کی پریشانیاں ختم کرسکیں - جب مجھے معلوم ہی نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اعتماد میں لیا گیا ہے تو میں عوام کو کیا بتاؤں ؟ میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اب ایک اور بات میں آپ کو بتاتا ہوں جو سوالیہ ہے۔ LOC پر جو پوائنٹ کھولنے تھے ۔ پہلے پوائنٹ پر ہمارا اور انڈیا کا جو رشتہ ہوا - وہاں دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے مصافحہ کیا۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری طرف سے تین بندے وردی میں مصافحہ کر رہے ہیں اور انڈیا کی طرف سے سول ڈریس میں مصافحہ ہو رہا ہے - بڑے افسوس کی بات ہے - یہ عوام کی سبکی ہے - یہ منسٹر کس درد کی دوا ہیں ؟ وزیر اعظم کس مرض کی دوا ہے ؟ حکومت کی مشینری اور انتظامیہ کہاں ہے ؟ یا پھر ہم سب کو وردی پہنا دو - جب ہم سب وردی نہیں پہنتے ہیں تو پھر حق نمائندگی اس عوام کو ہے - اس ایوان اور قومی اسمبلی کی وساطت سے جو حکومت بنی ہے - وردی والے ہمارے معزز اور بھائی ہیں ان کا حق یہ نہیں بنتا ہے - لہذا وہ ملکی دفاع کے لیے ہیں - وہ یقینی طور پر rescue mission میں جو اہم کردار ادا کر رہے ہیں اس کا مقصد صرف یہی ہے - بارڈر پر state to state رابطہ اس کا حق نہیں ہے اور اس کی نمائندگی کا حق نہیں ہے۔

میرے دوستو! باتیں تو میں نے کیں اب آخر میں، میں کچھ تجاویز بھی دوں گا۔ سب سے پہلے اس ایوان کے through میں اپنی حکومت سے کہوں گا کہ خدا را! یہ زلزلہ یقینی طور پر بہت بڑا ہے۔ اس سے پہلے سیلاب کی شکل میں مشترکہ پاکستان کے زمانے سے لے کر اب تک بے تحاشا زلزلے آئے ہیں اور ہر زلزلے کے دوران ہم مسائل کا شکار رہے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ سیلاب کے حوالے سے آنے والے وقت کے لیے بندوبست کرے تاکہ اگر سیلاب آتا ہے تو ہمیں پریشانی نہ ہو۔ نمبر ۲، یہ زلزلہ بہت بڑا زلزلہ ہے۔ کل کی meeting میں محکمہ موسمیات اور Geological Survey والوں نے ہمیں brief کیا کہ کون کونسے پاکستان کے علاقے اس میں آتے ہیں۔ وہ پلیٹ کا جو مسئلہ ہے، میں technical آدمی نہیں ہوں۔ انہوں نے سوائے نشیبی علاقے رحیم یار خان، سکھر کو کہا کہ یہاں خطرات نہیں ہیں جبکہ باقی پورے ملک میں آنے والے

وقت میں زلزلے کے خطرات ہیں۔ جس طرح 1905ء میں انڈیا کے علاقے میں زلزلہ آیا۔ سو سال کے بعد یہاں آیا اور کسی وقت بھی آ سکتا ہے۔ میں آج یہ کہوں گا کہ مستقبل کے لیے باقاعدہ ایک ادارہ بننا چاہیے' force بننی چاہیے تاکہ ملک کے جس کونے میں اس قسم کا واقعہ ہو فوراً وہاں جا کے کارروائی کی جا سکے۔ ایک بلاک جو ٹاور میں سے گرتا ہے تو اس میں آخری لاش ہم چودہ دن کے بعد نکالتے ہیں وہ بھی UK کی مہربانی سے۔ اگر UK مدد کو نہ آتا تو وہ بھی ہم نہ نکال سکتے چودہ دن کے بعد بھی۔ یہ دارالحکومت ہے' یہاں پوری حکومت ہے' مشینری ہے۔ ایک بلاک گرا ہے اور اس میں سے بھی چودہ دن کے بعد لاش نکال سکے۔ وہاں سے چوتھے پانچویں دن تک آوازیں آتی رہیں کہ ہم زندہ ہیں لیکن نکالنے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ حقائق ہیں۔ ٹیلی فون پر بات ہوئی ہے کہ ہم زندہ ہیں' پھر وہی ٹیلی فون کرنے والے مردہ شکل میں ملے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ آنے والے وقت کے لیے یہ ادارہ قائم ہونا چاہیے۔ نمبر۲ سب سے بڑی چیز جو ہوتی ہے کہ حکومت جب سمجھتی ہے کہ یہ زلزلے والا بہت بڑا واقعہ ہے تو حکومت کی چاہیے کہ وہ پارلیمنٹ کو اعتماد میں لے۔ لہٰذا جو آٹھ اکتوبر سے آج تک ہوا ہے' میں سمجھتا ہوں جس کو جس شکل میں بنیادی طور پر ہونا چاہیے وہ نہیں ہوا ہے۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ حکومت کو طرف سے پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا لہٰذا میرا مشترکہ موقف ہے' میرا مشورہ ہے' ایک تجویز ہے کہ ابھی کام کو آگے چلانے کے لیے خدا جانے سال لگتا ہے' تین سال لگتے ہیں' چار سال لگتے ہیں' اس ایوان کو' جب تک یہ ایوان موجود ہے' زندہ ہے اسے اور قومی اسمبلی کو مشترکہ طور پر اعتماد میں لینا چاہیے۔

تیسری بات' پارٹیوں کو میری التماس ہے دونوں طرف کہ خدارا ! جب ہم مشترکہ قومی مسائل کو سمجھتے ہیں۔ زلزلے سے متعلق کسی نے کہا کہ قومی سانحہ ہے' قومی سانحہ ہے تو پھر ہم کیوں اکٹھے نہیں بیٹھتے۔ لہٰذا سب پارٹیوں کو مشترکہ طور پر بیٹھنا چاہیے۔ اپنے حوالے سے ہمیں منصوبہ بندی کرنی چاہیے' اپنے حوالے سے ہمیں پالیسی بنانی چاہیے ' اپنے حوالے سے ہمیں team work کرنا چاہیے تاکہ ہم دنیا کو دکھائیں' تاکہ جیسے ہم الفاظ سے کہتے ہیں تو practically بھی ہم یہ ثابت کر سکیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ جہاں پیسہ خرچ ہو اس پر کنٹرول ہونا چاہیے۔ میں مکران کے

ضلع کی بات سناتا ہوں، ریکارڈ میں موجود ہے۔ Cabinet کی Establishment میں starting میں وزیر اعظم نے چھ کروڑ روپے مکران میں شادی کھوڑ کے حوالے سے جو تباہی ہوئی، اس کے لیے دیئے۔ ریکارڈ میں موجود ہے دوستو! سن لو، ریکارڈ میں موجود ہے کہ چودہ کروڑ سے ساڑھے چار کروڑ روپے کرایوں میں چلا گیا ہے۔ یہ ریکارڈ میں موجود ہے۔ میں بذات خود بھی گیا، میں شادی کھوڑ گیا۔ شادی کھوڑ کے نیچے جو پانچ گاؤں تھے وہاں بھی گیا لیکن وہاں بھی میں نے اس سلسلے میں کچھ بھی محسوس نہیں کیا، اسی لیے میں کہتا ہوں کہ یہ بہت بڑا المیہ ہے۔

اس ملک کے عوام جس خلوص کے ساتھ، جذبے کے ساتھ اپنی خدمات دے رہے ہیں تو ہم political لوگوں اور حکومت کو چاہیے کہ زلزلہ زدگان تک بہتر اور مثبت انداز میں اشیاء کی شکل میں، خوراک کی شکل میں، medicines کی شکل میں اور fund کی شکل میں امداد پہنچائیں۔

سابقہ record جو political لوگوں کا یا bureaucrats کا ہے اس کے مطابق ہمیں check and balance کرنا چاہیے۔ جب کوئی اس قومی مسئلے پر نعرہ لگائے تو ہم قومی اقدام کریں اور ہم یہاں دیانتداری سے کام کریں اور ہڑپ نہ کریں۔

آخر میں، میں چیئرمین صاحب! آپ کا اور ایوان کا شکر گزار ہوں کہ میں نے جو چند الفاظ کہے آپ دوستوں نے سنے۔ Thanks a lot.

جناب چیئرمین: یہ کہہ رہے ہیں چند نہیں تھے، کافی تھے۔ جی اسفند یار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی: شکریہ جناب چیئرمین! مجھ میں اتنی سکت اور اتنی ہمت نہیں کہ اتنا لمبا بول سکوں جتنا میرے دوست مہیم خان بولے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جو باتیں ہمیں کرنی چاہیے تھیں وہ وہاں بیٹھ کر وہی باتیں کر رہے ہیں۔ جناب! یا تو باتیں وہاں والی کریں یا یہاں آ کر وہ بات کریں Joking aside seriously and I would want the attention of the Leader of the House, I am grateful Sir, کہ کم از کم ایس ایم ظفر صاحب اور وسیم سجاد صاحب اور آغا جی and I am grateful کہ وزیر صاحب آخر کارپیش ہوئے۔ Front rows کو آپ دیکھیں جناب! official galleries کو آپ دیکھیں now we are here. ہر ایک اٹھ کر یہ کہتا ہے کہ قومی المیہ ہے۔ ہر ایک بندے نے اٹھ کر اپنی تجویز دینی ہے۔ ان حالات میں

ماسوائے اس کے Shakespeare والی جو بات ہے کہ full of sound and fury signifying nothing. کیا جو proposal ہم دینے جا رہے ہیں کوئی فائدہ اس کا ہے۔ If there is no one in official gallery who is taking notes of what we are saying? اگر ایک ایسی چیز جس کو حکومت وقت اور اس ملک کا ہر ایک بندہ اسے قومی المیہ سمجھتا ہے اس میں اگر اس طریقے سے ہماری official galleries خالی پڑی ہوتی ہیں جیسے آج خالی پڑی ہیں تو God helps this country sir. It was I think the biggest disaster 8th of October that would have come لیکن میں شروع میں یہ کہہ دوں جناب! اس میں کوئی political milage کی بات نہیں میں کسی political party یا political ذہن کی ترجمانی نہیں کر رہا، تنقید میں نے نہیں کرنی، mismanagement کیا ہوئی، mishandling کیا ہوئی ہے، ان points کی میں نے ضرور نشاندہی کرنی ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ کہہ دوں کہ جو reaction 8th October کے بعد چاہے وہ مرکزی حکومت کا تھا یا صوبائی حکومت کا تھا وہ reaction ایسا نہیں تھا کہ جو اس challenge کا تقاضا تھا۔ آپ یہ نہیں مانیں گے، یہاں ہزارہ اور ان areas کے Senators بیٹھے ہیں، 8 اکتوبر سے دس دن تک ماسوائے مانسہرہ، بالاکوٹ روڈ اور مانسہرہ بشام روڈ کے جو main roads ہیں اس کے علاوہ اطراف میں جتنے دیہات ہیں میں challenge کرتا ہوں کوئی اٹھ کر مجھے یہ کہہ دے کہ پہلے دس، بارہ دنوں میں کوئی بندہ وہاں پہنچا ہو۔ کوئی نہیں پہنچا جناب اور دس، بارہ دن بعد جب لوگ پہنچے، آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں کہ وہاں حالات کیا ہونگے۔

یہاں محترم اعظم خان سواتی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے گاؤں میں جا رہا تھا جناب! راستے میں ایک گاؤں ہے دھڑا۔ نیچے road پر جو دکانیں اور عمارتیں تھیں وہ تو ٹھیک تھیں۔ انہوں نے کہا آپ ذرا اتریں، جب میں اترا ہوں، وہ مجھے اوپر لے گئے۔ مجھ سے زیادہ معلومات اعظم خان کو ہوں گی لیکن کوئی دو سے ڈھائی سو تک گھر بالکل نہیں تھے اور لوگ چلا چلا کر یہ کہہ رہے تھے کہ ما سوائے ایک NGO کے جنہوں نے ہمیں 50 تنبو دیئے ہیں، باقی Provincial Government کا کوئی بندہ ہمارے پاس آیا نہ Federal Government کا کوئی بندہ ہمارے پاس آیا۔ اگر کسی نے react کیا ہے اور آج اس ہاؤس کو چاہیے کہ ہم accept کرلیں کہ

people of Pakistan reacted immediately irrespective of their political belief, irrespective of the area in which they live but the people right from Karachi upto Chitral, they reacted, I wish sir, that the Government could have reacted the way the people reacted and then I will be failing in my duties, I do not play the role that was played by the different NGOs that reacted immediately. Sir, there are two aspects to the whole situation.

ایک ان کی short term health aid ہے۔ دوسری long term rehabilitation ہے۔ Short
term کو تو جس طریقے سے handle کیا گیا وہ تو یہاں across the board میرے خیال
میں کوئی بندہ اس سے مطمئن نہیں کہ کس طریقے سے اس short term کو handle کیا گیا۔

I want to state as a warning, Mr. Chairman! if the long term rehabilitation of those people is handled the same way as the short term help was handled, sir, today

لوگ اپنی اپنی پریشانیوں میں ہیں۔ کوئی ماتم کر رہا ہے، کسی پر اتنا بوجھ ہے کہ اس کو کھانے
کا ہوش نہیں ہے لیکن ایک دن آئے گا' when people will get out of this shock. آج
لوگ اب بھی وہاں shock میں ہیں' اس shock سے جب وہ لوگ نکلیں گے' اس کے بعد

it will haunt all of us, it will haunt the whole country. I will give you one example, sir, without any fear of contradiction.

میں بنگرام گیا جناب! جمعۃ الوداع پر' میں نماز پڑھنے گیا۔ میں جب مسجد میں گیا تو خطبہ شروع
تھا۔ مولوی صاحب نے جب ہمیں دیکھا تو خطبے کے بعد مجھے کہتے ہیں کہ اسفندیار خان تو آیا ہے'
ایک بات خدارا! ہماری تو پہنچا کہ پاکستان کے عوام نے تو سیاست' زبان' سب سے بالا ہوکر ہمیں
امداد دی لیکن وہ کہتا ہے کہ میں اسے خود بلا تردید اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ایک صوبائی وزیر بھی
آج اسی مجموعے میں نماز پڑھ رہا ہے کہ پاکستانی لوگ تو سیاست سے بالا ہوگئے لیکن یہاں تقسیم
والے جو ہیں وہ سیاست سے بالا نہیں ہوئے اور میں اس صوبائی وزیر سے نماز کے بعد ملا بھی اور
میں نے اس سے کہا بھی کہ بابا اگر تیرے منہ پر یہ مولوی خطبے میں یہ بات کر رہا ہے تو' تو جب

نہیں ہو گا تو لوگ تیرے بارے میں کیا کہتے ہوں گے۔

آج میں دعوے سے کہتا ہوں جناب! میں مانسہرہ گیا، میں بٹگرام گیا، میں کوہستان گیا، میں شانگلہ گیا، تقریباً دو، دو دن میں نے ہر ایک ضلعے میں گزارے۔ تفصیلاً دیہاتوں میں گیا۔ دوقسم کے لوگ یہاں پر مارے جا رہے ہیں۔ آج مہیم خان کہتا ہے کہ حقیقتوں پر بات ہو، بالکل حقیقتوں پر بات ہوگی ۔ ایک تو جتنا بھی علاقہ ہے اس میں جو مارے جا رہے ہیں وہ سفید پوش مارے جا رہے ہیں۔سفید پوش اس لئے مر رہے ہیں کہ نہ تو وہ بھیک مانگ سکتے ہیں، نہ وہ قطار میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ آج جو بھی امداد مل رہی ہے ہر ایک بندے نے جا کر بھیک مانگنی ہوتی ہے۔ میں نے قطاریں دیکھی ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہاں پر جو بھی بندہ گیا ہے انہوں نے قطاریں دیکھی ہونگی جو کہ ایک ایک ریلیف کیمپ کے سامنے بنی ہوئی ہیں۔ کاش نصیر خان یہاں پر موجود ہوتے۔ دو ہسپتالوں میں، میں گیا، ایک بٹگرام میں ٹینٹ ہسپتال تھا۔ کوریا، جاپان، کیوبا، آسٹریلیا اور انگلینڈ کے مرد اور خواتین ڈاکٹر وہاں پر تھے۔ بٹام میں ایک ہسپتال میں گیا جس میں سنٹرل ایشین کے جتنے ہیں، ازبکستان، ترکمانستان، تاجکستان ان سب کے ڈاکٹر تھے۔ افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ کہیں آٹے میں نمک کے برابر اگر پاکستانی ڈاکٹر ان ہسپتالوں میں نظر آیا ہو تو آیا ہوگا ورنہ نہیں تھے۔ تین ڈاکٹر بٹام کے ہسپتالوں میں پاکستانیوں کو جب میں نے دیکھا اور جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جناب ہم تو چونکہ ایم ڈی ہم نے روس (ماسکو) سے کیا ہے ہم تو صرف interpretation کے لیے یہاں پر آئے ہیں۔ بڑی خوشی سے مجھے کہتا ہے کہ اتنے پیسے ہمیں per day مل رہے ہیں ۔ Whose duty is this sir. If you have gone to that hospital in Batgram, I will not say girls but they were women 27, 28, 30 years old, Japanese, Koreans who have left their own families behind, came here in the name of humanity اور آکر کے in writing they gave us a complaint کہ جناب یہاں پر ہمیں pain killers تک نہیں مل رہے کہ ہم کسی کو دیں۔ Claims, counter claims that is the right, everyone can make a claim and everyone make a counter claim. کیا compensation دے رہے ہیں ۔ ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔ جو لوگ وہاں گئے ہیں، جو لوگ وہاں پر رہتے ہیں، they will all bear

جو گھر کھڑے بھی ہیں۔ میں ایک گھر میں گھسا انیس کمرے پکے تھے۔ ایک کمرہ ایسا me out
نہیں کہ جس میں کھڑے ہو کر آپ کو اگلے کمرے میں نظر نہ آئے کہ وہاں پر کیا ہے، کیا نہیں
ہے۔ دیواریں بالکل فٹ فٹ ایک دوسرے سے دور چلی گئی ہیں۔ اب compensation ہم نے
announce کیا ہے۔ fully damaged house 25000/= حقیقتاً آپ مجھے بتا دیں کہ
پچیس ہزار میں کوئی ایک کمرہ بنا سکتا ہے۔ گھر کو چھوڑ دو۔ جس کو ہم partially damaged
کہتے ہیں، جس کو پٹواری جا کر partially damaged لکھتا ہے جناب یہ وہ گھر ہے جو
completely demolished نہیں ہوئے اگر اس کے دو یا تین کمرے demolish ہوئے ہیں
باقی کمروں کی دیواریں ادھر سے ادھر تک cracks ہیں۔ پٹواری صاحب لکھتے ہیں کہ یہ partially
damaged ہے اور partially damaged کے لئے ہمارا standard کیا ہے دس ہزار روپے۔ I
will be very frank شاکنگ میں I met a colonel of the army corps. He shook
hand اور مجھے کہتا ہے کہ خان صاحب کیا احساسات ہیں آپ کے؟ What do you think you
are doing. I gave him a smile تو مجھے کہتا ہے کہ I know آپ کی smile کیا کہہ رہی
ہے میں نے کہا نہیں کرنل صاحب ۔ میں نے کہا کہ you may differ and you have a
right to differ لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آرمی کو اس distribution aspect میں اس
پورے سلسلے میں involved نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ کسی صورت میں تم وہ compensation
نہیں دے سکتے جن کی ان لوگوں کو توقعات ہیں۔ اب اگر ایک political یا سول انتظامیہ ایسے
کرتی ہے تو اس کے خلاف اگر نفرت بڑھتی ہے تو اس کی reading کچھ اور ہے۔ میں نے کہا
کرنل صاحب! جب آپ کے خلاف یہ reaction ہوگا، that reaction will translate into
a reaction against the Institution of the Army not againt you as a person.

In no way should you have been involved in the distribution of items.

جناب چیئرمین! ہم ایسے بدقسمت ہیں کہ آج بھی ہم سیاسی وابستگیوں سے بالا تر نہ ہو سکے۔ آج
بھی Government policy کیا ہے؟ جو یونین کونسل کا ناظم ہے اس کے حوالے سب کچھ کر
دو۔ ٹھیک ہے ideals میں it is very good. لیکن اپنی society کو سامنے رکھتے ہوئے
ground realities کو سامنے رکھتے ہوئے دو بندے ہیں ایک ناظم بنا ہے اور دوسرا ۵۰ یا ۶۰

ووٹوں سے ہارا ہے۔ جناب چیئرمین! اپنی society کو سامنے رکھیں اور ground realities کو سامنے رکھیں ۔ کیا یہ یونین کونسل کا ناظم ان لوگوں کو امداد دے گا جنہوں نے اس کے مخالف کو ووٹ دیا ہے جو ۵۰ یا ۶۰ ووٹوں سے ہارا ہے؟ Ideal is completely different. ایک بندہ MPA بنا ہے۔ دوسرا بندہ ایک ہزار یا ۱۲۰۰ ووٹوں سے ہارا ہے۔ Ground reality آپ مجھے بتا دیں کیا ہے؟ کیا یہ MPA ان لوگوں کو یہ امداد دے گا جو اس کے مقابلے میں تھے؟ نہیں دے گا۔ سب سے پہلے Government کو جو کام کرنا چاہیے تھا اور اگر نہیں کیا تو خدا کے لئے

through you sir, I would beg him whoever is responsible, is sitting here.

For God's sake get on to the district, get on to the UC level, form committees across the board. اگر خود committees نہیں بناتے ہو تو خدارا ! یہ aid NOGs کے حوالے کر دو۔ کم از کم اس طریقے سے آپ کو بھی گالیاں نہیں پڑیں گی اور اس Army کو as an Institution بھی گالیاں نہیں پڑیں گی۔ آج political milage ہم لینا چاہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے ہمارا ANP کا اتنا بس نہیں تھا جتنا اور لوگوں کا تھا لیکن جو تھوڑا بہت کیا' ہم نے بھی کیا۔ میں گیا اور میں نے ۱۰ دن وہاں گزارے۔ پریس والے آئے اور کہا کہ ہم نے تصویریں لینی ہیں ۔ میں نے کہا کہ نہیں ۔ This is an issue, a tragedy from which I don't want any political milage. میرے یہاں سینیٹر جو شاہ پور سے تعلق رکھتے ہیں وہ چلے گئے ہیں۔ میں شاہ پور میں گیا ہوں لیکن میرے اس ساتھی کو بھی پتا نہیں ہے کہ میں شاہ پور گیا ہوں۔ کل جب میں نے اسے کہا کہ فلاں جگہ میں یہ تھا اور فلاں میں یہ تھا۔ کہتا ہے کہ تو کب آیا تھا؟ میں نے کہا کہ مجھے تجھ سے کیا واسطہ تھا؟

I wanted to go to that area. Today in no way, sir, that anyone gets up and claim that information regarding the loss of property, the loss of life is being withheld. No one can get up and say that information regarding the amount of help coming into this country is being withheld. Why? If there no ulterior motive is involved, why are these facts and figures then not put before the people of Pakistan? Why can't the people of Mansehra ,

Batgram, Shangla, Kohistan and Azad Kashmir know how much the people of Pakistan or the foreign countries have donated? If you don't take Parliament into confidence, if you don't take the people of Pakistan into confidence I feel then they have the right to say that there is some *hanky panky* going on.

جناب چیئرمین! ایسی ایسی باتیں بھی ہیں خدا کی قسم کہ یہاں کرتے ہوئے انسان کو
دکھ ہوتا ہے۔ میں ایک گاؤں میں گیا۔ آپ compensation کی بات کرتے ہیں۔ ایک بندہ
مجھے ملا۔ مجھے کہتا ہے کہ خان میں گاؤں کی بات نہیں کر رہا، میں محلے کی بات نہیں کر رہا، میں اپنے
خاندان کی بات کر رہا ہوں۔ یہ بندہ اعظم خان سواتی صاحب کے ضلع کا تھا۔ کہتا ہے کہ میں اپنی
فیملی کی بات کر رہا ہوں۔ چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، اڑتالیس جنازے میں نے اپنی family کے
اٹھائے ہیں۔ اس بندے کو کوئی کیا compensation دے گا۔ میں بٹ گرام کے hospital
میں گیا۔ I went to one of its surgical wards پہلے پلنگ پر دس، گیارہ سال کا ایک بچہ
پڑا تھا جس کی دونوں ٹانگیں were amputated to above the knees انگریز ڈاکٹر مجھے
کہتا ہے

you are a Muslim, I am a Christian and I don't know what sort of Muslim you are but this boy has no one. Not a single person in the family who can be even near to his bed. He said the day I amputated his legs when I went into my tent I said God, was this boy not have been better if he had died alongwith the family or would he not have been better if he had left one or two people of the family survived so that they could look after this boy. This young boy, ten or eleven years old both legs amputated, no one in the family alive -- people talk of compensation. What compensation can you give? Sir, the only thing that we as a nation and you as a Government can give them is a feeling of care, is a feeling of love, a

feeling that if someone standing there who is prepared to pass them on, that is not happening. Very sorry, that is not happening. Sir, I myself saw an 18, 19 years girl sweeping the Batagram hospital and the doctor told me that when she recoverd, I told her that you are alright, you are fine, go home and she said who do I go to and where do I go to? These are two very very pertinent questions and this is a very big moral issue that we as a people have to face, we have to find a solution to it. The onus is on all of us across the divide, whether we sit on left of the aisle or right of aisle but I feel the Government lost a golden opportunity. You are always talking of national reconciliation, the people of Pakistan don't infer for a reconciliation. Unluckily, the cohesive force and the cohesive force, Mr. Chairman sir, has to be Government, the cohesive force could not in any way keep that reconciliatory spirit together. Basically, because there are diversions, the Provincial Government is going in one direction, the Federal Government is going in another direction. I again sincerely say, the other day I got up and I said it in the Question Hour and one of the honourable Minister has given me a wishy washy answer. Sir, if the Government or the State Bank or the monetary institutions, if they are prepared to write off the loans worth billions to a person, don't you think that on the third or fourth day of the earth quake or on the 10th or 12th day of the earth quake because then was when it hits you as to how severe the situation was? Don't you think that just a gesture of announcing the write off of all the agricultural loans in that area, is matching the message that you have given the people of that area and I

am sure --

اگر ان پانچوں اضلاع کے تمام loans آپ اکٹھے کرلیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ اس دن وقفہ سوالات کے دوران بتائے گئے ایک بندے کے معاف کئے گئے قرضہ کے برابر بھی نہیں ہیں۔

Again please, I say, for God's sake, change your priorities. We should all

change the priorities. میں یہ صرف اِس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کو نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ میں اُس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں سے بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ priorities change کرو۔ Personal and political motives کو پیچھے رکھو

until and unless we keep our personal motives behind us, until and unless we keep our political motives behind us, until and unless we start thinking of ourselves as human being, one day we all have to die and we are answerable to the Almighty.

اس میں کم از کم let us not pick and choose. I would again say sir, that responsible people جیسے کامل علی آغا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وسیم سجاد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، پیچھے مشاہدحسین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور ایس ایم ظفر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں sir, خدا کے لئے district level پر اور union council کے level پر جسے ہم پشتو میں "مشھران" کہتے ہیں، یہ across the board ہے۔ یہ مسئلہ نہ مسلم لیگ(ق) کا ہے، نہ ANP کا ہے، نہ PML(N) کا ہے، نہ پیپلز پارٹی کا ہے، نہ جمعیت کا ہے اور نہ ہی جماعت اسلامی کا ہے across the board ان سب کو ملائیں تاکہ امداد تھوڑی ہو تو بھی متاثرین تک پہنچے اور اگر زیادہ ہو تو پھر بھی ان تک پہنچے۔

I am sorry sir, if I have taken more than my due time, I apologise to you and I thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹرمحمد اعظم خان سواتی : جناب والا! میں ایک منٹ کے لئے عرض کرنا چاہتا

ہوں کہ اس وقت بات یہ ہو رہی ہے کہ جتنی بھی NGOs ہیں ' Provinicial Authorities کام کر رہی ہیں یا ہماری Federal Authority یا آرمی کام کر رہی ہے' ان کی supply line میں کوئی coordination نہیں ہو رہی ہے جس کی وجہ سے سفید پوش افراد جیسے کہ اسفند یار ولی نے بھی کہا ہے' پس رہے ہیں اور انہیں صحیح امداد نہیں پہنچ رہی ہے اور بعض لوگ جو متاثرین نہیں ہیں' ان کو بے انتہا امداد مل رہی ہے جس سے ہمارے resources deplete ہو رہے ہیں ۔ اس لئے خدا را! supply line کی ایک ایسی coordination قائم کی جائے جس کے تحت ہر ایک کو پتا ہو' اس coordination team کو یہ معلوم ہو کہ Aspro یا Tylenol کی کتنی گولیاں کہاں سے آ چکی ہیں اور وہ کہاں ہیں' یہ چکلالہ میں ہیں ' کراچی Airport پر ہیں' مانسہرہ میں ہیں' بالا کوٹ میں ہیں یا آزادکشمیر میں ہیں اور کہاں consume ہو رہی ہے اور کہاں پہنچ رہی ہیں۔ کتنی آ چکی ہیں اور کتنی جا چکی ہیں۔ جب تک یہ سارا bio data باقاعدہ طور پر ایک coordinating committee کی طرف سے وہاں پر computerize نہیں کریں گے' اس وقت تک ہمارے سارے resources waste ہوتے رہیں گے۔

جناب والا! اسی طریقے سے ایک اورکمیٹی ہونی چاہیئے جو مکانوں کے سلسلے میں مدد کرنے والے افراد یا اداروں کو coordinate کرے۔ اگرحکومت یہ فیصلہ کرے کہ دو لاکھ روپے جن کے مکان تباہ ہو چکے ہیں' انہیں دینے ہیں تو پھر بہت ساری ایسی NGOs ہیں یا private لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہ طے کیا ہوا ہے کہ مکانات بنا کر دیں گے جس طریقے سے مولانا فضل الرحمان صاحب نے کہا ہے کہ ہم دس ہزار مکانات دیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جتنی بھی ایک امہ NGO مکان بنا کر دے گی جو کہ انگلینڈ میں ہے' اتنے میں اکیلا مکان بنا کر دوں گا۔

جناب والا! اسی طرح سے قاضی صاحب نے مکانات بنا کر دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ بہت سارے اور لوگوں نے مکانات بنا کر دینے کا وعدہ کیا ہے تو اگر ہمارے اس پروگرام میں ہمارے جتنے بھی donors ہیں' آ جاتے ہیں اور وہ باقاعدہ طور پر ہماری Coordinating Committee کو لکھ کر دے دیتے ہیں کہ ہم اتنے مکان بنائیں گے اور ایسے بنائیں گے تو کام آسان ہو جائیگا اگر ایسا نہ کیا تو یہ کام کیسے پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔ اس لئے میری ارباب اختیار سے گزارش ہے کہ اس کمیٹی کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ جو بھی یہ وعدہ کرتا ہے ' pledge کرتا ۔ہے کہ میں یہ کام

کروں گا تو پھر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس آدمی سے contact کرکے ایک علاقہ مختص کیا جائے اگر میں بٹل میں کام کرنا چاہتا ہوں یا دھڑہ اوگی میں کام کرنا چاہتا ہوں یا بالاکوٹ کے کسی area میں کام کرنا چاہتا ہوں تو پھر مجھے وہاں زمین دی جائے اور وہ آلات دیئے جائیں جن سے میں اپنی مرضی سے کام کرسکوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ، I think اس میں concerned reconstruction ادارے اور local administration ضرور coordinate کریں' بہرحال یہ convey کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نگہت آغا۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، انہوں نے بہت اچھی تقریر کی لیکن میں ان کو تھوڑا بتانا چاہتی ہوں' انہوں نے کہا ہے کہ کوئی coordination وغیرہ نہیں ہے۔ اگر آپ Risepak پر جائیں تو وہاں total information ہے' اس وقت کہاں پر کتنا store ہے' کس کو کتنا دیا گیا' کتنی sorties ہوئی ہیں' میں آج خود اپنی آنکھوں سے یہ سارا کچھ دیکھ کر آئی ہوں' آپ مہربانی فرما کر Risepak کو study کریں' it is a very detailed report اور چونکہ 3rd phase آ چکا ہے' it is to establish that اس لئے اب انہوں نے store کرنا شروع کر دیا ہے' کئی جگہ ایک مہینے کا store کیا ہے' اس کے حوالے ہیں۔ جہاں پر civil administration کی بات ہے تو آزادکشمیر کی تو civil administration ہی destroy ہو گئی تھی لیکن جہاں پر function کر رہی ہے ان کے حوالے ہو رہا ہے' کہیں 6 مہینے کا اور کہیں ایک مہینے کا۔ تو میں یہ request کروں گی کہ آپ please وہ on the computer study کرلیں اور اس کے بعد جو بھی questions ہوں گے I would like to answer that کیونکہ میں نے آج اس پر بڑی detailed briefing لی ہے اور sorties وغیرہ کے متعلق بھی' میں ایک منٹ منٹ نوٹ کر کے لائی ہوں' کتنی sorties ہوئی ہیں' کہاں distribute کیا ہے' کتنا distribute کیا ہے' وہ سارا اس پر available ہے and plus I have some information also if you want. میں یہ بھی بتا دوں کہ گھروں کے بھی کافی designs بن گئے ہیں' civil engineers نے بنائے ہیں' اس میں بڑے economical اور expensive

designs بھی ہیں' میں نے دیکھے ہیں' چاہے NGO's ہوں یا group of people ہوں' ان سب کو encourage کیا جا رہا ہے کہ آپ ایک ایک village adopt کریں- میں نے اور میرے ساتھیوں نے مل کر already adopt کر لیا ہے اور اس پر with involvement of people کام شروع ہو گیا ہے- Shelters ہم 16x14 کے بنا رہے ہیں- اگر ساتھ people involve ہوتے ہیں تو ہم بناتے ہیں اور ان کی پوری مدد کرتے ہیں لیکن وہ ساتھ کام کرتے ہیں because their involvement is very very important. وہ یہ نہ سوچیں کہ ہم خیرات کے طور پر بنا کر دے رہے ہیں بلکہ ہم تو just ان کے ساتھ مل کر help کر رہے ہیں- So all that work have started already بلکہ میں پورے سینیٹ اور اپنے چیئرمین صاحب کو بھی request کروں گی کہ جو سینیٹ کا پیسہ ہے اس سے ہم بھی ایک چھوٹا سا village ' بڑا نہ ہو' ایک چھوٹا سا village adopt کر لیں- I don't know how everybody feels اور اس کو gradually increase کرتے جائیں- میرے پاس گھروں کے نمونے ہیں' ایک کمرہ 16x14 کا 12ہزار میں بھی بن رہا ہے اور اگر اس کو complete insolate کرنا ہے تو ایک کمرہ 25 سے 26 ہزار میں بنتا ہے کیونکہ ہمیں اس وقت صرف کمروں کی ضرورت ہے تاکہ اس وقت specially جو areas snow line پر ہیں ان پر بارش اور برف نہ پڑے- So that's a request.

Mr. Chairman: You want to make your speech also now?

Senator Dr. Nighat Agha: No, no, it was not my speech, it was just answer to those.......

Mr. Chairman: No, I call your name to speak.

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا: Thank you very much. That was just کیونکہ انہوں نے اتنے questions کیے تھے تو I just wanted to give the information. Actually مجھے اپنی پوری پاکستانی قوم پر، ہر بچے پر، فوج اور حکومت پر فخر ہے کہ ان ساروں نے مل کر اتنا کام کیا ہے جس کی پوری دنیا میں کوئی مثال نہیں مل سکتی ہے اور مجھے پہلے بھی

بڑا فخر تھا کہ میں پاکستانی ہوں لیکن اب تو وہ فخر بھی دوبالا ہوگیا ہے کیونکہ میں نے اتنی قوموں کو دیکھا ہے اتنا احساس اتنا جذبہ شاید میں نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھا۔ تو thank you everybody اس کے اوپر میں نے دو شعر لکھے ہیں

زندہ ہے بیدار ہے اب ہر ایک پاکستانی
جاگا ہے ہم سب میں پھر سے جذبہ ایمانی
اپنے ملک پہ نازاں ہیں ہم، سن لیں سارے لوگ
ملتی رہے گی ہم کو سدا بس تائید رحمانی

That's my true feelings اور میں اپنی فوج کو آفرین کہتی ہوں اپنے لوگوں پر تو مجھے اتنا فخر ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ میں فخر کرتی ہوں کہ میں پاکستانی ہوں۔میرا سر اور بلند ہوگیا ہے ۔میں صرف یہ بتانا چاہ رہی تھی کچھ اعتراضات آئے۔ میں حیران ہوں کہ جو reaction حکومت نے شروع کیا اگرسارے لوگوں کی حکومت نے نہیں چند لوگوں کی ہی سہی میں کافی دنوں سے study کر رہی تھی کہ کونسا جہاز، کونسا ہیلی کاپٹر کہاں کہاں گیا تو سارا ریکارڈ موجود ہے جو میں نے site دی ہے اس پر بھی موجود ہے۔ میں یہ بتایا کرتی تھی کہ 8:52 منٹ پر زلزلہ آیا جو سات منٹ میں بند ہوا اور جو پہلا ہیلی کاپٹر تھا وہ 9:02 پر گیا صرف یہ دیکھنے کے لئے ۔ اس وقت وزیراعظم کے تین ہیلی کاپٹر یہاں کھڑے تھے ایک ان میں سے گیا ۔ اسلام آباد میں ٹاور کی اس نے رپورٹ کی ۔ دوسرے دو مظفرآباد اور اس طرف گئے کیونکہ جتنی بربادی ہوئی تھی اس کا تو کسی کو اندازہ ہی نہیں تھا ۔ انہوں نے جب آ کر پیغام دیا تو یعنی ایک 9:02 پر گیا اور باقی دو 9:20 پر گئے تو آپ جان سکتے ہیں کہ within twenty minutes کون لوگ اتنا reaction کرسکتے ہیں and this is a fact because you can check the record ان کی تو ایک ایک log book ہوتی ہے جس میں ریکارڈ ہوتا ہے ۔ میں نے خالی سنا نہیں میں نے جا کر log books بھی check کی ہیں ۔ اس سے بڑھ کر پہلے کس کا reaction ہوسکتا تھا I am surprised اس کے بعد جو بھی ہوسکا، جس سے بھی ہوسکا، جیسے جیسے خبریں پہنچتی رہیں لوگ ٹاور کے پاس گئے کہ شاید کچھ مدد کرسکیں بلکہ مجھے بڑا فخر ہے کئی سینیٹرز رات بھر لگے رہے اور اپنی identity بھی نہیں بتائی اور اپنے ہاتھوں سے اوروں کے ساتھ کھودتے رہے وہ اور بھی

فخر کی بات ہے۔

جناب والا! اس وقت ہمارے پاس کل چند جہاز تھے تو پھر پورے ملک سے آتے رہے ان کا بھی میں ریکارڈ دے دیتی ہوں۔ پہلے دن ہمارے پاس صرف بارہ ہیلی کاپٹر تھے جو کہ immediately آپ کہہ رہے ہیں relief نہیں پہنچا انہوں نے immediately 9th کو ریلیف پھینکنا شروع کردیا کیونکہ inaccessible places پر اب اتنا vast تھا ان 9 ہیلی کاپٹروں کے ساتھ آپ کہاں تک جاسکتے تھے۔دوسرے دن کچھ اور ہیلی کاپٹر آگئے تو وہ 29 ہوگئے اور تیسرے دن سارے ملا کر 35 ہوگئے اور انہوں نے record breaking کام کیا شام کے چار بجے کے بعد اجازت لی اور وہ پھر بھی fly کرتے رہے اور جہاں تک ہوسکا ان علاقوں میں مدد پہنچائی اس لئے یہ اعتراضات صحیح نہیں ہیں۔ ٹھیک ہے میں بھی کہتی ہوں کہ بہت سی چیزیں نہیں ہو سکیں اور نہ ہی ممکن تھیں کئی چیزیں ممکن ہوتی ہیں۔ کتنا ہی بڑا ملک ہو جب آدھا ملک آپ کا برباد ہوگیا باقی آدھا ملک کیا کرسکتا ہے خاص کر آزادکشمیر کا ان کی تو administration بھی ختم ہوگئی I mean the full function نہ روڈ تھی لوگ بھی نہیں تھے جو تھے وہ اپنی پریشانی میں پڑ گئے۔ پشاور میں administration تھی وہ بھی ہر کوئی lock تھا تو اتنی جلدی وہ locally help نہیں کرسکے اور باہر سے بھی ہم زیادہ help نہیں دے سکے کیونکہ ہمارے پاس equipments بھیجنے کو کوئی طریقہ نہیں تھا کیونکہ جس کی وہاں ضرورت تھی ہمارے پاس کوئی طریقہ نہیں تھا اور جب تین چار دن بعد جب phones آئے ہیں تو پھر جو بھی equipments ہوسکتے تھے بھیجے گئے ہیں۔ اعتراضات کرنے تو بہت آسان ہیں لیکن آپ practicality دیکھیں میں نہیں کہتی آپ اعتراض ضرور کریں ہر ایک کا حق ہے اعتراض کرنا لیکن practical ہو کر دیکھیں خالی اعتراض کرنے سے فائدہ نہیں ہے۔

جناب والا! اس کے بعد جو آپ نے اعتراض کیا تھا کہ Parliament کو involve نہیں کیا گیا۔ ٹھیک ہے Parliament کو involve کرنا بہت ضروری ہے لیکن اگر آپ کو یاد ہو آپ نے تو خیر اچھی نیت سے کہا تھا کہ سینیٹ کو prorogue کردیا جائے یہ آپ نے دل سے کیا تھا تاکہ لوگ جا کر اپنے اپنے علاقوں میں کام کرسکیں لیکن اسی وقت مجھے بھی یہ خیال آیا کہ prorogue نہیں کرنا چاہیے تھا اس لئے کہ جن لوگوں کے علاقے برباد ہوئے تھے وہ چلے

آیا کہ prorogue نہیں کرنا چاہیے تھا اس لئے کہ جن لوگوں کے علاقے برباد ہوئے تھے وہ چلے جاتے باقی جو لوگ تھے ان کو یہیں رہنا چاہیے تھا اور ان کو plan کرنا چاہیے تھے کہ اب کیا کریں کیونکہ prorogue ہو گیا everybody went away تو وہ planning بھی نہیں ہو سکی لیکن میں اپنا کہوں گی کہ پھر میں نے ڈاکٹر برادری کے ساتھ میں نے planning کی اور کافی کام کیا اور ان ہی کی مدد سے ہم نے village بھی adopt کیا ۔ یا جو مشینری آرہی ہے یا جو لوگوں کی مدد ہو رہی ہے کیونکہ I stayed here میرا یہاں کوئی as such علاقہ نہیں تھا باقی کچھ لوگوں کو تو مجبورا جانا پڑا تھا تو اس لئے please آپ criticism کرتے وقت یہ بھی سوچیں کہ کس نے prorogue کروایا تھا it was the Opposition that demanded prorogation ۔ مانتی ہوں کہ اس وقت بڑی جائز feelings تھیں کہ اجلاس prorogue ہونا چاہیے تاکہ لوگ جاسکیں میں آپ کو الزام نہیں دے رہی لیکن آپ تو ہمیں ہر وقت الزام دیتے رہتے ہیں ۔

جناب والا! اس کے بعد آپ نے کہا ہے کہ آپ compare کرنا شروع ہوجاتے ہیں Berlin operation سے کیسے آپ مقابلہ کرسکتے ہیں ۔ ہم نے کبھی کسی سے مقابلہ کیا ہے ۔ آپ کو پتا ہے کہ ہمارے وسائل کیا ہیں۔ کچھ چھپے ہوئے نہیں ہیں ۔ میں کہتی ہوں جس طرح ہم سب نے مل کر I am not saying کہ حکومت نے کیا' سب نے مل کر وسائل کا صحیح استعمال کیا ہے پوری دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔ آپ ہر وقت کیوں criticise کرتے رہتے ہیں ضرور کریں مگر positive criticism کریں۔

جناب والا! next آپ نے کہا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی ٹھیک نہیں ہے اس کی وجہ سے امداد نہیں آئی ۔ ہماری خارجہ پالیسی A-1 ہے لیکن امداد کی یہ problem تھی کہ ابھی ابھی سونامی ہو کر ہٹا ہے لوگوں کے پاس جتنا امداد کا پیسہ تھا وہ دے چکے تھے اب بہت کم امداد ان کے پاس رہ گئی تھی وہ تھوڑی سی امداد انہوں نے پہلے ہمیں دی اس کے بعد ہر ایک کو اپنی Parliament میں جانا پڑتا ہے ' اپنی Cabinet میں جانا پڑتا ہے اس کے لئے time لگتا ہے اب جیسے جیسے لوگ approve کروا رہے ہیں قانونی طریقے سے جیسے جیسے امداد آرہی ہے '

بے انتہا امداد آ رہی ہے کیونکہ میں نے تو جا کر stores بھی دیکھے ہیں جہاں پر یہ سامان سٹور ہو رہا ہے اور ultimately civil administration بانٹے گی یہ بھی میں آپ کو بتا دوں آپ اس site جائیں آپ کو سارا پتا چل جائے گا that is going to be handed over to civil administration کیونکہ وہی responsible ہے ۔ فوج کو تو پتا بھی نہیں ہے کہ کہاں کہاں دینا ہے ، کتنے لوگ ہیں وہ سارا data بن رہا ہے ہر چیز reconfirm ہو رہی ہے ۔

آج بھی میرے ساتھ کافی مبصرین گئے تھے جیسے آپ کہتے ہیں کہ امداد نہیں پہنچی وہ تصویریں وغیرہ بھی لے رہے تھے اور وہ پوچھ رہے تھے کہ ہم کیا aid دیں۔ جو کچھ بھی Army نے کہا لیکن میں نے انہیں بھی یہی کہا کہ best aid ہے' Army نے کہا کہ ہسپتالوں کا infrastructure دیں سکولوں کا دیں لیکن وہ sort of it is a general میں نے انہیں کہا کہ ان کے علاوہ آپ نے دینا ہے آپ چار پانچ 'دس بیس villages own کردیں اور ان کو دیں ۔ ان کی جتنی ضروریات ہیں وہ آپ پوری کریں ۔بنائیں وہ خود کیونکہ ہمارے جو پٹھان بھائی ہیں ' ہمارے جو کشمیری بھائی ہیں بہت غیرت مند ہیں وہ کسی کی خیرات نہیں لینا چاہتے لیکن جب ان کو involve کیا جائے گا تو وہ بڑے proud ہوں گے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے سارا کام کیا ہے کبھی کسی کو اس طرح بنا کر نہیں دینا کہ یہ گھر ہے آپ لے لیں that is negative تو میں نے ان کو سارا culture سمجھایا ہے اور کل پھر میرا ان مبصرین کے ساتھ interview ہے اور وہ further کریں گے in fact ! اگر آپ کے پاس suggestions ہیں آپ ضرور دیجئے کیونکہ جتنی بھی practical aid ہمارے لوگوں کی بہتری کے لئے ہو وہ بہتر ہے لیکن میں نہیں چاہتی کہ بنی ہوئی چیزیں انہیں دی جائیں psychologically speaking بہت damages ہوتا ہے وہ ایک قسم کی خیرات ہوجاتی ہے ہم خیرات لینے والوں میں سے نہیں ہیں ۔ہم بڑی غیور قوم ہیں ' بڑے غیرت مند لوگ ہیں ہم اس طرح کی خیرات نہیں لیتے ہیں لیکن ان کی مدد کریں وہ بنائیں گے خود۔

آخر میں I don't want to prolong کیونکہ ہر چیز discuss ہو چکی ہے ۔ آخر میں' میں آپ سب کو request کرتی ہوں کہ آپ نے اتنا کیا ہے کہ جس کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہے اور اگر آپ اب بھی کرنا چاہتے ہیں really ملک کی مدد یا اپنی قوم کی مدد تو آپ اسی طریقے

سے کر سکتے ہیں villages adopt کریں بلکہ میں نے already request کی ہے کہ سینیٹ بھی ایک village adopt کرے because آپ کو پتا ہو گا کہ اس village کو کس چیز کی ضرورت ہے اسی طریقے سے آپ ان کے احساسات کا خیال کریں گے دس دس لوگ، سو لوگ مل کر ایک ایک village لے لیں اور اس کو develop کرنا شروع کریں ان لوگوں کی ضروریات اور لوگوں کی مرضی کے مطابق ان کو پورا پورا involve کیا جائے۔ Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Do you want to continue or ... Let us now adjourn till tomorrow and let us start early at 3.00 p.m. I think we need to fix some time also. What time would you like to fix for speakers now. Three minutes?

An honourable Member: Ten minutes.

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے اب تو repetition ہو رہی ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد: اب تو repetition ہو رہی ہے، main speaches ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے دس منٹ ٹھیک ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Ten to twelve. Parliamentary Leaders

کے لیے بیس منٹ، باقی کے لیے دس سے بارہ منٹ کافی ہیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ میں عرض کر دوں کہ speakers کو خود ہی چاہیے اور ان کو پتا ہے کہ اس پر کیا کیا ہے۔ اب گھڑی گھڑی میں کسی کو interrupt کروں تو وہ بھی ٹھیک نہیں لگتا۔ I will request again کہ خود ہی اپنے colleagues کا interest آپ مدنظر رکھیں - Please be precise and to the point. If there is something new which also attract their attention تو وہ ٹھیک ہے، باقی جہاں جس طرح relaxation ہے we will see it.

سینیٹر وسیم سجاد: اگر دو ممبر بھی ہوں تو آپ اجلاس شروع کر دیں، باقی آ جائیں

گے۔

جناب چیئرمین: میں تو آج چار بجے آیا تھا تو انہوں نے کہا کہ دو ہی ممبر ہیں۔ ٹھیک ہے جی تو

we adjourn to meet at 3.00 p.m. Insha-Allah tomorrow.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون- و سلٰم علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین-

---

[The House then adjourned to meet again on 16th November, 2005 at 3.00 pm]